بے حیائی و بے پردگی کے نقصانات

مؤلف: سید آصف علی سبزواری

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے نبی (ﷺ) فرما دیجئے اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے اور مؤمنین کی عورتوں سے کہ جہاں کہیں بھی ضرورت سے باہر نکلنا پڑے تو چادر میں لپٹ کر نکلا کرو اور چادر کو چہرہ پر لٹکا لیا کرو (تا کہ چہرہ پر کسی کی نظر نہ پڑے)۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں۔ اچانک حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پردہ کا حکم فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ تو نابینا ہیں، ہمیں نہیں دیکھ رہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھ رہیں؟

(ترمذی، ابوداؤد)

بے حیائی و بے پردگی کے نقصانات

﴿تقابلی جائزہ﴾

مؤلف

سید آصف علی سبزواری (عام آدمی)

ازافادات مصنف

سابق آفیسر نیشنل بینک آف پاکستان

تصدیق کنندہ

حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن عباسی

امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ، بلیز ہائٹس، بلاک ۱۸،
گلستانِ جوہر کراچی، فاضل جامعہ دارالخیر، کراچی

نام کتاب: بے حیائی و بے پردگی کے نقصانات (تقابلی جائزہ)
مؤلف: سید آصف علی سبزواری (عام آدمی)
ازافادات مصنف: سابق آفیسر نیشنل بینک آف پاکستان
0302-2004072 - 0332-0348763
تصدیق کنندہ: حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن عباسی
امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ بلیز ہائٹس، بلاک ۱۸، گلستانِ جوہر
کراچی، فاضل جامعہ دارالخیر، کراچی 0333-3256542

اشاعت اول: 23 رجب المرجب 1439ھ / 10 اپریل 2018ء
تعداد: 1000
باہتمام: محترم راؤ محمد ایوب خان، فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) PAF
راؤ اینڈ راؤ بلڈرز اینڈ ڈیولپرز کمپوزنگ: پاپولر کمپیوٹر،
نزد ڈسکو بیکری، بلاک ۳، گلشن اقبال کراچی (اسداللہ نوری)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تصدیق نامہ

بے حیائی، بے پردگی میں آج کل بوڑھے، جوان، عورت، لڑکیاں سب ملوث ہیں جو کہ معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔اس کا علاج بہت ضروری ہے۔

سید آصف علی سبزواری نے بے حیائی کو اجاگر کرنے کی اچھی کوشش کی ہے۔میں اُن کی اس کاوش کی تہہ دل سے حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔

جو کچھ سبزواری صاحب نے تحریر کیا ہے وہ میں نے اچھی طرح اور تفصیل سے پڑھا ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں۔یہ تمام مواد اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن عباسی
امام وخطیب جامع مسجد اقصیٰ، بلیز ہائٹس،
بلاک ۱۸، گلستانِ جوہر، کراچی
فاضل جامعہ دارالخیر، کراچی

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے
جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیشِ خدمت ہے قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں۔

اِس کاوش کا ثواب اس ذاتِ گرامی کی نذر ہے جسے کسی ثواب کی حاجت نہیں بلکہ جس کا نام ہی ہمارے لیے حرفِ دُعا ہے۔محمد ﷺ: ان سے رِشتہ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔بات یہ ہے کہ ایسی ہر کوشش اور ہدیۂ سلام و درود سے ہماری ذات کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ وہ اس کا ثواب میرے والدین، آباؤ اجداد اور تمام متعلقین کو پہنچا دے اور ان کو اپنی رحمت سے بخش دے اور میدان حشر میں ان پر خصوصی رحم فرما دے۔آمین۔

سید آصف علی سبزواری

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	کتاب کا ابتدائی حصہ	۵
2	کسی کے گھر میں جھانکنا	۱۳
3	انصاف کا دن یومِ حشر	۱۶
4	دین کی بنیاد	۱۸
5	اصلاحِ معاشرہ	۲۰
6	پردہ	۲۲
7	حیاء پاک دامنی مغفرت کی نویں شرط	۲۵
8	حیاء ایمان کا شعبہ ہے۔ حیاء عورت کی فطرت ہے	۲۵
9	اللہ تعالیٰ حیاء والے ہیں	۲۷
10	بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی	۲۸
11	عورت کا جہاد	۳۰
12	بدنظری فساد کا بیج	۳۱
13	بدنظری کے مواقع سے بچیں	۳۲
14	بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان	۳۳
15	بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے	۳۴
16	بدنظری ذلت وخواری کا سبب	۳۴
17	بدنظری سے بدمعاشی تک	۳۴
18	زنا کے قریب نہ جاؤ، پانچ مفسرین کے اقوال	۳۵

19	چوری کرنا	۳۸
20	اللہ تعالیٰ کے دین کو اصلی حالت میں لوگوں تک پہنچانا	۳۹
21	نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا	۴۰
22	احسن طریقے سے امر بالمعروف پر عمل کرنے کی تلقین	۴۲
23	اصلاح کا عمل	۴۴
24	معاشرتی بے حیائی اور اس سے پھیلنے والے نقصانات اور ان پر قرآن اور حدیث کا حکم	۴۶
25	بدنظری کے تین بڑے نقصانات	۴۶
26	بدنظری کا عبرت ناک انجام	۴۸
27	بدنظری پر غیر معینہ سزا	۴۸
28	نامحرم مرد وعورت کی ملاقات کی تفصیل	۴۸
29	عورتوں کے جسم اور لباس کی نمائش کی تفصیل	۵۰
30	دنیا میں عورت کا بن سنور کر بے پردہ رہنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی	۵۲
31	رشتہ دار، پڑوسیوں سے آزادانہ میل جول زیادہ خطرناک ہے	۵۲
32	عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم سے بیعت	۵۲
33	عورت کا خوشبو لگانا	۵۲
34	نامحرم عورت کی رشتہ داروں سے دوستی	۵۳
35	بنگلوں، چھوٹے گھروں کے علاوہ فلیٹس میں بھی بے حیائی ہو رہی ہے	۵۴
36	عورت کی بالائی منزل پر رہائش رکھنے سے ڈرایا گیا ہے	۵۵
37	دیوث	۵۶
38	شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کیلئے سو کوڑے	۵۷
39	رجم کا طریقہ	۵۷
40	زلزلے کیوں آتے ہیں؟	۵۷

41	بے حیائی، بے پردگی کی ایک خطرناک صورتحال	۵۹
42	اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت	۶۰
43	زلزلہ بالاکوٹ اکتوبر 2005، آواران اور کراچی	۶۱
44	شیطان انسان کا دشمن	۶۴
45	مرد وزن کا مخلوط اجتماع	۶۵
46	لوگوں کے گھریلو رہن سہن پر روشنی ڈالنا ضروری ہے	۶۵
47	پڑوسی کے گھر میں نامحرم کے ہوتے ہوئے عورت کا بے پردہ اسکے گھر جانا	۶۶
48	بچوں کا اسکول وین میں اکھٹے جانا	۶۶
49	مارکیٹوں کا برا حال ہے	۶۷
50	میت کا دیدار	۶۸
51	عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ اسلامی طریقے کے مطابق نہیں منائی جارہی ہیں	۶۸
52	شادی شدہ عورتوں سے درخواست	۶۹
53	سب سے خطرناک معاشرے کی صورتحال، گھر کا دروازہ	۷۰
54	اس امت میں دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا اور پتھروں کا برسنا ہوگا	۷۲
55	اعمال کا ریکارڈ	۷۵
56	زندگی کی کتاب	۷۶
57	انسانی معاشرتی زندگی پر اچھے اور برے عمل کے اثرات	۷۷
58	داڑھی چار انگل	۷۷
59	ماں کی گود بچے کی ابتدائی درسگاہ	۷۸
60	کفار سے مشابہت	۸۰
61	اللہ تعالیٰ کے دین کو بدلنے والے آبِ کوثر سے دور رکھے جائیں گے	۸۱
62	حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۸۲
63	عبایا پردے کے احکامات کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا	۸۳

64	اسلام اور پردہ	۸۵
65	صحیح پردہ کرنے کے مختلف طریقے	۸۵
66	پردہ کے مختلف طریقے جو پردہ کی ضرورت کو پورا نہیں کرتے	۸۶
67	دین میں تبدیلی اور دھاندلی	۸۷
68	چھوٹے بچوں کا لباس	۸۸
69	ستر کا پردہ نہیں ہورہا ہے، مرد وعورت کا آزادانہ میل جول	۸۸
70	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	۸۸
71	ماڈرن لوگوں نے دین کو پامال کیا	۸۹
72	شادی کرنے میں لوگوں کا انتخاب	۸۹
73	شریف آدمی کو اپنا خاندان بچانے کے لئے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے	۹۰
74	اخلاقی طور پر لوگ دیوالیہ ہوچکے ہیں	۹۰
75	فلیٹ میں کھانے پینے کی چیزیں بانٹنے سے بے پردگی ہوتی ہے	۹۱
76	ایک بے پردہ عورت کی وجہ سے پانچ شخص جہنم میں جائیں گے	۹۲
77	آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں	۹۳
78	شیطان کی چالاکیاں	۹۴
79	نظروں کی حفاظت	۹۴
80	ولادت پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم	۹۵
81	سرخ آندھی	۹۸
82	دولت کا مزا چکھو	۹۷
83	مسلمانوں نے اپنے گھروں کو میوزک سینٹر بنایا ہوا ہے	۹۸
84	شراب کا استعمال حرام ہے	۹۹
85	قبولیت توبہ	۱۰۱
86	ایک قبر کا راز	۱۰۲

87	بے حیائی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی	۱۰۶
	معاشرتی منفی ردِعمل، ایک خطرناک صورتحال	۱۰۶
88	بے حیائی پر غیبی نظام کو حرکت	۱۰۸
89	اللہ تعالیٰ بے حیائی کو لمبی مہلت نہیں دیتا	۱۰۹
90	سات عظیم نیکیاں	۱۱۱
91	شیطان کی چوبیس بانگیں	۱۱۲
92	پردہ کے بغیر عورت کی عبادت کا عمل ناقص	۱۱۴
93	حدیثِ قدسی	۱۱۶
94	عورت کیلئے نیکی سے زیادہ اہم چیز	۱۱۷
95	سود کی مذمت	۱۱۸
96	سود میں ناجائز حیلہ کرنا	۱۲۰
97	تصویر حرام ہے	۱۲۱
98	عورت اور ستر	۱۲۹
99	ہدایت پانے والے	۱۳۰
100	ڈانسنگ کلب اور پکنک	۱۳۳
101	عذاب میں مبتلا کئے جانے کی اہم وجہ	۱۳۵
102	ناچ گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع	۱۳۶
103	عورت کے لئے پردے کے احکامات، مرد کو اسکے اہل و عیال کا نگہبان اور ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے	۱۳۷
104	بیوہ عورتیں	۱۳۸
105	معاشرت، گھریلو نظام درہم برہم کیا جارہا ہے	۱۴۰
106	حرف اختتام	۱۴۲

پیش لفظ

کتاب کا ابتدائی حصہ
بے حیائی، بے پردگی کی ہولناکیاں
حیا، پاک دامنی: دنیا و آخرت میں امن و سکون کی ضمانت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا ہے، پیدا کیا ہے، اس کو اس کی فطرت کے بارے میں مکمل معلوم ہے کہ اس کے لئے کون سی چیز فائدہ مند ہے اور کون سی چیز نقصان دہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا بنائی ہے اس کی ہدایت کے لئے کم و بیش 1,24,000/- ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے اور آخر میں نبی پاک ﷺ کو بھیج کر اپنے دین اسلام کے احکامات کو قیامت تک کے آنے والے انسانوں کے لئے مکمل کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کلام پاک انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے وہ مکمل راہ ہدایت ہے، نسخہ کیمیا ہے اور انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اس نے برائی سے روکنے اور نیکی کی ترغیب دینے اور اس کو پھیلانے اور عام کرنے کو سب سے بہتر اور اونچا کام قرار دیا ہے۔ یہ دنیا اس کے امتحان گاہ کے لئے بنائی گئی ہے تاکہ اس کی آزمائش کی جاسکے کہ سب سے اچھا عمل کس کا ہے اور کون سب سے اچھا کام کرتا ہے اور کون اپنے دنیا میں آنے کے مقصد کو بجالاتا ہے۔ قیامت کے دن اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

عورتوں کیلئے پردہ کا بیان قرآن شریف کی سات (۷) آیتوں میں آیا ہے اور اس طرح سے ستر (۷۰) سے زیادہ احادیث رسول ﷺ موجود ہیں جن میں پردہ کے بارے

میں احکامات بتائے گئے ہیں۔ پردہ عورت کے لئے فرض ہے، عورتوں اور مردوں کے ایک جگہ اکٹھا ہونے، بے محابا اختلاط، آزادانہ میل جول کو دنیا کی پوری تاریخ میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی بھی زمانے میں درست نہیں سمجھا گیا اور صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے والے اور ان کا کہنا ماننے والے ہی نہیں بلکہ دنیا کے عام شریف خاندانوں میں بھی ایسے اختلاط، آزادانہ میل جول، عورت مرد کے ایک جگہ اکٹھا ہونے کو اچھا نہیں سمجھا گیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کی فطرت کے مطابق بے پردگی، بے حیائی، آزادانہ میل جول جو کہ معاشرے کے لئے تباہ کن ہے، پر مکمل پابندی عائد کی ہے۔

یہ اس کے لئے نقصان دہ ہے، اس کو شریفانہ، پاک دامنی والی زندگی گزارنے کے لئے کہا گیا ہے۔ عورت مرد سے مکمل پردہ کرے یعنی اپنے جسم کو نامحرم مرد سے چھپائے اور وہ اسے نہ دیکھے۔ آواز کا بھی پردہ ہے۔ مرد بھی اپنی نگاہ نیچی رکھے اور عورت کی طرف نہ دیکھے، نہ اس سے مخاطب ہو۔ پردہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ ہر وقت اور 24 گھنٹے کا عمل ہے اس لئے اس کو کرنے کا ثواب بھی 24 گھنٹے ملتا رہے گا اور نافرمانی اور بے پردگی کا گناہ اور وبال بھی 24 گھنٹے اس کے نامہ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا۔

اسلام نے مرد و عورت کو اکٹھا کام کرنے، تعلیم حاصل کرنے اور نامحرم مرد و عورت کے تنہائی میں بیٹھنے، خواہ وہ دفتر ہو، تعلیمی ادارہ ہو یا گھر ہو، منع کیا ہے، یہ فساد پر مبنی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح چلتا ہے جیسے اس کی رگوں میں خون چلتا ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے النہایا میں ذکر کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی عورت کے سوا دوسری عورت کے سامنے نرمی سے بات چیت کرے، جس سے اس کو اس آدمی میں دلچسپی ہونے لگے۔ علامہ موصوف نے اپنی کتاب (النہایا) میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک مرد اور ایک عورت کے پاس سے گزرا جو آپس میں نرم گفتگو کر رہے تھے یہ دیکھ کر اس نے اس آدمی کو اس زور سے مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خون کو رائیگاں قرار دیا اور سر پھوڑنے والے کو اس کے بدلے میں کوئی سزا نہیں سنائی۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ ج ۲۸ ص ۳۷۰ میں فرمایا: اس طرح شر اور برائی اور معصیت کے بیج ہی کو ختم کر دینا چاہیے اور اس کے اسباب پر پابندی لگا دینی چاہیے اور ہر اس چیز کو روکنا چاہیے جو شر اور برائی تک لے جائے جب کہ اس میں کوئی مصلحت کارفرما نہ ہو۔

کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر تنگ سوراخ وغیرہ سے دیکھنا یا جھانکنا

(۱) جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے جھانکا تو ان گھر والوں کے لئے اس کی آنکھ پھوڑنا حلال ہے۔ رواہ البخاری مسلم زواجر ص ۲۶۶ (ج ۲)۔

(۲) جناب رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی آدمی نے جھانکا تو آپ تیر لے کر اٹھے، راوی کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ وہ تیر مارنے کے لئے تیار ہیں۔ (تدبیر فرمارہے ہیں)۔

(رواہ البخاری و مسلم زواجر ص ۲۶۶ (ج ۲)

میں ایک عام آدمی ہوں، میں نے اپنے ذاتی تجربات ومشاہدات، آنکھوں دیکھا حال علماء، مفتیان کرام، شیوخ الحدیث، محدثین، محققین کی صحبت اور ان کی کتابوں سے اخذ کردہ معلومات، قرآن شریف اور احادیث کی روشنی اور دور حاضر کے مفسرین دین کی تبلیغ و اشاعت کو پھیلانے، دین کی حفاظت اور اس کو صحیح جگہ پر قائم رکھنے، خاص طور پر مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے پیروکار علماء، مفتیان کرام، محققین، مفسرین، اس کے علاوہ اس حقیر نے دین پر عمل کرنے کا شوق ہونے کے بعد علماء کی کتابوں کا مطالعہ کیا، اللہ تعالیٰ کی توفیق، فضل وکرم سے دین کی جستجو، معلومات عطا ہونے کے بعد ارادہ کیا کہ جو کچھ مجھے عطا ہوا، میری سمجھ میں آیا اس کو لوگوں تک پہنچادوں تا کہ معاشرے کی بے راہ روی کو روکنے کے لئے اس پر پل باندھا جائے تا کہ لوگ آنے والے طوفان کی زد میں نہ آئیں

اس کے علاوہ میں نے اور بھی مضامین علماء اسکالرز سے معلومات حاصل کر کے لوگوں کی اصلاح کے لئے پمفلٹ کی شکل میں لکڑی کی تختی پر چسپاں کر کے گھر کے دروازوں اور دیواروں پر آویزاں کی ہیں اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلد کتابی شکل میں شائع کئے جائیں گے جو کہ دین اسلام اور نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان بیان کیا ہے اس کا مقصد اپنی بڑائی جتلانا یا کسی کو کم سمجھنا نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے علماء، شیوخ الحدیث، محققین، مفتیان کرام وغیرہ، جنہوں نے اللہ کے دین کو سربلند کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردی ہیں اور اپنی جان کا نذرانہ بھی راہ خدا میں پیش کیا ہے، میں نے بھی اس گئے گزرے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے مبارک کلمے اور دین کو سربلند کرنے کے لئے ادنیٰ سی کوشش کی ہے اور اپنا حصہ اسمیں ڈال دیا ہے تا کہ میدان محشر میں دین کے پھیلانے والوں میں شمار ہوسکوں کہ میں نے برائی سے روکا ہے تا کہ جہنم سے بچ جائیں اور نیکی کی ترغیب دی ہے تا کہ جنت میں جانے والے بن جائیں۔

جب مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے توفیق عطا کی تو میں نے اپنے اردگرد، نزدیک اور دور کے ماحول کا جائزہ لیا تو مجھے بے پردگی اور بے حیائی کی سنگینی کا احساس ہوا۔ یہ بڑا ہی خطرناک جرم ہے کیونکہ اس پر معاشرے کی پرامن بقاء کا انحصار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو سنگین جرم ہی قرار نہیں دیا بلکہ جو راستے اس کی طرف جاتے ہیں ان پر بھی مکمل پابندی عائد کی ہے کہ کہیں اس میں کوئی ملوث نہ ہوجائے کیونکہ یہ بہت حساس معاملہ ہے۔

عورت، مرد میں جنسی ضروریات وخواہشات بھی موجود ہیں اور ایک دوسرے کے لئے باعث کشش بھی ہیں جو کہ صرف شادی کی صورت میں پوری کی جاسکتی ہیں۔ یہ بالکل جائز، حلال اور اللہ کے احکامات کے عین مطابق ہیں۔ اسکے علاوہ کسی نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا نظر کا زنا ہے اور اس طریقے سے مرد وعورت کے ایک دوسرے سے

تعلقات قائم کرنا ناجائز اور حرام ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور پکڑ کا سبب ہیں۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر جب احقر کسی بھی نامحرم مرد و عورت کو بے حیائی کرتے دیکھتا ہے، خواہ وہ کسی بھی سطح پر ہو اس کے دل میں تکلیف پیدا ہوتی ہے، اس کا دل خوف زدہ ہوتا ہے۔ خواہ یہ بے حیائی اس کے گھر کے اندر ہو یا باہر، اس کا رشتہ دار ہو یا غیر کیونکہ یہ ان کی آئندہ نسلوں کے لئے تباہ کن ہے۔ اس کتاب میں احقر نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ بے پردگی کے فوری نقصانات، آنکھوں دیکھا حال اور اس کا تقابلی جائزہ کھول کر بیان کر دیا جائے تا کہ لوگوں کے لئے ان کو سمجھنا اور ان کا سدباب کرنا آسان ہو جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر کی اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اسے آخرت کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنی توفیق سے اس کتاب کی اشاعت کو پایہ تکمیل تک پہنچوایا۔ اس کی تصدیق حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن عباسی صاحب، امام و خطیب جامع مسجد اقصیٰ بلیز ہائٹس، بلاک ۱۸، گلستانِ جوہر، کراچی، فاضل جامعہ دارالخیر، کراچی نے کی ہے۔ میں ان کا مشکور ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ وہ اس کا ثواب میرے آباؤ اجداد اور تمام متعلقین کو پہنچا دے اور ان کو اپنی رحمت سے بخش دے اور میدان حشر میں ان پر خصوصی رحم فرما دے۔ آمین۔

سید آصف علی سبزواری

تاریخ: 28 رمضان المبارک 1436
16 جولائی 2017ء

انصاف کا دن، یوم حشر، قیامت کا دن

فاعتبروا یا اولی الابصار

ایمان کی بنیاد:

عقیدہ توحید و رسالت اور عقیدہ آخرت پر یقین ایمان کی بنیاد ہے۔

(۱) یہ پوری کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے وہ تنہا اس کے مالک ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ پوری کائنات اور اس کی ہر چیز اس کے حکم کی طابع ہے، اس کا اقرار کرنا۔

(۲) رسالت: نبی پاک ﷺ آخری نبی اور پیغمبر ہیں، ان کی ذات اقدس پر غیر متزلزل ایمان رکھنا۔

(۳) عقیدہ آخرت: مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے یقین کے ساتھ اپنے اچھے اور برے اعمال جو اس نے دنیا میں کئے تھے، مالک کائنات کے سامنے جوابدہ ہونا اور اس کی روشنی میں اس کی جزا اور سزا کے فیصلے ہونے کا یقین، اپنی آخرت کی زندگی کو کامیاب بنانے کیلئے لازم ہے اسلام اور مسلمان ہونے کی بنیاد ہے، یہ عقیدہ آخرت ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ بندوں کے سب اعمال و حرکات کو براہ راست خود جانتے ہیں اور فرشتے بھی اس کی زندگی کا ریکارڈ مرتب یعنی تیار کر رہے ہیں لیکن قیامت کے دن جب وہ انصاف کی عدالت قائم کریں گے تو ہر شخص کا جو مقدمہ ہوگا اس کو خود اس کی اپنی شہادتوں سے ثابت کر دیا جائے گا تو کسی کو کوئی عذر یا شک و شبہ باقی نہ رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن جرم کرنے والے سب کے سب اقراری مجرم ہونگے۔

تصویر کی شکل میں انسان کے اعمال و احوال، زندگی کا مرتب کیا ہوا ریکارڈ اس کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اس نے کس وقت اور کہاں کیا کام کیا تھا؟ اس کے جسم کے اعضاء ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، زبان سب اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین اپنے اوپر گزرے ہوئے حالات بیان کرے گی اور ہر زمین جرم و گناہ کی نوعیت کا دن تاریخ کے ساتھ بیان کرے گی۔ دنیا میں جس نے چیونٹی کے برابر بھی عمل کیا ہوگا وہ ضائع نہ جائے گا خواہ وہ نیک عمل ہو یا بد۔ ہر ایک صورت شکل اور اس کا انجام بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ یہ ہمارے اعمال کا پرچہ جو روزانہ اللہ کے دربار میں جا رہا ہے اس میں ہم کیا بھیج رہے ہیں؟ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی جا رہی ہے یا اس کی رضا جا رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تو چاہے اس پوری فضاء کو گناہوں سے بھر دے، میں پھر بھی تیری توبہ کا انتظار کر رہا ہوں۔ توبہ کی شرط یہ ہے کہ اقرار جرم، اس پر شرمندگی اور آئندہ جرم نہ کرنے کا عہد۔ میں تجھے معاف کر دوں گا اور تیرا نامہ اعمال درست کر دوں گا۔ ہمیں چاہیے کہ غفلت کی زندگی چھوڑ کر راہ راست اختیار کریں اور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں جب آخرت کی زندگی درست ہو جائیگی تو دنیا کی زندگی اور اس کے معاملات بھی خود بخود درست ہو جائیں گے۔

دین کی بنیاد

ترجمہ: بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اس کی رضامندی پر رکھی۔ وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(پارہ 11 سورۃ التوبہ ۹ آیت ۱۰۹)

(۱) جس شخص نے اپنے گھر اور اس کی چار دیواروں کے اندر دین قائم کیا اور خود بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے تمام گناہوں، بری باتوں، برے راستوں پر چلنے سے رک گیا اور اپنے اہل و عیال اور جہاں تک اس کا دائرہ اختیار ہے ان کو بھی برے راستے پر چلنے سے روکا پھر خود بھی اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک اور نبی پاک ﷺ کے اللہ کے آخری رسول اور پیغمبر ہونے کا زبانی اور دل کی گہرائی سے اقرار کیا اور کلام پاک اور نبی پاک ﷺ کے طریقوں پر چلنا اختیار کیا، نیک اعمال کیئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سیدھی راہ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا رہا۔

(۲) اپنے گھر کی چار دیواری، فلیٹ، اپارٹمنٹ، مکان یا بنگلے کی کھڑکیاں دروازے صحیح طریقے سے بند رکھیں۔ اگر کھڑکی کھلی ہے تو اس پر پردہ ڈالیں۔ مکان کی گیلری اور ٹیرس میں بھی بے پردگی سے حفاظت کرتا رہے۔ اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتے وقت اور داخل ہوتے وقت اور اپنے دروازے کے باہر گلی کے ایریا میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کی یعنی پردہ اور نیچی نگاہ رکھنے کا اہتمام کیا۔ اپنی آواز کا بھی پردہ کیا یعنی اپنی عمارت کے اندر آواز نیچی رکھی اور گھر سے باہر نکلتے

وقت اور داخل ہوتے وقت خاموش رہے، بوقت ضرورت آہستہ بولے، نا محرم مرد وعورت ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں۔ گویا انسان جس قدر با حیاء رہے گا اتنی ہی اس میں خیر بڑھتی جائیگی۔ حیاء ان انسانی صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حقدار بنے گا۔

(۳) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب۔ بے حیائی جفا ہے، جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ حیاء کی وجہ سے انسان کے قول وفعل میں حسن و جمال پیدا ہوتا ہے لہٰذا با حیاء انسان مخلوق کی نظر میں بھی پر کشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے یہاں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی اسکا ثبوت ملتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لئے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی، اللہ رب العزت کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب با حیاء انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اس کا کردار کتنا مقبول ہوگا لہٰذا جو شخص حیاء جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے، ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا فضول ہے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کر۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ ۴۳۱)

اصلاح معاشرہ

اس وقت مختلف قسم کی معاشرتی برائیاں جس میں نا انصافی، حق تلفی، بے ایمانی، ناجائز منافع خوری، کم تولنا، رشوت، چوری، ڈاکہ، قتل و غارت گری، وعدہ خلافی، والدین کی نافرمانی، لوگوں کو مختلف طریقوں سے اذیت دینا، خاص طور سے بے حیائی، عریانیت، بے پردگی، فحاشی، نامحرم مرد وعورت کا آزادانہ میل جول، عورتوں کا بے حیائی کا لباس زیب وتن کر کے مردوں کے سامنے جسم کی نمائش کھلے عام، بغیر کسی روک ٹوک کے ہو رہی ہے۔ عبایا جو کہ فیشن ایبل لباس ہے اس میں بھی جسم کی نمائش ہو رہی ہے اور شکل کا بالکل پردہ نہیں ہے۔ عبایا معاشرہ میں بہت زیادہ عام ہو گیا ہے، یہ پردہ کی ضروریات کو بالکل پورا نہیں کرتا ہے۔

آج کل بے پردگی، بے حیائی، عریانیت، فحاشی کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ جس سے گھر، محلّہ، پڑوس، گلی کوچہ، رشتہ داروں کے گھر، تفریحی مقامات، محلّہ کے پارک، شادی بیاہ کی تقریبات، شادی حال، کلب، ہوٹل، بے محابہ اختلاط مرد وزن، نامحرم مرد وعورت کے ایک جگہ اکھٹا آزادانہ میل جول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور معاشرہ کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے جو کہ تمام برائیوں کی جڑ ہے، اس کو اجاگر کرنا بہت ضروری ہے جس کی وجہ سے عورت اپنے جسم کی نمائش کھلے عام کر رہی ہے۔ نامحرم مرد وعورت کو دیکھنا، بے تکلف گفتگو کرنا، ہاتھ پکڑنا، بوس و کنار معمولی بات ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ میت میں بھی نامحرم مرد وعورت ایک جگہ اکھٹے ہو رہے ہیں۔

عبرت حاصل کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خوف ہو کر نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ میل جول جاری ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ لوگ میت میں بھی پردہ کے احکامات کو فراموش کر رہے ہیں۔

بے حیائی اپنی آخری بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ بے حیائی کی ایک چنگاری نے بڑی آگ کے شعلوں کی شکل اختیار کر لی ہے۔ پورا معاشرہ اس بھیانک آگ کے شعلوں کی

لپیٹ میں آچکا ہے۔جس کا معاشرہ اور قوم کو احساس تک نہیں ہے کہ وہ اس میں جل کر بھسم ہو جائیں گے اور اس آگ کو بجھانے والا کوئی نہیں ہے۔میڈیا سب سے بڑا آلہ اس بے حیائی کو اور زیادہ تقویت دے رہا ہے۔اس گندگی کو تیزی سے فروغ دے رہا ہے۔میڈیا گناہوں کا مجموعہ یا گناہ بنانے کی مشین بن گیا ہے جس سے مرد و عورت کی بے حیائی، برہنہ ناچ، عیاشی کے گانے کھلے عام پیش کیے جارہے ہیں۔اس کے علاوہ عملی طور پر بھی ہمارے معاشرے میں مختلف تقریبات میں ناچ گانے اور نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ میل جول، بے حیائی کی محفلیں منعقد کی جارہی ہیں جو کہ خطرناک ہے۔اس کی وجہ سے زنا کی کثرت ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے یعنی زنا اتنا بڑا جرم عظیم ہے کہ اس میں ملوث ہونا تو دور کی بات ہے اس کی طرف جو راستے جاتے ہیں ان کے قریب جانے پر بھی اللہ تعالیٰ نے مکمل پابندی عائد کی ہے مگر نامحرم کو دیکھنا یا بے تکلف گفتگو کرنا، برابر میں، نزدیک بیٹھنا، بوس و کنار، یہ سب زنا کی حرمت میں داخل ہے۔

اکثریت نے ان راستوں کو اختیار کرلیا ہے اور وہ اس پر مالک کائنات کی ناراضگی کی پروا کیے بغیر گامزن ہیں۔جو بے حیائی کے گناہ پہلے چھپ کر ہو رہے تھے وہ اب کھلے عام ہو رہے ہیں۔ہم سے پہلے کی قوموں میں ایک بڑی برائی تھی جس کی وجہ سے وہ تباہ و برباد ہوگئیں۔اس قوم میں ان تمام قوموں کی برائیاں موجود ہیں۔ان کی اصلاح آپ جیسے تبلیغی جماعت کے لوگ جو کہ اس ملک سے لے کر پوری دنیا میں عوام سے رابطے میں ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں سے بھی درخواست ہے کہ بے حیائی، بے پردگی، عریانیت، برہنہ ناچ، عیاشی کے گانوں اور مرد و عورت کے آزادانہ میل جول کے نقصانات کو ہر سطح پر اجاگر کریں، اس کو نظر انداز نہ کریں۔اس معاشرتی برائی کو چھوٹے، بڑے اجتماعات، ہفتہ وار ایک نشست کا 2-3 گھنٹے کا تفصیلی بیان دیا جائے جہاں لاکھوں کا اجتماع ہوتا ہے اور تمام مسجدوں کی تعلیم اور درس میں خاص طور پر شامل کیا جائے جو کچھ اپنی بساط کے مطابق بے حیائی کے بارے میں اپنی عقل کے مطابق لکھا ہے۔یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لکھا ہے، میرا اپنا کوئی کمال نہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔

پردہ

عورتوں کے لئے پردہ کا بیان قرآن شریف کی سات (۷) آیتوں میں آیا ہے۔اس طرح ستر (۷۰) سے زیادہ احادیث رسول ﷺ موجود ہیں۔کلام پاک پر شگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ پردہ فرض ہے۔اس کی اطاعت لازمی ہے۔پردہ پورے جسم کا ہے، سر سے لیکر پیر تک جسم کو چھپانا چاہیئے۔آواز کا بھی پردہ ہے جسے نامحرم نہ سنے۔شکل کا مکمل پردہ ہے جسے نامحرم نہ دیکھے۔ان احکامات پر نبی پاک ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ازواج مطہرات نے مکمل عمل کر کے بتایا ہے۔اس کی مثال قائم کی ہے۔یہ پیغام پوری دنیا کے ہر خطے کے آنے والے انسانوں کے لئے قیامت تک کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احکامات کلام پاک اور نبی پاک ﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے کا زبانی اور دل کی گہرائی کے ساتھ اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ کی ذات پر بغیر دیکھے ایمان اور وحدانیت کا اقرار ہے اور نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری نبی ﷺ ہونے پر غیر متزلزل یقین کے ساتھ ایمان کا اقرار کرنا ہے اور آپ کی زندگی (سنت) کی پیروی لازم ہے، فرض ہے۔اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی کسی ایک آیت یا حکم سے انکار کفر ہے۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کے اقرار کے بعد اس سے عملی انحراف منافقت اور فسق ہے۔اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے کی ترغیب اور برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے۔پردہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر فرض کیا ہے جس کی اطاعت ضروری ہے۔آج کل عریانی، بے حیائی عام ہوگئی ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بے پردگی اور نامحرم مرد و عورت کے آپس کے میل جول کو ہم گناہ کبیرہ نہیں سمجھ رہے ہیں۔

بے پردگی، بے حیائی کی بنیادی وجہ ہماری عورتوں کا نامحرم لوگوں سے آزادانہ میل

جول اور بے تکلفی سے باتیں کرنا ہے جس کی اسلام میں سخت ممانعت (منع) ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے بہت سے فتنے جنم لیتے ہیں۔ پردہ کے بغیر انسانی معاشرتی زندگی میں توازن برقرار نہیں رہ سکتا ہے۔ اس سے مختلف قسم کے نقصانات واقع ہوتے رہتے ہیں اور یہ تباہی و بربادی تک پہنچا دیتا ہے۔

نامحرم مرد اور عورت کو ایک دوسرے کو دیکھنا نظر کا زنا ہے۔ یہ شیطان کے خطرناک تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جو انسان کے دل کی آبادزمین کو فوراً تباہ اور برباد کر دیتا ہے۔ بے پردگی سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کھلے عام گھروں، بازاروں، تفریحی مقامات اور تقریبات وغیرہ میں ہو رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغاوت ہے۔ ایسی تقریبات میں جانا جہاں بے محابا اختلاط مرد وزن ہو (جہاں مرد و عورت ایک جگہ جمع ہوں) وہاں پر بناؤ سنگھار کر کے اور زیب وزینت کے ساتھ ایسے لباس پہننا جس میں جسم جھلکتا ہو، ایسے چست تنگ لباس پہننا جس میں جسم کے حصوں کی نمائش ہوتی ہو، اسلام میں اس کی سخت ممانعت ہے۔

بناؤ سنگھار کر کے ایسے نازیبا لباس پہن کر نامحرم مردوں کے سامنے تقریبات میں نمائش کرنا نامحرم لوگوں اور مردوں سے بے تکلفانہ میل جول اور بات چیت کرنا اور اس کے بعد مردوں کو عورتوں کی محفل میں بلوا کر تمام مناظر کو مووی، تصویر کشی کے ذریعے محفوظ کروا دینا گناہ کبیرہ کی طرف ایک رخ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی اور حد سے تجاوز کرنا، سرکشی اور بغاوت ہے، ایسے کھلے عام اعلانیہ (گناہوں) گناہ کبیرہ پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعیدیں ہیں۔

ایسی محفلیں جن میں مرد اور عورتیں ایک جگہ جمع ہوں اور یہ دنیاوی نمود ونمائش، دنیا کے دکھلاوے کے لئے منعقد کی جائیں اور اس میں بے پردگی اور بے حیائی ہو، زیب و زینت ہو، مزید اس میں موسیقی کا استعمال بھی ہو، پیسے کا ناجائز استعمال، فضول خرچی بھی ہو، ایسی محفلوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس کی رحمت سے دوری ہے۔ یہ کھلم کھلا اعلانیہ گناہ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعیدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور حد

سے تجاوز کرنا، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی خلاف ورزی ہے۔

دنیا ایک عارضی جگہ ہے اس لئے آخرت کے مقابلے میں ترجیح نہ دیں۔ عقل مندی یہ ہے کہ آخرت کو ترجیح دیں کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی زندگی اپنی من مانی، من چاہی نفسانی خواہشات والی بے لگام زندگی گزارنے سے رک جائیں، راستہ تبدیل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا والی زندگی کی طرف اپنا رخ موڑ لیں۔ زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور کلام پاک کے مطابق اور نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر گزاریں۔ ایسی ہی زندگی گزارنے میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، نیکی اختیار کریں، برائی سے رک جائیں، سچی توبہ کریں، اس کا دروازہ توبہ قبول کرنے کے لئے ہر وقت کھلا ہے۔

مرد اپنے اہل وعیال کا نگہبان ہے۔ قیامت کے دن اس سے اس کی نگہبانی کے متعلق سوال کیا جائے گا اور باز پرس ہوگی۔ ننگے سر رہنے کا وبال، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس عورت کو سر کے بال کے ساتھ باندھ کے لٹکایا گیا تھا اس کا قصور یہ تھا کہ وہ مردوں سے اپنے بالوں کو نہیں چھپاتی تھی اور ننگے سر رہتی تھی اور اس کا دماغ کھول رہا تھا اور اس کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ کو رونا آ گیا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں جو کپڑوں میں ملبوس ہونے کے باوجود ننگی ہیں، خود دوسروں کی طرف راغب ہوتی ہیں اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور ان کے سروں کی چوٹیاں بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہیں وہ جنت میں نہیں جائینگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی جبکہ جنت کی خوشبو لمبی مسافت اور دور ہی سے سونگھی جا سکتی ہے۔

جو عورت مردانہ لباس پہنتی ہے اور مرد زنانہ لباس پہنتے ہیں، ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ شوہر لعنت کا مستحق اس لئے ہوتا ہے کہ وہ عورت کو اللہ کی اطاعت و فرماں برداری پر لگانے اور اسے برائی سے منع کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

حیا، پاک دامنی

مغفرت کی نویں شرط

سورۂ احزاب بائیسویں پارے کے دوسرے رکوع کی یہ آیت ہے۔

اللہ رب العزت نے دس شرائط بیان فرمائیں کہ ان پر عمل کرنے والے مرد اور عورت کے لئے اللہ رب العزت نے مغفرت اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ ایمان والوں کے لئے بہت بڑی خوش خبری ہے۔ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے کہ اس آیت کو عملی جامہ پہنائیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو بنائیں تاکہ اللہ رب العزت کی بے پناہ رحمت دنیا اور آخرت میں حاصل کریں۔ ان دس شرائط میں سے نویں شرط ہے:

ترجمہ: اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد۔ (سورۂ احزاب 35)

اللہ رب العزت نے دین اسلام کو حیاء اور پاک دامنی کا دین بنایا ہے اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حیاء ایمان کا شعبہ ہے، حیاء عورت کی فطرت ہے:

فطری طور پر اللہ رب العزت نے عورت کو حیاء کی نعمت سے نوازا ہے اور شرم والی نعمت سے نوازا ہے جس وجہ سے اس کیلئے اپنی عزت کی حفاظت کرنا آسان ہو جاتا ہیاس لئے قرآن مجید میں جہاں چوری کا تذکرہ آیا ہے وہاں اللہ رب العزت نے فرمایا: چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورتیں لیکن جہاں زنا کا تذکرہ ہوا تو فرمایا:

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد۔

ترتیب بدل دی تو مفسرین نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ عام طور پر مرد لوگ چوری

کے کام میں زیادہ آگے ہوتے ہیں اور ان سے چوری معیوب سمجھی جاتی ہے وہ مرد ہیں، ان کے اندر ہمت ہے اور وہ دنیا کما سکتے ہیں، ان کو اللہ رب العزت نے باہر آنے جانے کی، کمانے کی اجازت دی تو اس بندے کے لئے اتنا گھٹیا کام عیب لگتا ہے لہٰذا جہاں چوری کا تذکرہ آیا وہاں مرد کا تذکرہ پہلے کیا کہ مرد کا چوری کرنا زیادہ برا ہے اور جہاں زنا کا تذکرہ آیا وہاں رب العزت نے عورت کا تذکرہ پہلے کیا اس لئے کہ مرد کی طرف سے بھی زنا بہت برا ہے لیکن اگر عورت کی طرف سے اس کی ابتدا ہو تو اور بھی زیادہ برا ہے۔

چونکہ اللہ رب العزت نے اسے شرم و حیاء کی نعمت سے نوازا ہے تو شریعت اس سے توقع کرتی ہے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت خود کرے کیونکہ فطری طور پر مرد کا عورت کی طرف بہکنا بہت آسان ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ خود مضبوط رہے اور کسی مرد کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دے۔ اگر غیر محرم کو اپنے سے دور رکھے گی تو اللہ رب العزت کے ہاں مقبول بندیوں میں شمار ہوگی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو اپنے بھائی کو سمجھا رہے تھے کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو ارشاد فرمایا:

بعض حیاء ایمان کا جزو ہے۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء)

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حیاء خیر کی موجب ہوتی ہے۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ)

گویا انسان جس قدر باحیاء رہے گا اتنی ہی اس میں خیر بڑھتی جائے گی۔ حیاء ان انسانی صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حقدار بنے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ (رواہ احمد والترمذی مشکوٰۃ ۴۳۱)

اللہ تعالیٰ حیاء والے ہیں حیاء کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حسن و جمال پیدا

ہوتا ہے۔قرآن مجید میں اس کا ثبوت ملتا ہے،حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر نیک اختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے لئے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شائستگی اور میانہ روی تھی، اللہ تعالیٰ کو یہ شرمیلا پن اتنا اچھا لگا کہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور آئی ان کے پاس ان میں سے ایک لڑکی شرماتی ہوئی۔ (القصص ۲۵)

سوچنے کی بات یہ ہے جب باحیاء انسان کی رفتار و گفتار اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے تو اس کا کردار کتنا مقبول و محبوب ہوگا لہٰذا جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے۔ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے

نبی علیہ السلام نے فرمایا:''جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کر'' (رواہ البخاری مشکوٰۃ ۴۳۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بے حیا انسان کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں ہوتا۔اس کی زندگی شُتر بے مہار کی مانند ہوتی ہے۔حیا وہی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاک دامنی کی زندگی گزارتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ حیا اور پاک دامنی لازم و ملزوم ہیں۔

نظر کی حفاظت کے متعلق احادیث:

نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔(الجواب الکافی ۲۰۴)

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

نگاہ شہوت کی خاصہ اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرم گاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا۔

نظر ہی ان تمام کاموں کی بنیاد ہے جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے (الجواب الکافی ۲۰۴)

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:''نظر ابلیس کی آنکھوں کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔'' (الجواب الکافی ۲۰۴)۔

سلف کا قول ہے: نگاہ ایک تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے۔ (ابن کثیر ۲۸۳/۳)

آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے:

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔''

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے تو وہ دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔سلف صالحین نے نگاہ کو بھی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

حیا اور پاک دامنی لازم و ملزوم ہیں:

زلیخا اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی۔چند لمحوں کی بے تابی نے اس کے رسوا کن قول کا تذکرہ قرآن مجید میں کروایا۔

بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔

عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بدنظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور کتنی بری ہیں۔

بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی:

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ: آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل کا زنا آرزو اور تمنا کرنا ہے، شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (مشکوۃ ج ا ص ۳۲)

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا۔بس معلوم ہوا کہ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔مثل مشہور ہے: دنیا کا سب سے لمبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہوا اسی طرح زنا کا سفر بدنظری کرنے سے شروع ہوتا ہے۔مومن کو چاہئے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے پرہیز کرے۔

بدنظری اور بے نور چہرہ

بدنظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا تم اپنی نگاہ نیچی رکھو گے اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا۔ شکل بدلنے سے مقصود یہی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جائے گا۔

خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے رونق ہے۔

بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے:

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

میں غیور ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہیں۔ غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر و باطن کے فواحش کو حرام کر دیا ہے:

بدنظری فحش کاموں کا مقدمہ ہے، جو اس کا ارتکاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے۔ اپنے دربار عالی سے اس کو ملعون اور مردود کر دیتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ جو لوگ نیک بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ بدنظری سے بچیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب ہوں۔ بدنظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے:۔

''اللہ تعالیٰ لعنت برساتا ہے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والے پر''

(بیہقی، مشکوٰۃ ۲۷۰)

جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی

طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ نامحرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا نظر کا زنا ہے۔ وہ شیطان کے خطرناک تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے جو انسان کے دل کی آباد زمین کو خود تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

بدنظری زنا کی سیڑھی ہے:

اس لئے قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ (الاسراء ۳۲)

مطلب یہ کہ جو چیزیں زنا کی محرک بن سکتی ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ مثال کے طور پر بدنظری زنا کے لئے محرک بنتی ہے، آمادہ کرتی ہے تو بدنظری بھی (نامحرم مرد اور عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا) زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔

بدنظری جس طرح مردوں کو منع ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھیں اسی طرح عورتوں کو بھی منع کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور ایمان والی عورتوں کو بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں'' (النور ۳۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: میں اولاد آدم علیہ السلام میں سب سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کو مجھ سے بھی زیادہ غیرت آتی ہے۔ اس لئے کئی مرتبہ بد نظری کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو بدنصیب بنا دیتے ہیں، شقی بنا دیتے ہیں، ایک حدیث پاک میں فرمایا: بدنظری کرنے والے مرد و عورت دونوں پہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی عورت عرش کے سائے میں (عورت کا جہاد):

قرآن مجید میں زنا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا:

''اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِی'' ترجمہ: زانیہ عورت اور زانی مرد۔

اس میں عورت کا تذکرہ پہلے کیا گیا جبکہ مرد کا تذکرہ بعد میں کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی ہے کہ زنا کی ابتدا عورت سے ہوتی ہے مثلاً عورت نے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی اور مرد نے دیکھ لیا تو معاملہ آگے بڑھا، عورت نے مرد سے بات کرتے ہوئے نرم لہجہ اختیار کیا تو مرد کو بات سے بات بڑھانے کا موقع مل گیا، عورت بے وقت بغیر محرم کے گھر سے نکلی تو مرد کو زنا بالجبر کا موقع مل گیا، عورت نے مرد کی نیت میں فتور محسوس کرنے کے باوجود اہل خانہ کو نہ بتایا تو مرد کو ورغلانے کا موقع مل گیا، عورت نے مرد کا رقعہ پڑھ کر، ٹیلیفون سن کر یا پیغام وصول کر کے سختی کا رویہ نہ اختیار کیا تو اسکا نتیجہ زنا تک جا پہنچا۔ چونکہ مرد عورت سے زنا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ عورت آمادہ نہ ہو اسی لئے قرآن مجید نے زنا کے عمل میں عورت کو پہلے قصوروار ٹھہرایا ہے۔ عورت کو چاہیے کہ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرنے میں کوئی کمی نہ رہنے دے۔ شرع شریف نے جس طرح جہاد کرنے والے مرد کو مجاہد کی فضیلت سے نوازا ہے، اسی طرح پاک دامن عورت گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے اللہ کے دفتر میں "مجاہدہ" لکھی جاتی ہے۔ اسی لئے قیامت کے ہولناک دن میں اسے عرش کا سایہ عطا کیا جائے گا۔

بدنظری فساد کا بیج ہے:

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے۔ شیطان غیر محرم کے چہروں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے۔ ویسے بھی دور سے ہر چیز بھلی نظر آتی ہے۔ اسی لئے تو مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے ہوا کرتے ہیں۔ بدنظری کرنے سے انسان کے دل میں گناہ کا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور دنیا میں سب سے پہلی نافرمانی کا مرتکب ہوا۔ قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ ہوا۔ گناہ کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا بوجھ بھی اس کے سر پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا تو اختیار ہوتا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیاری والا ہو جاتا ہے۔

بدنظری کے مواقع سے بچیں

انسان اپنے آپ کو غیر سے بے طمع کر لے

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اس کا وبال یہ پڑیگا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے دیدار سے اس کو محروم کر دیا جائے گا۔ اب یہ کتنی بڑی سزا ہے کہ ان مٹی کے جسموں کو دیکھ کر انسان اللہ رب العزت کے دیدار سے محروم کر دیا جائے گا اس لئے حدیث پاک میں آیا ہے: جیسے عورتیں آنکھوں میں سرمہ ڈالتی ہیں اسی طرح قیامت کے دن لوہے کی سلائیاں ہوں گی جو آگ میں گرم کر کے اس کی آنکھوں میں پھیری جائیں گی۔

اس لئے کہ یہ بدنظری کی مرتکب ہوئی تھیں یعنی نامحرم عورت نامحرم مرد کو دیکھتی تھی۔ نامحرم کی پہنچ سے دور رہے۔ عورت جتنا اپنے آپ کو غیر مرد کی رینج سے دور رکھے گی اتنا محفوظ رہے گی اس لئے شریعت نے کہا ہے۔

کہ عورت اپنا نام بھی دوسرے کے سامنے ظاہر نہ کرے۔

علماء نے کہا ہے کہ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ غیر محرم سے گفتگو کرتے وقت سختی اور شدت اختیار کرے تاکہ بدنیت اور بے حیاء قسم کے لوگ اس عورت کے بارے میں برا خیال اپنے دل کے اندر نہ لائیں۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر (ج ۱۴ ص ۱۱۷) میں امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب یہ آیت پڑھتی تھیں کہ:

''تم اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ ٹھہری رہو اور جاہلیت اولیٰ کی طرح بے پردگی اختیار نہ کرو''۔

تو اس قدر روتی تھیں کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا تھا۔

یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ آپ دوسری بہنوں کی طرح کیوں حج اور عمرہ ادا نہیں کرتیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں حج اور عمرہ کر چکی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے گھر

میں ٹھہری رہوں۔

اس حدیث کے راوی یہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے کے دروازے سے باہر نہ نکلتی تھیں حتیٰ کے ان کے جنازہ نے ہی ان کو باہر نکالا۔

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر چہ نفلی حج وعمرہ بہترین عبادت ہے مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ایسی نفلی عبادت سے بڑھ کر یہ عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتی ہوئی گھر میں رہیں اور بلاضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں:

مسند احمد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی منقول ہے:

بدنظری سے بچنے پر حلاوتِ ایمان:

''کوئی مسلمان سب سے پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ نیچے کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت کی لذت عطا فرماتے ہیں''

طبرانی شریف میں محرم سے نظر ہٹانے کے متعلق روایت ہے (رواہ طبرانی الحاکم، الترغیب والترہیب ۲-۳۷)

جس نے میرے ڈر کی وجہ سے بدنظری چھوڑ دی میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا۔

بدنظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی:

حضرت اقدس تھانویؒ فرماتے ہیں:

بدنظری چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے، چاہے ہزاروں مردوں عورتوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے، سیری نہیں ہوتی۔ بدنظری ایسی پیاس لگاتی ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ استسقاء کا مریض اتنا پانی پئے کہ پیٹ پھٹنے کو آجائے تب بھی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے ٹھپے دیکھے گا؟ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک کو دیکھا ہے، دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دریا میں ساری عمر بہتے رہیں گے پھر بھی کنارے پر نہیں پہنچیں گے اس لئے کہ یہ دریا ناپیدا کنار ہے۔

بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے:

نظر کا تیر جب پیوست ہوجاتا ہے تو پھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہوجاتی ہے۔ جتنی بدنظری زیادہ کی جائے اتنا ہی زخم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نگاہ کا تیر پھینکا جائے تو پھینکنے والا پہلے قتل ہوجاتا ہے، وجہ یہ ہے کہ نگاہ ڈالنے والا دوسری نگاہ کو اپنے زخم کا مداوا سمجھتا ہے حالانکہ وہ زخم کو زیادہ گہرا کرتا ہے۔ (الجواب الکافی ۴۱۷)

بدنظری ذلت وخواری کا سبب:

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ذلت وخواری چاہتے ہیں تو اسے خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کردیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدنظری ذلت وخواری کا بنیادی سبب ہے۔ جو خوش قسمت لوگ اپنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچتے ہیں۔

بدنظری سے برکت ختم ہوجاتی ہے۔ بدنظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی، رزق میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھالی جاتی ہے، چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں، جس کام کی بھی انسان کوشش کرے وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہوجائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے اور یہ پریشانی وپشیمانی کا سبب بنتا ہے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کردیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی خباثت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بدنظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

بدنظری سے بدمعاشی تک:

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے جیسا کہ آگ اور شعلوں کی ابتدا ایک چنگاری سے ہوتی ہے۔اس لئے شرم گاہ کی حفاظت کے لئے نظر کی حفاظت ضروری ہے۔

(الجواب الکافی ۲۰۴)

جولوگ بدنظری کے مرتکب ہوتے ہیں وہی بدمعاشی کا ارتکاب کرتے ہیں۔جولوگ اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرم گاہیں بھی بے قابو ہو جاتی ہیں پھر انسان کو فحش کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔بس معلوم ہوا کہ آنکھ ابتدا کرتی ہے اور شرم گاہ انتہاء کرتی ہے۔

انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں اس لئے بعض محققین کے نزدیک بدنظری ام الخبائث کی مانند ہے۔ان دوسوراخوں سے جتنے چشمے ابلتے ہیں اور ماحول اور معاشرے میں عریانی وفحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں،اسلام نے ان دوسوراخوں پر پہرا بٹھا دیا۔یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مومن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا،نہ ہی غیر محرم پہ نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے،نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

اصولی بات ہے کہ برائی کو ابتداء ہی میں ختم کر دو۔عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرتکب کروا دیتی ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کیلئے پاکیزگی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

زنا کے قریب لے جانے والی باتوں کی ممانعت:

زنا کی شدید قباحت اور بے حد سنگینی کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اسے حرام کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے قریب لے جانے والی باتوں سے بھی دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور زنا کے قریب نہ جاؤ

اس کی تفسیر میں پانچ مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

اس کا ارتکاب تو بہت دور کی بات ہے،اس کے قریب یا بعید کے مبادات کے پاس بھی نہ جانا۔حضرت علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس کے مقدمات بوسہ،اشارہ اور نظر شہوت کے قریب بھی نہ جانا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے قلم بند کیا ہے:

زنا کے قریب جانے کی ممانعت صرف فعل کی ممانعت سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ یہ اس کے تمام مقدمات واسباب کی ممانعت پر مشتمل ہے کیونکہ چراگاہ کے اردگرد چرنے والے کے لئے اس میں داخل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً زنا کے بارے میں،جس کے لئے نفوس کی ایک بڑی تعداد میں بہت ہی زوردار میلان ہوتا ہے۔

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

قرآن کریم نے زنا کے قریب جانے سے بھی روکا کیونکہ زنا کی جانب دھکیلنے والی خواہش شدید ہوتی ہے۔اس کے قریب جانے میں احتیاط کی صورت میں بچاؤ کی ضمانت زیادہ ہے،اسباب زنا کے قریب ہونے کی حالت میں بچاؤ کی ضمانت نہیں۔اس لئے اسلام زنا کی طرف دھکیلنے والے اسباب پر پابندی عائد کرتا ہے تاکہ کوئی اس میں واقعی ملوث نہ ہو جائے اور زنا جو کہ ایک سنگین جرم ہے اس کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

اسلام اختلاط مرد وزن،عورتوں اور مردوں کے ایک جگہ اکٹھے ہونے کو ناپسند کرتا ہے،عورت اور مرد کے تنہائی میں بیٹھنے کو حرام قرار دیتا ہے۔غیر محرم لوگوں کے سامنے بناؤ سنگھار،زیب وزینت کے اظہار اور بے حیائی کے لباس پہن کر نامحرم مردوں کے سامنے نمائش کرنے سے روکتا ہے۔

شیخ ابوبکر الجزائری رحمۃ اللہ علیہ آیت میں حاصل ہونے والی رہنمائی کے متعلق لکھتے ہیں:

اس میں زنا کے مقدمات،شہوت سے دیکھنے،غیر محرم عورت سے گفتگو کرنے،اسے

چھونے یا ہاتھ لگانے اور مصافحہ کرنے اور زنا کی حرمت ہے اور وہ سب سے زیادہ شدید ہے یعنی نامحرم عورت اور مرد کو نگاہ نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے اور نامحرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا نظر کا زنا اور زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف زنا سے روکا ہی نہیں بلکہ جتنے بے حیائی کے راستے زنا کی طرف جاتے ہیں ان سب پر پابندی عائد کی ہے۔

حیا عورت کی فطرت ہے:

فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے عورت کو حیاء کی نعمت سے نوازا ہے اور شریعت اس سے توقع کرتی ہے کہ وہ اپنی عزت کی حفاظت خود کرے۔ نامحرم کو دیکھنا نظر کا زنا اور زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اگر نگاہ نیچی رکھی جائے اور نامحرم کو نہ دیکھا جائے تو آپ زنا کی طرف جانے والے راستے سے بچیں گے اور اس میں زنا سے بچاؤ کی ضمانت ہے لیکن اگر آپ نے نامحرم کو دیکھا تو آنکھ کا زنا ہو گیا یعنی آپ نے زنا کے قریب جانے والے راستہ کو بند نہیں کیا اور بے حیائی کے راستے پر چل پڑے چونکہ زنا کی جانب دھکیلنے والی خواہش شدید ہوتی ہے اس لئے نگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر زنا جیسے سنگین جرم کے قریب ہو گئے۔

نامحرم کو دیکھنے سے لیکر جو کہ زنا کی پہلی سیڑھی ہے اور ناچ گانا جو کہ زنا کا راستہ ہے ،اس سے شہوت کی آگ بھڑکتی ہے سے،لیکر زنا تک بے حیائی کے راستوں کی تفصیل بیان کی ہے جو اس معاشرے میں کھلے عام ہو رہے ہیں۔ حیاء، پاک دامنی والی زندگی اختیار کریں جس میں پر امن، کامیاب، خوشگوار زندگی کی ضمانت موجود ہے۔

چوری کرنا

ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چوری کرے سو ان کے کردار کے عوض ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا کے ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا اور حکمت والا ہے۔

(سورۃ المائدہ: آیت 38)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا، جس وقت وہ زنا میں مشغول ہوتا ہے اور اس حال میں مومن بھی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا اور چوری نہیں کرتا جس وقت وہ چوری کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت مسلمان مومن بھی ہو بلکہ وہ مومن نہیں یا البتہ اس کو توبہ کی پیشکش کی جائے گی۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی کوئی چیز چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے (صحیح بخاری و مسلم)۔

اللہ کے دین کو اصلی حالت میں لوگوں تک پہنچانا

نبی پاک ﷺ نے مسجد نبوی سے جو اللہ تعالیٰ کے دین، ضابطۂ حیات کا پیغام قیامت تک کے آنے والے لوگوں کے لئے اعلان فرمایا اس کی اصلی حالت میں حفاظت اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ترجیح اور دوسروں تک پہنچانا ہماری اولین ذمے داری ہے۔

آپ نے اپنی صحبت سے صحابہ کرامؓ کی ایک ایسی جماعت تشکیل دی جنہوں نے آپ کا فرمان غور سے سنا، اس پر عمل کر کے پوری دنیا کے لئے مثال قائم کی اور اپنی جان اور مال سب راہ خدا میں لا کر رکھ دیا اور دین کے لئے بے مثال قربانیاں پیش کیں، اس کو پوری دنیا میں پھیلایا اور ترغیب دی کہ لوگ اس کو آگے دوسروں تک پہنچائیں۔

نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا اسلامی تعلیمات کا بنیادی فریضہ ہے:

نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا اسلامی تعلیمات کا بنیادی جزو ہے لیکن اسلام کا مقصد صرف فرد واحد کو صالح اور متقی بنانا نہیں بلکہ پورے معاشرے اور پوری نسل انسانی کو راہ راست پر لانا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں سے پر زور الفاظ میں تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح پر اکتفانہ کریں بلکہ نیکی پھیلانے اور برائی کو روکنے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ دراصل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسا فریضہ ہے جو نہ صرف انسان کو آخرت میں نجات کا مستحق قرار دیتا ہے بلکہ دنیا میں بھی امن وسکون اور طمانیت کا پیغام دیتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے، آدمی حق پر قائم رہتا ہے اور بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے، یہ اس لئے کہ اول تو انسان جب کسی بات کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے تو خود اس کے دل میں اس پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے، دوئم یہ کہ اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے، سوئم یہ کہ وہ جس کام سے دوسروں کو روکتا ہے تو اس سے خود بھی رک جاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اسے برائی کی طرف جانے سے روکتے ہیں اس طرح آدمی کو بہت سے عوامل نیکی کی راہ پر چلنے اور بہت سی برائیوں سے بچانے کا سبب بن جاتے ہیں۔

نیکی کی دعوت دو، برائی سے روکو

تم بہترین امت ہو اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی المنکر کرتے ہو۔ (القرآن)

انسان اشرف المخلوقات ہے، مسلمان اشرف الناس اور امت محمدیہ اشرف الامم ہے۔ متعدد احادیث میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ اس کی تشریح فرما چکے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید کی مبارک آیت میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے:

''تم بہترین امت ہو اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو''۔

اللہ رب العزت جس امت کے بہترین ہونے کی گواہی دے رہا ہو تو اس امت کی شان کا موازنہ باقی امتوں سے کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف کی تاکید قرآن مجید میں کم وبیش ساٹھ (۶۰) مقامات پر فرمائی جس کا اہتمام خود حق سبحانہ وتعالیٰ مقدس کتاب قرآن مجید میں بار بار فرما رہا ہے۔ اس کی ادائیگی بحیثیت مسلمان ہم پر کس قدر لازم ہے یہ فیصلہ ہم بخوبی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی نیک لوگوں کے لئے بشارت ہے:

''اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمابرداروں میں سے ہوں''۔

اس آیت مبارک کی روشنی میں نیک اور صالح مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نرم مزاجی کے ساتھ ناجائز فعل میں مبتلا ہر فرد کی راہ نمائی اور اصلاح کرے اور واعظ اس پر صدق دل سے علم پیرا ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

ایک ایسا قصبہ تھا جہاں اٹھارہ ہزار مسلمان تھے۔ وہ سب اتنے پرہیز گار، متقی، نیک

اور صالح تھے کہ ان کے اعمال کو انبیاء کے اعمال کے برابر سمجھا جاتا تھا مگر ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور اس کی وجہ محض یہ غلطی تھی کہ اللہ کی نافرمانیاں دیکھ کر انہیں غصہ نہیں آتا تھا بلکہ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چھوڑے ہوئے تھے لہٰذا اس گمراہی کے باعث وہ بدترین ہلاکت اور عذاب الٰہی کا شکار ہوئے۔

قرآنی آیات اور مبارک احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہم کسی جگہ ناجائز اور غیر شرعی کام ہوتا ہوا دیکھتے ہیں اور اسے نہیں روکتے، خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہتے ہیں تو گویا ہم اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے: اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے جو خیر کی طرف بلائے، نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے ہی لوگ کام یاب ہوں گے۔''

ایک بات یہاں قابل غور ہے، جس عمل کی انفرادیت اور ہونے پر رب کائنات حکم ارشاد فرما رہا ہو تو اس کام کی خیر و برکت کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ بے شک ایسی ہی جماعتیں جو دین کے کاموں اور گم راہ لوگوں کی اصلاح پر مامور ہیں، فلاح اور دائمی عزت و مرتبہ اور جنت الفردوس پائیں گی۔

ارشاد ربانی ہے: ''عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر و برکت نہیں ہوتی مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ صدقہ وخیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے کی ترغیب دیتے ہیں (اور اس تعلیم و تربیت کے لئے خفیہ تدبیر اور مشورے کرتے ہیں، ان کے مشوروں میں البتہ خیر و برکت ہے اور جو شخص یہ کام (یعنی نیک اعمال کی ترغیب محض) اللہ کی رضا کے واسطے کرے گا (نہ کہ لالچ یا شہرت کی غرض سے) اسے ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔''

اس مبارک آیات میں اللہ جل شانہ امر بالمعروف کرنے والوں کے لئے بڑے اجر کا وعدہ فرماتا ہے اور جس اجر کا وعدہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود فرمائے اس کی انتہاء کیا ہو سکتی

ہے۔ یعنی ثابت یہ ہوا کہ فلاح وہی پائیں گے جو اپنی اسلامی ڈیوٹی پوری دیانت داری اور ایمان داری سے انجام دیں مگر زور اسی بات پر جاتا ہے کہ اصلاح کرنے کے لئے پہلے خود کی اصلاح لازمی ہے جبھی اجر عظیم کے حق دار بن سکتے ہیں۔

اے محمد ﷺ! اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہئے اور خود بھی اس کے پابند رہئے۔ ہم آپ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو ہم آپ کو دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیز گاری ہی کا ہے''۔

اس مبارک آیت میں اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ سے مخاطب ہو کر واضح طور پر فرمایا ہے کہ دوسروں کو عمل کا حکم اسی وقت دینا ہے جب خود اس پر عمل کرتے ہوں، نتیجہ یہ نکلا کہ خود اچھے اعمال کا اہتمام کریں گے جبھی دوسروں پر آپ کی بات کا اثر ہو سکتا ہے۔

''کیا تم لوگوں کو نیک کام کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب اللہ بھی پڑھتے ہو، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟'' (البقرہ)۔

احسن طریقے سے امر بالمعروف پر عمل کرنے کی تلقین:

قرآن مجید کی اس مبارک آیت کے بعد واضح طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے ہی آپ دوسرے کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ گویا جو انسان خود باعمل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی زبان، اس کے وعظ میں اثر عطا فرمائے گا مگر واعظ پر لازم ہوگا کہ وہ شائستگی اور نرم مزاجی کے ساتھ وعظ کرے۔ اسے صرف رضائے الٰہی مطلوب ہو تاکہ اس کی بات لوگوں پر مثبت اثرات مرتب کرے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا: ''اے موسیٰ، اے ہارون! فرعون سے نرمی کے ساتھ باتیں کرنا۔'' ایک مقام پر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے فرماتا ہے: ''تمہارا دل میری رحمت سے نرم ہوا ہے، اگر تمہارا دل بھی سخت ہوتا تو لوگ تم سے دور ہو جاتے۔''

حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر وہی شخص عمل کر سکتا ہے جس میں تین خصوصیات پائی جائیں۔

(۱) جس بات کا حکم دیتا ہو اس کا علم رکھتا ہو۔

(۲) جس بری بات سے منع کرتا ہو، اسے اچھی طرح جانتا ہو۔

(۳) جو کچھ کہے، آہستگی سے کہے تا کہ اس کی بات دوسروں پر اثر انداز ہو سکے۔

(ترجمہ): ''اپنے رب کی طرف پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔''

یعنی اللہ جل شانہ ہمیں احسن طریقے سے دوسروں کو امر بالمعروف پر عمل کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ سے ہمیں صحیح معنوں میں امر بالمعروف پر عمل کرنے کا شعور ملے گا۔ ہمیں یہ بات قطعی نہیں بھولنی چاہئے کہ دل تلوار سے نہیں بلکہ حسن اخلاق سے جیتے جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہمیں اخلاق کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اصلاح کا عمل

سوال: آدمی کو اصلاح کا عمل کہاں سے شروع کرنا چاہئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور تند خو اور سخت مزاج فرشتے متعین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم بھی دیا جاتا ہے وہ اسے فوراً بجالاتے ہیں۔

(سورۃ التحریم نمبر ۶)

اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح کریں، ان کو آگ کا ایندھن بننے سے بچائیں۔ انسان جہنم کے اندر ذلت و رسوائی میں پتھر کی طرح ہوگا۔ جس طرح پتھر کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اسی طرح انسان کی بھی قدر و قیمت نہیں ہوگی اور جس طرح پتھر کو پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح بغیر کسی رعایت کے انسان کو بھی جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

وہ آگ کس قدر زبردست اور شعلہ بار ہوگی جس کا ایندھن پتھر ہوں گے؟ اور اس شخص کا عذاب کتنا سخت ہوگا جس سخت عذاب کے ساتھ ساتھ ذلت رسوائی کا بھی سامنا ہوگا۔ ہر شخص حاکم ہے اس سے قیامت کے دن اس کے اہل وعیال اور ماتحتوں کے اعمال کے بارے میں بھی باز پرس ہوگی۔ جن لوگوں کو بھی اس نے سیدھے راستے پر لگایا ہوگا، صدقہ جاریہ تنہا یا مشترکہ کیا ہوگا اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے نامہ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا اور اگر اس نے اپنے اہل وعیال کو بری باتوں اور برے کاموں

سے نہ روکا ہوگا اور گناہوں کے کاموں میں ان کو لگایا ہوگا تو اس کے مرنے کے بعد بھی ان لوگوں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں مسلسل (لگاتار) درج کئے جاتے رہیں گے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو زیادہ ترجیح دے کیونکہ وہ ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی ہے۔ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح کرے، تمام بری باتوں، بے حیائی اور گناہوں سے مکمل طور پر رک جائے اور نیکی کا سیدھا راستہ، پرہیز گاری اختیار کرے جس میں اس کا دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔

معاشرتی بے حیائی اور اس سے پھیلنے والے نقصانات اور ان پر قرآن وحدیث کا حکم

بے حیائی کے مناظر جو اس وقت معاشرے میں نامحرم مرد اور عورت کے آزادانہ میل جول کی وجہ سے رونما ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے نامحرم مرد اور عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔

بدنظری کے تین بڑے نقصانات:

بدنظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

(۱) بدنظری سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے، حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔

بدنظری کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تند و تیز آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے تاکہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اس کے سامنے ایک خوبصورت بت بنا دے۔ ایسے شخص کا دل رات دن اسی بت کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ وہ خام آرزوؤں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت

پرستی، خواہش پرستی، نفس پرستی بلکہ بت پرستی ہے۔ یہ شرک خفی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے''۔ (الکہف ۲۸)

ان خیالی معبودوں سے جان چھڑائے بغیر نہ تو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے، نہ قرب الٰہی کی ہوا لگتی ہے۔

(۲) بدنظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح و منافع کو بھول جاتا ہے۔ گھر میں حسین و جمیل نیکو کار اور وفادار بیوی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا، بیوی اچھی نہیں لگتی، ذرا ذرا سی بات پر اس سے الجھتا ہے، گھر کی فضا میں بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو اس طرح للچائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ بسا اوقات تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا۔ اگر طالبعلم ہے تو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکتا جاتا ہے، کئی گھنٹے سوتا ہے مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے جب کہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

(۳) بدنظری کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ دل حق و باطل اور سنت و بدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے، قوت بصیرت چھن جاتی ہے، دین کے علوم و معارف سے محرومی ہونے لگتی ہے، گناہ کا کام اس کو گناہ نظر نہیں آتا پھر ایسی صورتحال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے، نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ اسے دینی شکل و صورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے، وہ باطل پہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر دنیا سے جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

بدنظری کا عبرتناک انجام

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا جب مرنے کا وقت آیا تو لوگ اسے کلمے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی، پوچھا کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی، مجھے اچھی لگی، میں للچائی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ (آپ بیتی ص ۴۲۰ ج ۶)

بدنظری پر غیر معینہ سزا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپاتے ہیں''۔ اس آیت میں بدنظری کے گناہ کا تذکرہ تو فرمایا مگر کوئی معین و مقرر سزا بیان نہیں کی گئی، اسمیں راز یہ ہے کہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک بے حس لوگ لاتوں کے بھوت ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ جوتوں سے ہی مانتے ہیں، ان کو دھمکی دی گئی ہے کہ ہم آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں۔ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو خوب سزا دیں گے۔ بے حیائی جو آجکل معاشرے میں پھیل رہی ہے اس کی وجہ عورت اور مرد کا آزادانہ میل جول ہے اور عورت بے حیائی اور عریانی کا لباس پہن کر نامحرم مردوں کے سامنے اپنے جسم کی نمائش کر رہی ہے، مختلف قسم کی تقریبات تفریح گاہوں، گھروں اور رشتہ داروں کے گھروں میں جا کر کرتی ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نامحرم مرد و عورت کی ملاقات:

(۱) نامحرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا جو کہ نظر کا زنا ہے اور بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔

(۲) نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ میل جول۔

(۳) نامحرم مرد وعورت کا گفتگو کرنا۔

(۴) نامحرم مرد وعورت کا بے تکلف، آزادانہ نرم گفتگو کرنا جس سے نامحرم مرد وعورت کوئی بھی بے حیائی کی بات کر سکتے ہیں۔

(۵) نامحرم مرد وعورت کا ایک جگہ برابر میں بیٹھنا۔

(۶) اس کے بعد نامحرم مرد وعورت کا تنہائی میں بیٹھنا۔

(۷) اس کے بعد نامحرم عورت کا نامحرم مرد سے مصافحہ کرنا۔

(۸) نامحرم کو مسکرا کر دیکھنا، جب دونوں نامحرم ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو معاملہ آگے بڑھ جاتا ہے اور دوستی کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

(۹) پھر ہاتھ پکڑنا اور ہاتھ پکڑ کر چلنا کوئی بڑی بات نہیں۔

(۱۰) اس کے بعد دونوں کا خوشی کے ساتھ گلے ملنا آسان۔

(۱۱) اس کے بعد بوس وکنار، عورت کا پیار، بوسہ لینا اگلے مرحلے میں داخل۔

(۱۲) اس کے بعد جسم کے جس حصے کو چاہیں ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

کیونکہ بے تکلفی اور دوستی ہوگئی ہے، بے حیائی کے آخری مرحلے میں داخل۔

یہ معاملہ نامحرم کو دیکھنے سے شروع ہوا کیونکہ آپ نے اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے، اپنی نگاہیں نیچی نہیں رکھیں کیونکہ نامحرم کو دیکھنا زنا کی پہلی سیڑھی ہے اور شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو دل کی زمین کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ دوسری بات قرآن کریم میں زنا کے قریب جانے سے بھی روکا گیا ہے کیونکہ زنا کی جانب دھکیلنے والی خواہش شدید ہوتی ہے۔

جو راستے زنا کے قریب لے جاتے ہیں ان میں آپ نے احتیاط نہیں برتی اور ان اسباب کو جو کہ زنا اور بے حیائی کے قریب لے جاتے ہیں، اختیار کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کی اس لئے آپ پہلے مرحلے میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو پھلانگتے ہوئے بے حیائی کی آخری منزلوں پر پہنچ گئے۔

جذبات سے مغلوب ہو کر زنا کا ارتکاب ہو سکتا ہے جو کہ سنگین جرم ہے۔

عورتوں کے جسم اور لباس کی نمائش کی تفصیل:

یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ گھروں کی محفلوں اور تفریح گاہوں میں عورتیں بغیر کسی جھجھک کے بے حیائی کا لباس زیب وتن کر رہی ہیں اور اس سے باز نہیں آتیں اور وہ نامحرم کے سامنے اپنے جسم کی نمائش کھلے عام کر رہی ہیں۔ عورتوں کے جسم اور لباس کی نماش کی تفصیل:

بے حیائی کے لباس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف ہے۔

(۱) باریک لباس پہننا جس میں جسم کے مختلف حصے چھلکتے ہیں۔

(۲) چست لباس جس میں جسم کے مختلف حصے نمایاں ہوتے ہیں۔

(۳) قمیص کی آستین مونڈھوں سے کچھ آگے اور کلائی سے کچھ پیچھے جس سے پورا ہاتھ ننگا نظر آتا ہے۔

(۴) بڑے گلے کی قمیص پہننا جس میں زینت کی چیز یعنی چھاتیاں نامحرم کے سامنے نمائش کے لئے پیش ہیں اس سے نامحرم کی شہوت کی آگ بھڑکتی ہے عورت بھی خوش ہے کیونکہ عورت نے لباس پہنا ہی اسی لئے ہے کہ لوگ اس کو شہوت بھری نگاہوں سے دیکھیں اور آئندہ ملاقات کے دونوں منتظر رہیں۔

(۵) ایسا فیشن ایبل لباس، بے ہودہ لباس یا پاجامہ اور قمیص پہننا جس میں عورت کے ستر کی حفاظت نہیں ہو رہی ہے۔

کھڑے، اٹھتے، بیٹھتے جسم کے حصے نمایاں ہو رہے ہیں۔ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر کا پردہ لباس ہوتے ہوئے ضروری ہے جو کہ نمایاں نہ ہو اس کو ہر حال میں چھپانا بہت ضروری ہے اس لباس میں ان کے کولھے، پیچھے کا حصہ اور شرم گاہ کے حصے کھلے عام نامحرم کے سامنے نمایاں ہو رہے ہیں، یہ بے حیائی کی آخری بلندیوں کو چھو رہا ہے۔

(۶) عورتیں آج کل عریاں لباس، چست لباس پہن کر مختلف تقریبات، تفریح گاہوں

اور دوسرے نامحرم لوگوں کے گھروں میں جا کر اپنے جسم کی نمود و نمائش کر رہی ہیں۔

(۷) سر کے بال کھلے، دوپٹہ ہٹا ہوا ہے، نامحرم کے سامنے بطور نمائش پیش ہے۔

(۸) ساڑھی جس میں جسم کے مختلف حصے نمایاں ہو رہے ہیں اور کچھ جسم کے حصے برہنہ بھی نظر آ رہے ہیں۔

(۹) سونے پہ سہاگہ اسکے بعد میک اپ اور زیب و زینت کی چیزوں سے جسم کو سجایا ہوا ہے جس کو چھپانا لازمی ہے، نمائش کی جا رہی ہے۔

یہ بے حیائی کے لباس بہت خطرناک ہیں اور بے حیائی کی آخری بلندیوں کو چھو رہے ہیں ایسے لباس میں نامحرم مرد عورت کو دیکھنے سے شہوت کی آگ بھڑکتی ہے۔

اگر وقت گزرنے کے ساتھ بے حیائی کا گراف اور آگے بڑھا تو شاید عورتیں اپنا لباس اور مختصر کر دیں گی اور شائد لباس پہننا بھی پسند نہ کریں۔

مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ یہ بے حیائی کے کام شادی شدہ عورتیں کر رہی ہیں لیکن مالک کائنات جس نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا ان کو بالکل ڈر نہیں ہے اور مالک کائنات کے احکامات کو سراسر فراموش اور پامال کر دیا ہے۔

بے حیائی کے راستوں کو اختیار کرنے سے انسانی معاشرتی زندگی میں توازن قائم نہیں رہ سکتا اس سے مختلف قسم کے نقصانات ہوتے رہتے ہیں جو اسکو تباہی و بربادی تک پہنچا دیتے ہیں۔ اسمیں قتل غارت گری، اغوا، طلاق، معصوم بچوں کا اغوا قتل اور ماں باپ سے علیحدگی کے سنگین جرائم رونما ہوتے رہتے ہیں۔

ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد نامحرم سے دوستی کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور وہ مندرجہ ذیل بے حیائی کے راستے پر گامزن ہو جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے زنا کی طرف لے جانے والے تمام بے حیائی کے راستوں سے اپنے آپ کو نہیں بچایا، نہ روکا۔ زنا کی جانب دھکیلنے والی خواہش شدید تھی اس لئے وہ زنا کے قریب ہو گئے۔

دنیا میں عورت کا بن سنور کر بے پردہ رہنے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی:

ایک عورت دنیا میں بہت ٹپ ٹاپ اور بن سنور کر بے پردہ رہتی تھی اور اپنے گھر سے بن ٹھن کر بے پردہ باہر نکلتی تھی جب وہ مرگئی تو اس کے بعض رشتہ داروں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسے ننگے اور باریک لباس میں ملبوس پیش کیا گیا اتنے میں ایک زور سے ہوا کا جھونکا آیا اور اسے ننگا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اسے جہنم کے دائیں جانب پھینک دو کیونکہ یہ دنیا میں بن ٹھن کے بے پردہ رہا کرتی تھی، یہ نمائش آج کل خاص طور پر رشتہ دار، جاننے والے، شوہر کے دوست اور پڑوسیوں کے سامنے بھی ہو رہی ہے جو کہ خطرناک ہے۔ (الکبائر لذہبی ص ۱۷۷)

رشتہ دار، پڑوسیوں سے آزادانہ میل جول بے تکلف گفتگو زیادہ خطرناک ہے۔

عورت کی حضور ﷺ سے بیعت

اہم حدیث:

ایک روایت میں ہے کہ عورتیں حضور ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ اپنے دست مبارک پر ہمیں بیت فرمالیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا مگر میرا فرمان جیسے ایک عورت کے لیئے ہے ویسے ہی سو عورتوں کے لیئے ہے پھر آپ ﷺ نے ان سب سے زبانی بیعت فرمائی۔ (جامع الاصول ج ۱ ص ۲۵۳)

عورت کا خوشبو لگانا

حدیث نبوی ﷺ:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی عورت جب خوشبو سے معطر ہو کے گھر سے باہر نکلتی ہے پھر وہ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ خوشبو سونگھ لیں پس ایسی عورت زانیہ ہے۔

(صحیح الجامع حدیث ج ۱ ص ۲۷۰)

نامحرم عورت کی رشتہ داروں سے دوستی

رشتہ داروں کی وضاحت اس لئے کر رہا ہوں کہ ان سے ملنا جلنا زیادہ ہوتا ہے، دوستی، تعلقات زندگی بھر کے لئے قائم ہو جاتے ہیں، راز میں رہتے ہیں اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

اس کے بعد آزاد خیال، روشن خیال، موڈرن، سیکولر نظام کے حامی لوگوں کے لئے موقع ملنے پر زنا کا ارتکاب ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ یہ بے حیائی کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

بے حیاء کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی اور آخرت کے عذاب کو بالکل بھول گئے، یہ لوگ دنیا کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔

ان کا شرافت، پابندی اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی طرف آنا مشکل ہو گیا ہے۔ بے حیائی کے کام اعلانیہ، غیر اعلانیہ ہو رہے ہیں جن کو میں نے اپنے مشاہدے اور معلومات کے مطابق تحریر کیا ہے اس وقت کے معاشرے میں کھلے عام ہو رہے ہیں۔ مختلف قسم کی تقریبات میں ناچ گانا رقص و سرور کی محفلیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اس میں عورت، مرد کا آزادانہ میل جول بے تکلفی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ عیاشی کے گانے بجائے جا رہے ہیں۔

نامحرم مرد، عورت دنیا کی رنگینیوں میں گم ہیں۔ ایک دوسرے کو مسکرا کر بھی دیکھ رہے ہیں۔ ایسی بے حیائی اور عیاشی کی محفلوں میں شرکت سے عورت اور مرد کی شہوت کی آگ بھڑک رہی ہے اور وہ ایک دوسرے کو شہوت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اس طریقے سے ان کی دوستی اور تعلقات قائم ہو رہے ہیں اسکے علاوہ مشاہدے میں آیا ہے کہ سب برائی کے مناظر کھلے عام TV، میڈیا میں دکھائے جا رہے ہیں، آپس میں نیم برہنہ ناچ گانے، بوس و کنار اور ایک دوسرے سے لپٹنا کھلے عام دکھایا جا رہا ہے۔ عورت و مرد دونوں کا اکٹھا ناچ بھی دکھایا جا رہا ہے اس کو دیکھنے سے عریانی، فحاشی کی لعنت بھیانک

صورتحال اختیار کر گئی ہے۔

بنگلوں، چھوٹے گھروں کے علاوہ فلیٹوں میں بھی بے حیائی ہو رہی ہے:

فلیٹ زیادہ خطرناک ہے یہاں ہر ایک کا دروازہ نزدیک اور ایک دوسرے سے ملا ہوا ہے، گزرنے کی گیلری بھی تنگ ہے اور ان کے گزرنے کا راستہ بھی مشترک ہے۔ یہاں پر نامحرم کے سامنے سے گزر زیادہ تر ہوتا رہتا ہے، اس میں رہنے والوں کے بے حیائی سے بچنے کے لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے یعنی پردہ بہت ضروری ہے اور نامحرم کو شکل دکھانے اور بات چیت سے پرہیز کریں۔

کچھ عورتیں بے حیائی کا لباس، چست لباس، عریاں لباس جو کہ اپنے گھروں میں پہنے ہوتی ہیں، ان کا اپنے دروازے اور گیلریوں میں مختلف کاموں کی وجہ سے آنا جانا ہوتا رہتا ہے اور نامحرم مرد ان کو دیکھتے ہیں۔

کچھ عورتیں مردوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں، متوجہ کرتی ہیں اور نامحرم مرد بھی ان میں دلچسپی لیتے ہیں۔ فلیٹ کے اندر آزادانہ میل جول اور بے تکلف گفتگو کی وجہ سے ماحول خراب ہو رہا ہے کیونکہ ان کا ملنا جلنا ہر وقت کا ہے اور ان کی حفاظت بھی کوئی ہر وقت نہیں کر سکتا ہے۔

اس سے بے حیائی، فحاشی بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ لوگوں کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ فلیٹ میں اتنا زیادہ میل جول اور بے تکلف گفتگو دوستی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مرد و عورت کی دوستی ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں نزدیک رہتے ہیں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اتنی دوستی کے بعد جس نامحرم کی دوستی عورت سے ہے وہ اس کے دروازے کے باہر بھی بے تکلف عیاشی کی گفتگو یا نازیبا حرکت کر سکتا ہے اور موقع ملنے پر اس کی مرضی سے کھلے عام یا چھپ کر اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ بے حیائی کا کام جو پہلے چھپ کر ہوتا تھا اب کھلے عام ہو رہا ہے۔ یہ بات بڑی

خطرناک ہے، لوگ اس بے حیائی کو دیکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں، کچھ نہیں کہتے، اپنی آنکھ بند کر لیتے ہیں۔

میں نے اس بے حیائی کا اظہار قلم اٹھا کر کیا ہے۔

اوپری منزل:

جناب نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو بالائی منزل میں رہائش رکھنے سے اس لئے ڈرایا ہے کہ وہ بالا خانہ سے مردوں کو جھانکیں گی جس سے ان کی حفاظت اور پردہ نہیں ہو سکے گا اس لئے کہ وہ جب مردوں کو اوپر سے جھانکیں گی تو فتنہ وفساد پیدا ہونے کا خطرہ ہے اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق بنگلہ ہو یا فلیٹ، اوپر سے نیچے نہ جھانکیں اور اپنی نظر نیچے رکھیں اور شکل اور جسم بالائی منزل سے نامحرم کو نہ دکھائیں اور جب اپنے گھر سے نکلیں تو چہرہ چھپا کر کے نکلیں۔

دیوث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔

(۱) ہمیشہ کا شرابی

(۲) ماں، باپ کا نافرمان۔

(۳) دیوث جو اپنی بیوی میں غلط کاموں کو باقی رہنے دیتا ہے یعنی آدمی بیوی میں فواحش، بے پردگی اور دیگر ناجائز کاموں کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو ان غلط کاموں سے منع کرتا ہے اور نہ اسے اچھائی کا حکم دیتا ہے بلکہ انہی خبیث آلائشوں کے ساتھ اسکو اپنی بیوی بنا کے رکھتا ہے، ایسا شخص دیوث ہے اور دیوث جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جنت میں داخلہ اس پر حرام ہے۔

کسی مرد وعورت کے زنا کو ثابت کرنا عام طور پر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے، شریعت نے پردہ کا حکم دیکر اور مخلوط محفلوں سے منع فرما کر اور بلا اجازت کسی کے گھر میں داخلے سے روک کر زنا کے مواقع کو ختم کر دیا ہے۔ شریعت نے غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ زانی کے لئے رجم کا حکم دیا ہے۔

اگر زنا کرنے والے مرد وعورت اس طرح زنا کرتے ہیں کہ انہیں ایک نہیں، دو، تین نہیں بلکہ چار آدمی کھلم کھلا قریب زنا کرتے دیکھ لیتے ہیں تو گویا گواہوں کو گواہی کا خود موقع فراہم کرتے ہیں اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یا تو انہیں حکم خداوندی کا خیال ہی نہیں یا انہیں کسی سزا کا خوف ہی نہیں، نہ تو وہ حکم شریعت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں اپنی عزت، بے عزتی کا احساس ہے۔

ایسے لوگ تو انسان نما جانور ہیں، ان کو سزا نہ دی جائے تو سارے معاشرے میں بے حیائی، فحاشی پھیلانے کا ذریعہ بنیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ انہیں ایسی سخت سزا دی جائے کہ اول تو ان کا دماغ صاف ہو جائے دوسرے باقی لوگوں کو عبرت حاصل ہو جائے تا کہ آئندہ بے حیائی کی جرأت کوئی نہ کر سکے لہٰذا شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کے لئے سو کوڑے اور شادی شدہ کے لئے رجم کا حکم دیا گیا ہے۔

شریعت میں غیر شادی شدہ زانی کیلئے سو کوڑے:

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تم لوگوں کو اللہ کے مقابلے میں ان دونوں پر ذرا رحم نہیں آنا چاہئے۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت کے دن پر ایمان و یقین رکھتے ہو۔ (سورہ نور: آیت ۲)

یہ صاف ظاہر ہے کہ زنا میں لذت صرف خاص اعضا کو ہی نہیں ملتی بلکہ جسم کے الگ الگ حصوں میں کیف و سرور کی مستی چھا جاتی ہے اور انزال کے وقت تو رواں رواں اس لذت کو محسوس کرتا ہے لہٰذا کوڑے لگنے کی سزا بہت مناسب معلوم ہوتی ہے تا کہ ظاہری طور پر پورے جسم کو اذیت پہنچے۔ یاد رہے کہ یہ سزا غیر شادی شدہ زانی کے لئے ہے۔

رجم کا طریقہ:

مجرم کو جرم ثابت ہو جانے کے بعد ایک کھلے میدان میں لے جائیں جہاں خاص گواہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت موجود ہو۔ اگر اعتراف جرم سے فیصلہ ہوا ہے تو پتھر مارنے میں حاکم ابتدا کرے گا اور اگر گواہی سے جرم ثابت ہوا تو لوگ گواہ ابتداء کریں گے۔ پھر تمام مسلمان پتھر ماریں گے حتیٰ کہ اس شخص کی جان نکل جائے۔ عورت کو رجم کرنے کے لئے زمین میں اتنا گہرا گڑھا کھودا جائے کہ اس کا نصف بدن اس میں چھپ جائے پھر اسے سنگسار کر دیا جائے۔

زلزلے کیوں آتے ہیں؟

کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ زلزلہ کب آتا ہے تو آپ

نے فرمایا کہ زلزلے اس وقت آتے ہیں جب لوگ بے باکی کے ساتھ زنا کرتے ہیں اور اس کا گناہ بھی تصور سے نکل جاتا ہے اور شراب کھلم کھلا پیتے ہیں، موسیقی کی محفلیں علی الاعلان سجاتے ہیں تو پھر اللہ کی غیرت کو جوش آتا ہے، وہ زمین پر مامور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کو جھنجھوڑو، ہلاؤ۔

اگر توبہ کر لیں اور باز آجائیں تو درست ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان پر زمین کو منہدم کر دیتا ہے (المستدرک للحاکم ج ۴، ص ۵۶۱، رقم الحدیث ۸۵۷۵)

زمین کس کے حکم سے ہلتی ہے:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہیں جس پر زمین ہے۔ جب اللہ تعالیٰ عزوجل کسی جگہ زلزلہ لانا چاہتا ہے تو اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے، یہی سبب ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں (الاسرار المرفوعۃ ج ۱ ص ۴۵۱)

زلزلے آنے کی اصل وجہ آدمیوں کے گناہ ہیں:

لہٰذا ہمیں گناہوں سے رو روکہ سچی توبہ کر کے اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے۔ توبہ کی تین شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اعتراف جرم یعنی گناہوں کا اقرار

(۲) ندامت، گناہوں پر شرمندگی

(۳) عزم ترک، گناہوں کو چھوڑنے کا پختہ ارادہ۔

بے حیائی، بے پردگی: ایک خطرناک صورتحال

بے حیائی، بے پردگی، نامحرم مرد وعورت کا آزادانہ میل جول اور اسلامی معاشرتی اقدار سے فرار تباہ کن ہے۔ مزید ناچ گانا، TV اور انٹرنیٹ پر بے حیائی کے مناظر دیکھنا اللہ تعالیٰ مالک کائنات کی ناراضگی کا سبب اور اس پر عذاب کی وعیدیں ہیں۔ دین میں حیاء و پاک دامنی کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اسے ایمان کا جزو قرار دیا ہے اور فرمایا: حیاء اور ایمان ایسے لازم اور ملزوم ہیں کہ جس شخص میں ایمان ہے اس میں حیاء بھی لازمی ہوتی ہے اور جس میں حیاء نہیں ہوتی اس میں ایمان کی بھی کمی ہوتی ہے۔ گویا حیاء ایک مومن کی صفت لازمہ ہے۔

حیاء و پاک دامنی والی زندگی گزارنے میں نجی زندگی کو خوش گوار بنانے اور معاشرے کی پرامن بقا کی ضمانت موجود ہے۔

اللہ کے احکامات:

اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نظر انداز کر کے ان سے منہ پھیرا گیا تو انہیں اپنے سے پہلے گزری ہوئی نافرمان قوموں کے عبرت ناک انجام کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کی اصلاح کے لئے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تو انہوں نے انکی اطاعت کے بجائے ان کو جھٹلایا، انکی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہیں کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انکی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور ان قوموں کو اس طرح صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا کہ ان کی زندگیاں، ان کا بنایا ہوا معاشرہ، تہذیب وتمدن اور بلند و بالا عمارتیں کھنڈر بن گئیں۔ یہ تو ان پر دنیا کے اعتبار سے عذاب تھا۔ آخرت میں ان کا کتنا بھیانک انجام ہے اسکا اس دنیا میں رہتے ہوئے تصور بھی ممکن نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت

دین متین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ قرآن مجید اور اس کی حقیقی تشریح یعنی سنت سید الانبیاء خاتم المعصومین ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے قیامت تک باقی رکھنے کا سامان کر دیا۔ اس لئے اسباب کی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو سامان کیا اس کو رسول رحمت ﷺ نے یوں بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں کیونکہ بنی اسرائیل کے انبیاء شریعت کی وضاحت وتشریح کا فریضہ سرانجام دیتے تھے اور یہ ذمہ داری امت مسلمہ کے علماء پر ڈالی گئی ہے چنانچہ آپ ﷺ کی وفات سے لیکر آج تک ہر دور کے علماء نے شریعت مطہرہ کی وضاحت اور حفاظت کے لئے قابل قدر خدمات انجام دیں ہیں۔

نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گناہوں پر جسارت کرنے والوں، ڈٹے رہنے والوں کے علاوہ میری امت میں سب کے لئے معافی ہے۔ کوئی شخص گناہ تنہائی میں کرے تو اس کی قباحت کم ہوتی ہے۔ بنسبت اسکے کہ گناہ اعلانیہ مجمع عام میں کیا جائے۔

جناب نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری پوری امت کو معاف کیا جاسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اعلانیہ بغاوت کرنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اب شادی کے موقع پر جو گناہ عموماً انجام دیئے جاتے ہیں، سارے اعلانیہ، کھلے عام انجام دیئے جاتے ہیں جو بہت ہی خطرناک بات ہے۔ دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ کا عذاب فوراً نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کچھ مہلت دیتے ہیں، بندہ اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہو جائے لیکن جب بندہ حد سے گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیبی قوت حرکت میں آجاتی ہے اور عذاب میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''جو شخص میرے احکام سے اعراض کرے گا میں اس کی زندگی تنگ کر دوں گا۔ اس کو نہ دنیا میں سکون نصیب ہوگا نہ آخرت میں''۔

جو میری اطاعت کریگا کہا مانے گا اس کو پر لطف زندگی عطا فرماؤنگا۔

زلزلہ بالاکوٹ اکتوبر 2005ء

پاکستان کے 98 شہروں میں زلزلہ، کراچی	19/01/2011
زلزلہ کراچی	17/04/2013
زلزلہ کراچی	24/09/2013
زلزلہ آواران و کراچی	28/09/2013
زلزلہ کراچی	23/12/2013
تاریخ کا بدترین زلزلہ (پاکستان کے بیشتر شہروں میں)	26/10/2015

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ہم باطل پر حق (اس قرآن) کی چوٹ لگاتے ہیں اور اسے تباہ کر دیتے ہیں باطل مٹ جاتا ہے۔ (پارہ 17 سورہ انبیاء 21 آیت 18)

زلزلہ آواران 4:29pm 24.09.2013

زلزلے نے کراچی اور سندھ کو بھی لپیٹ میں لے لیا۔ لوگ روتے اور چیختے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور اذانیں دیں۔ اس وقت زلزلے کے جھٹکے آرہے تھے، ہم کو صحیح راستہ اختیار کرنے کے لیے وارننگ مل رہی تھی اور تنبیہہ کی جارہی تھی لیکن ہم گناہوں کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں اور ان میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ سیدھا راستہ نظر آنا مشکل ہو گیا ہے اور ہماری حس ختم ہوگئی ہے اور اچھے برے میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کی بات نہیں مانی اور ان کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہیں کیا، جن قوموں نے چھوٹے بڑے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ گناہوں کو نہیں چھوڑا ان پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے گئے اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

ذرا غور کریں!

زلزلہ بالاکوٹ	اکتوبر 2005ء
زلزلہ آواران	ستمبر 2013ء

پچھلے بے شمار، سیکڑوں زلزلے کے واقعات موجود ہیں۔ اگر ہم نے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اس وقت بھی ہم پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے جائیں گے اور ہمیں بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات، کلام پاک اور نبی پاک حضرت محمد صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کے طریقے اور سنت کے مطابق زندگی گزاریں۔

اللہ تعالیٰ زمین کو جب چاہیں ہلا دیں کہ وہ موجود ہیں۔ یہ مکمل طور پر مالکِ کائنات کے ہاتھ میں ہے۔ اسے روکنے کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بالکل بے بس ہیں۔ اگر کوئی طریقہ ہے تو وہ ہے ''توبہ'' اپنے گناہوں سے معافی اور اس پر شرمندگی اور آئندہ نہ کرنے کا عہد۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں رحم کی اپیل داخل کرنا۔ جن عمارتوں، گھروں ہوٹلوں تفریح گاہوں میں لوگ عیاشی کے گانے سن رہے تھے۔ ٹیلیویژن پر عریاں، نیم برہنہ ناچ اور بے حیائی کے مناظر دیکھ رہے تھے یا ان کا نظارہ کر رہے تھے اور رنگ رنگلیاں منا رہے تھے۔ عورت اور مرد کا آزادانہ میل جول جاری تھا۔ عورت اپنے جسم کی نمائش کر رہی تھی اور مرد اس سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ عریاں فلمیں دیکھی جارہی تھیں اس وقت اچانک اللہ تعالیٰ نے اپنا عذاب ان پر مسلط کیا۔ زمین لرزنے لگی اور عمارتیں اور ان کے گھر ہوا میں

لہرانے لگے۔ان لوگوں کو جب اپنی تباہی اور بربادی اور موت سامنے نظر آنے لگی تو فوراً اپنی عمارتوں اور گھروں کو چھوڑ کر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے زندہ بچنے کی دعائیں مانگنے لگے۔

جیسے ہی زلزلے کے جھٹکے ختم اور زلزلہ رک گیا تو یہ چالاک اور عیاش لوگ واپس اپنے گھروں میں دوبارہ انہی گناہوں میں اور عورت و مرد کا نیم برہنہ ناچ دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے رہے ہیں، دراصل یہ غافل لوگ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ مالکِ کائنات ہیں۔ وہ ان کی حرکتوں سے خوب واقف ہیں اور اللہ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکا۔ یہ موڈرن آزاد خیال لوگ بدترین قسم کے جانور ہیں بلکہ اس سے بھی گئے گزرے۔

انہوں نے زلزلے کے ڈر سے کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کیا اور دل سے کلمہ والی زندگی اختیار کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا اس لئے زلزلے کے ختم ہو جانے کے بعد بھی یہ لوگ واپس اسی بدبودار زندگی کی طرف پلٹ گئے اور ناچ عیاشی کے گانوں، مرد و عورت کا آزادانہ میل جول، عیاشی والی زندگی کی طرف واپس لوٹ گئے۔ یہ منافق اور فاسق ہیں۔

شیطان انسان کا دشمن

انسان کو راہِ راست سے ہٹانے کی اس کی چال کا تذکرہ

شیطان کا روز اول سے محاذ رہا ہے کہ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری میں مبتلا کر دے اور قناعت، شکر و سپاس کے جذبات کی جگہ حرص و ہوس پیدا کر دی جائے۔ شیطان کا یہ معمول رہا ہے کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام جس کام کے لئے پیدا کئے گئے، انہیں اس فرض کی ادائیگی سے باز رکھا جائے اور دنیا کی لذت میں مبتلا کر دیا جائے۔ شیطان کا تیسرا حربہ و کوشش یہ ہے کہ اختلاط مرد و زن کے ذریعہ انسان کو اشرف المخلوقات کے عظیم ترین مقام سے گرا کر محض درندوں، حیوانوں یا دیگر مخلوقات کے درجہ پر پہنچا دیا جائے۔

اس کا تذکرہ سورۃ اعراف میں تفصیل سے موجود ہے جب کہ اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں جگہ جگہ انسان کو جنسی بے راہ روی پر لگانے کی شیطانی چال کا تذکرہ آیا ہے۔ آج معاشرے میں بے حیائی کا چلن عام ہے اور اسکا سب سے بڑا سبب بے پردگی ہے جو ہمارے معاشرے میں معمول بن گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حیاء اور شرم جو عورت کا زیور سمجھے جاتے تھے اب کم رہ گئے ہیں۔

ذرائع ابلاغ سے لہو و لعب اور عریانی و فحاشی کے سیلاب کے ذریعے معاشرے میں انارکی اور بے چینی پھیلائی جا رہی ہے اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سامان تعیّشات کو اشیاء ضرورت میں شامل کر دیا گیا ہے۔

مرد وزن کا مخلوط اجتماع

شادی ہال کی تقریبات، مخلوط محفلیں منعقد کرنا، بے محابا مرد وعورت کے ایک جگہ بے پردہ اکٹھا ہونے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ جگہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔ یہاں پر خطرناک گناہ سرزد ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں پر بڑے پیمانے پر مرد وعورت کو باہم میل جول کے آزادانہ ماحول میں ایک جگہ پر اکٹھا کیا گیا ہے۔

شیطان ایسی مخلوط مرد وزن کی محفلوں سے بہت خوش ہوتا ہے کیونکہ اس کو یہاں پر لوگوں کو گناہوں میں ملوث کرنے، گمراہ کرنے اور اپنا کاروبار چمکانے کا اچھا موقع ہاتھ آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی محفلوں سے ناراض ہوتے ہیں۔ چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرت والے ہیں اس لئے بے حیائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے۔

نبی علیہ السلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میں غیور ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہیں''۔ غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی فحاشی کو حرام کر دیا ہے۔ بدنظری فحش کاموں کا مقدمہ ہے جو اس کا ارتکاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اپنے دربار عالی سے اس کو ملعون ومردود کر دیتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔

مرد وعورت کے آزادانہ میل جول کا گراف دن بہ دن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ شادی ہال کی تقریبات بڑے پیمانے پر ہمارے معاشرے کی عکاسی کر رہی ہیں کیونکہ یہاں پر ہر قسم کے زیادہ لوگ موجود ہوتے ہیں۔

ان کا گھریلو رہن سہن درست نہیں ہے۔ اس لئے اس پر بھی روشنی ڈالنا بہت ضروری ہے تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔ میڈیا جو کہ ہر قسم کے گناہوں کی بارش برسا رہا ہے وہ

گھر میں گھس بیٹھا ہے۔ ٹی وی کی صورت میں بے حیائی کے ناچ گانے، بے حیائی کے مناظر، فلمیں، ڈرامے گھر کے اندر بند کمروں میں یا کھلے عام دیکھے جا رہے ہیں۔

1: شادی کی تقریبات کے علاوہ سالگرہ کی مخلوط محفلیں منائی جا رہی ہیں، جہاں نامحرم مرد وعورت ایک جگہ اکٹھے موجود ہیں جو کہ یہود کی نقل ہے اور اس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

2: رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں میں جانا جہاں نامحرم مرد وعورت ایک جگہ اکٹھے موجود ہیں، بے تکلف گفتگو کیساتھ آزادانہ میل جول جاری ہے جس کو یہ لوگ گناہ نہیں سمجھتے، یہ زنا کی طرف ایک قدم ہے۔

3: بیمار رشتہ دار کے اسپتال میں داخلے کی صورت میں اس کی تیمارداری اور مزاج پرسی کے لئے بے پردہ ہسپتال میں جانا۔ یہاں پر بھی بغیر جھجک کے نامحرم مرد وزن کا باہم بے تکلف گفتگو جاری ہے، یہ زنا کی طرف ایک قدم ہے۔

4: صبح سویرے گھر کے باہر بچوں کو وین میں بے پردہ روانہ کرنا۔ چھوٹے بچوں کے علاوہ بڑے بچوں کے ساتھ بھی وین کے انتظار میں گھر کے باہر کھڑے رہنا، جہاں پر نامحرم مرد، محلّہ والوں کی نگاہ عورت پر پڑتی ہے مناسب نہیں ہے۔ یہ اس لئے بھی بہتر نہیں ہے کہ یہ روز کا معمول ہے۔

5: پڑوسی کے گھر میں نامحرم مرد کے ہوتے ہوئے عورت کا بے پردہ داخل ہونا، خاص طور پر فلیٹ یا اپارٹمنٹ میں زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کے دروازے نزدیک نزدیک اور کہیں زیادہ ملے ہوتے ہیں اور ہر وقت کا آنا جانا ہوتا ہے اس میں آزادانہ میل جول اور بے تکلف گفتگو ہرگز مناسب نہیں ہے اس میں تعلقات اور دوستی قائم ہو جاتی ہے جو کہ دونوں فریقین کے لئے تباہ کن ہے۔ اگر توبہ نہ کی تو آخرت میں عذاب کے مستحق ہیں۔

6: چھوٹے بچوں کے علاوہ بڑے بچے دس بارہ سال کے لڑکے لڑکیاں اکٹھے اسکول

وین میں جاتے ہیں اس میں گانوں کی ریکارڈنگ بھی چل رہی ہوتی ہے اور اسکول میں بھی مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے آئندہ نسلیں آزادانہ ماحول اور بے پردگی کی عادی ہو جائیں گی ۔ اس کے علاوہ گھر کا رہن سہن درست نہیں ہے، دین سے بے رغبتی اور خوف خدا کا فقدان پروان چڑھ رہا ہے ۔مرد وعورت کا آزادانہ میل جول اور بے محابا اختلاط، مرد وزن کا ایک جگہ اکھٹا ہونا عام ہوگیا ہے جو کہ برا اور گناہ نہیں سمجھا جا رہا ہے۔ یہی اصل برائی کی جڑ ہے جس کی وجہ سے معاشرہ تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔

7: مارکیٹوں کا برا حال ہے وہاں عورتیں بے پردہ گھومتی ہیں جس سے انکے اپنے جسم کی نمائش ہو رہی ہے۔ مرد اُن کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بھی تفریح کی ایک اچھی جگہ ہے۔ اسی طرح عورتیں بڑی دکانوں پر سامان خریدتے وقت بے تکلف گفتگو کرتی ہیں خاص طور پر کپڑے کی دکانوں پر جہاں ان کا روز کا آنا جانا ہوتا ہے جو کہ مرد کو مزید آگے بڑھنے اور بات بڑھانے کا حوصلہ دیتی ہیں۔

8: میت کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی پاک ﷺ کے طریقوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی آزادانہ میل جول اور بے محابا اختلاط، مرد و عورت کا ایک جگہ اکٹھا ہونے کا رواج جاری ہے۔

میت کا دیدار

آج کل گھر کے باہر جو شامیانہ لگایا جاتا ہے اس کی گھر کے دروازے کے سامنے ایک قناعت کم لگائی جا رہی ہے جس کی وجہ سے بے پردہ عورتیں مردوں کے سامنے ننگے سر گزرتی ہوئی گھر کے دروازے میں داخل ہوتی ہیں، میت کے گھر میں سے نکلنے سے پہلے یا بعد، نامحرم مرد وعورت کی ملاقات بھی یہیں ہوتی ہے۔ مرنے والے کے نزدیکی مرد رشتہ داروں سے عورتیں اظہار افسوس کرتی ہیں۔ مرد وعورت کی میت گھر کے اندر رخصت کرتے وقت نامحرم مرد وعورت دونوں ان کی شکل کا دیدار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں زندگی میں بھی تو اس نے ہم سے پردہ نہیں کیا ہے اس لئے اس کی شکل دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس طریقے سے مرد وعورتیں نامحرم کی میت کا دیدار بھی کر رہے ہیں۔ اس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ لوگ مرنے والے کے گناہوں میں اس کے مرنے کے بعد بھی بے پردگی کے باعث اضافہ کا باعث ہیں اور بے پردگی سے باز بھی نہیں آ رہے ہیں۔

9: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ دونوں خوشی کے تہوار اسلامی طریقے کے مطابق نہیں منائے جا رہے ہیں۔

بے محابا اختلاط مرد وزن، عورت و مرد کا ایک جگہ اکٹھا ہونا، گھر کے اندر رشتہ داروں، جاننے والوں اور گھر کے باہر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس میں بھی ایسے بے حیائی کے لباس جن میں جسم کے حصے الگ الگ نمایاں ہوتے ہیں، پہن کر نامحرم مرد کے سامنے بغیر کسی جھجک کے نمائش کی جاتی ہے جس سے عورت و مرد دونوں لطف اندوز ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی خلاف ورزی ہے۔ بے تکلفی سے نامحرم سے گفتگو، برابر میں بیٹھنا، نامحرم سے مصافحہ کرنا بھی آج کل کھلے عام رواج میں آچکا ہے۔

10 بڑے افسوس کی بات ہے کہ بے حیائی کے کام شادی شدہ عورتیں بھی کر رہی ہیں جن کی ذمے داری ماں کی حیثیت میں معاشرے کی تربیت اور اصلاح کرنا ہے۔ ماں بچے کی ابتدائی درسگاہ ہے۔

شادی شدہ عورتوں سے درخواست

اس لئے شادی شدہ عورتوں سے درخواست ہے کہ وہ بے حیائی کے کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی پاک ﷺ کے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں تا کہ معاشرے کو اچھے انسان دے سکیں جس کی وجہ سے اس میں امن قائم ہو۔

معاشرے کی سب سے زیادہ خطرناک صورتحال

خاص طور پر معاشرے کی بگاڑ کی تکلیف دہ بات یہ ہے کہ عورت اپنے بنگلے، گھر، فلیٹ، اپارٹمنٹ کے دروازے سے یا علاقے سے باہر نکلتے اور واپس گھر میں داخل ہوتے وقت شکل اور لباس کا پردہ نہیں کر رہی ہے۔ بے شک وہ بے پردہ، آزاد خیال، ماڈرن ہو مگر اپنے علاقے میں اپنی شکل، لباس اور آواز کا پردہ کرے۔ جتنا ممکن ہو احتیاط سے گزرے کیونکہ یہاں پر اسکا ہر وقت کا آنا جانا ہے۔ رشتہ دار اور پڑوسی سے پردہ ضروری ہے کیونکہ ہر وقت سامنے سے گزر رہے، احتیاط کرے۔ مرد حضرات اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، عورت کا احترام کریں۔ اپنے دروازے اور علاقے سے احتیاط سے گزریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے مطابق ہے۔ مالک کائنات بھی خوش ہوگا۔

اس کے علاوہ موت اٹل حقیقت ہے جو کچھ اس دنیا میں ہے سب فنا ہو جانے والا ہے، صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہ جانے والی ہے۔ ہم سب کا جنازہ پہلے گھر کے دروازے اور اسکے بعد اس علاقے سے باہر نکلے گا۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں اپنے گھر کے اندر دروازے پر اور علاقے میں اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کا خیال رکھیں اور انکو نہ پھلانگیں۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اس عمل سے ہم پر رحم فرمادیں۔ اسکی وجہ سے پاکیزہ معاشرہ تشکیل پائے گا۔ حیاء پاک دامنی والی زندگی نصیب ہوگی۔

بے حیائی، بے پردگی، اسلامی معاشرتی اقدار سے فرار، معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔ ہمارے معاشرے میں تیزی سے مادہ پرستانہ دین فروغ پا رہا ہے جس کے باعث کراچی میں علیحدگی اور بچوں کے کسٹڈی سے متعلق کیسز کی تعداد 1500 سالانہ تک پہنچ گئی

ہے۔زیادہ تر کیسز میں مرد حضرات سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں مگر خواتین فوراً علیحدگی/خلع مانگتی ہیں جس کی وجہ سے بچوں کا مستقبل خراب ہو جاتا ہے۔

آج کل بے پردگی، بے حیائی، عریانیت اور فحاشی کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے جس کی وجہ سے زنا کی کثرت ہوگئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا یعنی زنا اتنا بڑا اجرم عظیم ہے کہ اس میں ملوث ہونا تو دور کی بات ہے بلکہ اس کی طرف جو راستے جاتے ہیں ان کے قریب جانے پر بھی اللہ تعالیٰ نے مکمل پابندی عائد کی ہے۔مثلاً نامحرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ یہاں سے زنا کی طرف جانے کا راستہ شروع ہوتا ہے۔اس کے بعد بے تکلف گفتگو کرنا، نزدیک بیٹھنا، ہاتھ پکڑنا اور تمام بے حیائی کے مراحل اور ذرائع سے جو کہ زنا کے قریب لے جاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے مکمل پابندی عائد کی ہے، یہ سب زنا کی حرمت میں داخل ہیں۔کسی مرد و عورت کے زنا کو ثابت کرنا عام طور پر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔شریعت نے پردہ کا حکم دیا اور مخلوط محفلوں سے منع کر کے اور بلا اجازت کسی کے گھر میں داخلے سے روک کر زنا کے مواقع کو ختم کر دیا ہے۔

اس امت میں دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا، پتھروں کا برسنا ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اس امت میں دھنسنا، صورتوں کا بگڑنا، پتھروں کا برسنا ہوگا''۔ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان عام ہوگا اور شراب پی جائیگی''۔(ترمذی: ج ۲ ص ۴۴ حدیث 2138)۔پس جب ان کاموں کی کثرت ہوگی تو پھر ان پر عذاب کا سلسلہ بھی شروع ہو جائیگا۔(امان الحفیظ)۔

اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے۔یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔(پارہ 15، سورہ بنی اسرائیل 58)

نوجوان لوگ ٹیلیفون پر غیر محرم سے گپیں لگانے کے عادی ہوتے جا رہے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ سلسلہ آگے بڑھتے بڑھتے زنا کے دروازے تک جا پہنچتا ہے یعنی ایسی بستی جہاں کھلے عام گناہ ہوں وہاں قتل و غارت گری عام ہو جائیگی، لوگ کفر بکنے لگیں گے تو سمجھ لینا چاہئے کہ قیامت قریب ہے۔حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا: ''جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرنے کا حکم دیتے ہیں۔(تفسیر خزائن العرفان)

آج کا انسان شادی کے موقع پر اس سے پہلے یا اس کے بعد مختلف قسم کے رسم و رواج کی پابندی یہود و ہنود کی نقالی میں کرتا ہے۔اس طرح بے جا فضول خرچیوں کے ذریعے اسلامی احکام کو پامال کر دیتا ہے۔جناب نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے۔مثلاً مہندی کی رسم منہ دکھائی کی رسم، سہرا بندھائی کی رسم ناچ گانا، ویڈیو فلمیں بنانا،

کھڑے ہوکر کھانا پینا وغیرہ۔ غیر محرم مرد وعورت کا بے محابا اختلاط، ایسے اعمال ہیں جن کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر یہ گناہ اجتماعی طور پر (اور ناواقفیت کی بنا پر اعلانیہ) انجام دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی قباحت زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ اگر کوئی شخص گناہ اجتماعی طور پر کرے یا اعلانیہ کرے تو اسکی قباحت تنہائی میں کئے گئے گناہ کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''یعنی میری پوری امت کو معاف کیا جاسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی اعلانیہ بغاوت کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا''۔

اب شادی کے موقع پر جو گناہ عموماً انجام دئے جاتے ہیں سارے اعلانیہ کھلے عام انجام دئے جاتے ہیں جو بہت خطرناک بات ہے۔ دنیا وآخرت کی تباہی کا سبب ہے۔ یاد رکھئے: اللہ تعالیٰ کا عذاب فوراً نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کچھ مہلت دیتے ہیں کہ بندہ اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہوجائے لیکن جب بندہ حد سے گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیبی قوت حرکت میں آتی ہے اور عذاب میں گرفتار کرلیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''جو شخص میرے احکام سے اعراض کرے گا میں اسکی زندگی تنگ کردوں گا۔ اسکو نہ دنیا میں سکون نصیب ہوگا نہ آخرت میں''۔

شادی کی تقریب میں نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا 'نظر کا زنا' زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ نامحرم مرد وعورت کا مخلوط محفلوں میں آزادانہ میل جول اور بے تکلف گفتگو معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔ نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کو ہنس کر بے تکلف اور نرم لہجے میں گفتگو کرنا، نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کی طرف چل کر جانا پیر کا زنا، اور نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا، مصافحہ کرنا ہاتھ کا زنا ہے۔

شادی بیاہ کی تقریبات میں مختلف قسم کے نازیبا اور عریاں لباس پہن کر جن میں جسم کے مختلف حصوں کی نمائش ہورہی ہو، نامحرم مرد وزن کے سامنے کھلے عام بغیر روک ٹوک

کے نمائش کرنا جس سے مرد وعورت دونوں لطف اندوز ہورہے ہیں انتہائی خطرناک ہے جس سے بے حیائی بے پردگی کا گراف دن بدن بڑھ رہا ہے۔ جتنی تقریبات کی زیادتی ہوگی، اتنا ہی زیادہ بے حیائی کو فروغ ملے گا۔ معاشرہ تباہی کے دہانے پر جا پہنچا ہے۔ نئی نسل کے چھوٹے بچے اور بچیاں ان کو (بڑوں کو) دیکھ کر ان کی نقل اور پیروی کررہے ہیں۔ ان کی اصلاح کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔

شادی حال کی تقریبات میں عیاشی کے ناچ گانے کھلے عام سنے جارہے ہیں۔ کہیں مرد وعورت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر شادی یا مہندی کی تقریبات میں مخلوط ڈانس کررہے ہیں۔ 15 یا 20 منٹ کے لئے لائٹس بند کرکے فوٹو گرافی کی جارہی ہے۔ یہ سب بھی عیاشی کا ایک انداز ہے۔ ابھی تو آڑ لی جارہی ہے مگر آگے جا کر یہ حجاب بھی ختم ہوجائے گا۔ اس میں تیز آواز گانے کی ریکارڈنگ بھی کی جارہی ہے ان حالات میں شادی ہال کو ڈانسنگ کلب یا عیاشی کا اڈہ کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا۔ یہ کھلے عام عیاشی ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھلے عام پامال کیا جارہا ہے اور نبی کریم ﷺ کے طریقوں کو یکسر نظر انداز کردیا گیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی جارہی ہے۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو پامال کرنے کے بعد گھر کا سربراہ اپنی بیٹی کو کلام پاک کے سائے میں رخصت کررہا ہے۔ دین پر نہ تو خود عمل کیا اور نہ اپنی بیٹی کو دین پر عمل کرنا سکھایا۔ اس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کی قائم کردہ حدود کو بھی پھلانگا ہے۔

اعمال کا ریکارڈ

تشریح:

انسان جو نیک یا بد عمل کرتا ہے تو اس کا ایک ریکارڈ تو علم الٰہی میں موجود ہے اور دوسرا لوح محفوظ میں محفوظ ہے۔ تیسرا کراماً کاتبین کے نامہ اعمال میں ثبت ہو رہا ہے چوتھا انسان کے اعضاء و جوارح میں ریکارڈ ہو رہا ہے پانچواں زمین کی سطح میں ریکارڈ ہو رہا ہے جس طرح ٹیپ ریکارڈر انسان کی آواز ریکارڈ کرتا ہے اور جس طرح ٹیلیوژن کے آلات سے اس کی ایک ایک حرکت وسکوت کو محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح زمین بھی انسان کے اچھے اور برے اعمال کو ریکارڈ کر رہی ہے اور قیامت کے دن وہ اپنا تمام ریکارڈ اگل دے گی اور انسان کے ایک ایک عمل پر گواہی دے گی کہ اس نے فلاں وقت نماز نہیں پڑھی تھی، چوری کی تھی، کسی نامحرم کو بری نظر سے دیکھا تھا وغیرہ۔ مالک حق تعالیٰ اپنی شان کریمی سے بندے کی پردہ پوشی فرمائیں تو ان کی رحمت ہے ورنہ جب انسانی اعضا و جوارح اور زمین کے اجزاء بھی اس کے خلاف شہادت دینے لگیں تو اس کی ذلت و رسوائی کا کیا ٹھکانہ ہے۔

انسان کے تمام اعمال کا ریکارڈ ثبوت کے ساتھ مرتب کیا جا رہا ہے۔

زندگی کی کتاب

انسان کی ہر آنے والی صبح زندگی کی اس کتاب کا نیا ورق الٹ دیتی ہے اور یہ الٹے ہوئے ورق برابر بڑھ رہے ہیں اور باقی ماندہ ورق برابر کم ہو رہے ہیں۔ ایک دن وہ ہوگا جب انسان اپنی زندگی کا آخری ورق الٹ رہا ہوگا۔ جوں ہی اس کی آنکھیں بند ہوں گی اس کی یہ کتاب بھی بند ہو جائے گی اور اسے محفوظ کر دیا جائے گا۔ کبھی انسان نے یہ غور کیا کہ وہ اپنی اس کتاب میں کیا درج کر رہا ہے۔ کل یعنی قیامت میں یہی کتاب اس کے ہاتھ میں دے دی جائیگی اور اللہ تعالیٰ انسان سے کہے گا: پڑھ اپنا نامہ اعمال اور آج اپنا حساب لگانے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔ عقلمند و کامیاب انسان وہی ہے جو اپنی زندگی کی اس کتاب کو نیک اعمال بجا لاتے ہوئے اور گناہوں سے بچتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچا دے تا کہ قیامت میں اسے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

انسانی معاشرتی زندگی پر اسکے اچھے اور برے عمل کے اثرات اور نقصانات

اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کو پیدا کیا ہے تا کہ تمہاری آزمائش کی جاسکے اور تم کو اپنے عمل میں بااختیار بنایا ہے تا کہ اچھے اور برے اعمال کے بارے میں باز پرس کی جاسکے ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بے لگام نہیں چھوڑا ہے ہم کسی ہستی کے ماتحت وغلام ہیں، خودمختار نہیں ہیں۔ ہمیں اس کا کہنا مان کر اس دنیا میں رہنا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑا، اس کی زندگی تنگ اور تُرش ہوگی۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور کہنا مانا اس کو پرلطف زندگی عطا فرمائیں گے۔ ہم کو چاہئے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور تمام گناہوں کو چھوڑ دیں، نیکی کرنے سے رحمت نازل ہوتی ہے اسی طرح نافرمانی اور گناہ کرنے کا وبال بھی انسانی زندگی پر ہوتا ہے۔ ہم کو چاہیے کہ ہم جھوٹ، غیبت، ناانصافی، اذیت دینا، حسد، کینہ، بغض، عداوت، لالچ، حرص، غرور، ناحق غصہ، قطع رحمی، رشتہ داروں سے تعلقات توڑنا، دھوکا دینا، منافقت کرنا، ریاکاری، دکھلاوہ، نمود ونمائش، زیب وزینت، ظلم کرنا، لوٹ مار، ناجائز منافع خوری، یہ کبیرہ گناہ ہیں، ان سے رک جائیں۔

(۱) بے پردگی اعلانیہ گناہ ہے جو کہ معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔ آئندہ نسل چھوٹے بچے، لڑکے لڑکیاں جو کہ بڑوں کی پیروی کر رہے ہیں ان کو تباہی سے بچانے کے لئے خواہشات کی قربانی دیکر مکمل پردہ کرنا بہت ضروری ہے جس سے مالک کائنات کی خوشنودی حاصل ہوگی اور رحمت برسائی جائیگی۔

(۲) داڑھی چار انگل سے کم (ہر طرف سے چار انگل)، داڑھی کاٹنا، کٹوانا اعلانیہ کبیرہ گناہ

ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ ایران کے قاصد سے داڑھی منڈا ہونے کی وجہ سے اظہار ناراضگی کیا تھا اور اپنا منہ موڑ لیا تھا۔ ہمیں سو بار سوچنا چاہیے کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان محشر میں ہمیں اپنی جماعت سے خارج کر دیا تو ہم شفاعت کی امید کس سے رکھیں گے؟

(۳) ناچ گانا اعلانیہ کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب اور اس پر عذاب کی وعیدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری معافی کا انتظار کر رہا ہے، وہ بڑا مہربان، درگزر اور معاف کرنے والا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صراطِ مستقیم اختیار کریں، اس کے دربار میں اپنا معافی نامہ داخل کریں۔ شرط یہ ہے:

(1) اعترافِ جرم

(2) اس پر شرمندگی وندامت

(3) آئندہ نہ کرنے کا عہد۔

پچھلے گناہوں پر توبہ اور ندامت، حقوق اللہ اور حقوق العباد جو تلف کئے گئے ہیں ان کے ازالے کی کوشش کریں۔

حق تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عبادت ترک معاصی ہے اور حدیث شریف سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت گزاری میں اول نمبر وہی آسکتا ہے جو گناہوں سے بچتا رہے۔ **دار المحارم تکن اعبد الناس.** (مشکوٰۃ)

ماں کی گود بچے کی ابتدائی درسگاہ

جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے

جب کوئی مستری کسی دیوار کی پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھ دیتا ہے تو وہ دیوار آسمانوں تک بھی اونچی چلی جائے اس کا ٹیڑھا پن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی ماں کی اپنی زندگی میں دینداری نہیں اور وہ بچے کی پرورش کر رہی ہے تو وہ بچے میں دین کی محبت کیسے پیدا کر پائے گی؟ اس لئے اس پہلی اینٹ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے، ماؤں کی گود کو دینی گود بنانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی ماں

حضرت مولانا محمد الیاس کاندھوی ضلع مظفر نگر کے ایک مشہور خاندان کے چشم و چراغ تھے

کاندھوی خاندان دین کا گہواہ تھا حضرت مولانا محمد الیاس کو بچپن میں ماں نے اتنی اچھی تربیت دی کہ دل میں دین کی عظمت بیٹھ گئی اور بچہ بڑا ہو کر تبلیغی جماعت کا بانی بنا جس کی وجہ سے آج پوری دنیا میں تبلیغ کی محنت ہو رہی ہے۔

ایک کامیاب عقیدے کے پیچھے ماں کی حیثیت میں عورت کا کردار نظر آئے گا۔

(۱) حضرت سید احمد شہید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ماں

(۲) افغان حکمران احمد شاہ ابدالی رحمۃ اللہ علیہ کی ماں

(۳) مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ کی ماں

(۴) مولانا محمد شوکت علی رحمۃ اللہ علیہ کی ماں

کفار سے مشابہت

یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کفار کی مشابہت سے روکنے کے لئے بہت سارے اسباب ہیں اور ارباب عقل و دانش اور خوش فطرت لوگوں کو ان میں سے اکثر کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ کفار کے تمام اعمال کی بنیاد گمراہی اور فساد پر ہے۔ کفار کے اعمال کے متعلق یہ ایک طے شدہ اصول ہے کہ ان کے اعمال آپ کو پسند آئیں یا آپ انہیں ناپسند کریں۔ وہ اعمال بظاہر فتنہ انگیز ہوں یا فساد ان کے باطن میں چھپا ہوا ہو۔ ان کے اعمال کی بنیاد بہر حال گمراہی، انحراف اور فساد پر ہی ہے۔ ان کے عقائد ہوں یا عادات وعبادات، عام طور اطوار ہوں یا جشن وتہوار۔ یہ سب کے سب خیر و بھلائی سے یکسر خالی ہیں۔ فرض کریں ان میں کوئی اچھی بات ہو بھی تو ان کے لئے سود مند نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اس پر اجر وثواب نہ پا سکیں گے۔ جیسا کہ فرمان ربانی ہے:

ترجمہ: اور ہم انکے اعمال کی طرف متوجہ ہونگے جو انہوں نے کیئے پس ہم انہیں اڑتی ہوئی خاک کی مانند بنا دیں گے۔

(الفرقان ۲۵/۲۳)

کفار سے مشابہت: یہ چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لے جاتی ہے جس کے متعلق شدید وعید آئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کی راہ چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے درآں حالانکہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی

ہے۔تو ہم اس کو اس طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے
جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔(النساء ۱۱۵)

مشابہت اختیار کرنے والا اور جس کی مشابہت اختیار کی جا رہی ہے، دونوں کے مابین اسی مشابہت کی بنا پر ایک ظاہری مناسبت اور ارادت مندی پیدا ہو جاتی ہے پھر اس سے قلبی میلان اور موافقت کے ساتھ ساتھ قول و عمل کی ہم آہنگی بھی جنم لیتی ہے جبکہ یہ بات ایمان کے منافی ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتی۔ اکثر اوقات یہی مشابہت کفار سے دل بستگی کا سامان پیدا کر کے دل میں ان کے لئے پسندیدگی کا جذبہ ابھارتی ہے اور یوں ان کا مذہب، عادات واطوار، ان کی باطل پرستی اور شر انگیزی حتیٰ کہ ان کی ہر بری بات بھی بھلی لگنے لگتی ہے۔

اللہ کے دین کو بدلنے پر آبِ کوثر سے دور رکھے جائیں گے یا ہٹا دئے جائیں گے

صحیح بخاری کے حاشیہ میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ:

وہ تمام لوگ جو دین سے پھر گئے یا انہوں نے دین میں ایسی بات ایجاد کی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ تھی اور جس کی اجازت نہیں تھی، یہ لوگ حوضِ کوثر سے ہٹا دیئے جائیں گے اور اس سے دور رکھے جائیں گے، ان میں سرفہرست وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی جماعت کے خلاف رہے، جیسے خارجیوں، رافضیوں اور معتزلیوں کے تمام فرقے کیونکہ یہ سب لوگ دین کو بدلنے والے ہیں۔ اسی طرح وہ ظالم و مسرف جو جور و ستم کے مرتکب تھے، حق کو مٹاتے اور اہل حق کو قتل کرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ نیز جو لوگ کبیرہ گناہوں کا اعلانیہ ارتکاب کرتے اور گناہوں کو ہلکی چیز سمجھتے تھے، یہ لوگ بھی حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے: روزِ محشر عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گزر جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔

تمام کتب اس پر متفق ہیں کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد کسی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ کی رحلت کے 6 ماہ بعد ہی 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو 29 سال کی عمر میں عازمِ فردوس بریں ہوئیں۔ وفات سے پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وصیت فرمائی: میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردہ کا پورا لحاظ رکھنا اور سوائے اپنے اور میرے شوہر رضی اللہ عنہ کے اور کسی سے میرے غسل میں مدد نہ لینا۔ تدفین کے وقت زیادہ ہجوم نہ ہونے دینا۔ جنازہ میں بہت کم لوگوں کو شرکت کا موقع ملا کیونکہ سیدہ رضی اللہ عنہا کی وفات رات کے وقت ہوئی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے وصیت کے مطابق عمل کیا۔ رات ہی کو دفن کیا۔ نماز جنازہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چھ اولادیں ہوئیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حوت محسیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے بچپن میں انتقال کیا۔

حضور ﷺ کی نسل سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہی سے باقی ہے۔

عبایا

عبایا قطعی طور پر پردے کے احکامات کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا

عبایا جو کہ فیشن ایبل لباس ہے اور مختلف انداز میں زیب و زینت کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اس میں جسم کے مختلف حصوں کی نمائش بھی ہو رہی ہے۔ دیکھا گیا ہے اس میں سینے کے ابھار بھی واضح ہو رہے ہیں، اس میں سر کے بال پیچھے کی طرف عبایا سے باہر نکالے ہوئے ہیں، اس میں شکل بالکل کھلی ہوئی ہے جو کہ نامحرم کی توجہ کا مرکز ہے۔ یہ عورت راستہ میں اسکوٹر اور گاڑی میں سفر کے دوران بھی اپنی شکل کو نہیں چھپا رہی ہے، اس عبایا میں سے عورت اپنے پسند کے لوگوں سے گفتگو بھی کر رہی ہے اور ان کو دیکھ بھی رہی ہے، وہ اس کو دیکھ رہے ہیں۔

خاصی بے حیائی کی بات یہ بھی عرض کر رہا ہوں کہ یہ عورتیں عبایا کے اندر بے حیائی کا عریاں، نیم عریاں لباس، چست لباس، چست پاجامے، بڑے گلے کی قمیص، چھوٹی آستین کی قمیص، مونڈھے سے کچھ نیچے اور کلائی سے کچھ اوپر جس میں پورا ہاتھ ننگا نظر آتا ہے، پہنے ہوئے ہوتی ہیں جس میں جسم کے مختلف حصے نمایاں ہو رہے ہوتے ہیں، یہ عورتیں مختلف قسم کی تقریبات، دوسرے کے گھروں کی محفلوں اور اپنے رشتہ داروں، جاننے والوں کے گھروں میں جا کر اس عبایا کو اتار دیتی ہیں، اس کے بعد بے حیائی کا عریاں، نیم عریاں، چست لباس کی نمائش نامحرم کے سامنے کرتی ہیں، اس لباس میں نامحرم مرد یا نامحرم رشتہ دار کی شہوت کی آگ بھڑکتی ہے۔ عورت بھی خوش ہے کیونکہ اس نے بے حیائی کا لباس پہنا اسی لئے ہے کہ لوگ اس کو شہوت کی نگاہ سے دیکھیں اور آئندہ ملاقات کے دونوں منتظر رہیں۔

سر کے بال بھی بغیر دوپٹے کے کھلے ہوتے ہیں، نامحرم لوگوں سے آزادانہ میل جول ہوتا ہے، نامحرم سے بے تکلف گفتگو کی جاتی ہے، ان کی طرف ہنس کر دیکھا جاتا ہے، ان کے برابر میں بیٹھنا مصافحہ کرنا ہاتھ چھونا اور پکڑنا کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔

یہ موڈرن، آزاد خیال، روشن خیال، سیکولر نظام کے حامی بے حیائی کے راستوں کو روزمرہ کے معمولات میں عام کر رہے ہیں کہ لوگ اس کے عادی ہو جائیں اور اعتراض نہ کریں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کھلے عام خلاف ورزی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جا رہا ہے، روندا جا رہا ہے، جھٹلایا جا رہا ہے، مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

عبایا قطعی طور پر پردے کے احکامات کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا اور اس کا استعمال جیسا کہ میں نے تفصیل اوپر عرض کی ہے، پردے کی دھجیاں بکھیرتا ہے۔ ان کو شائد یہ نہیں معلوم کہ دنیا والوں کی پکڑ سے تو یہ بچ سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے یہ لوگ بالکل نہیں بچ سکتے۔

اسلام اور پردہ

آج کل بے پردگی اور بے حیائی عام ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق پردہ نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ اپنی مرضی کا دین اپنایا جا رہا ہے اور پردہ کے اپنی مرضی کے بے شمار طریقے ایجاد کئے جا رہے ہیں جو کہ جدید فیشن کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق جسم کو نہیں چھپایا جا رہا بلکہ نامحرم مرد کے سامنے جسم کے مختلف حصوں کی نمائش کی جا رہی ہے۔ بے پردگی کے ساتھ عورتوں کا اپنے آپ کو خاص طور پر نمایاں یا ہائی لائٹ کرنا معاشرے کے لئے تباہ کن ہے اور مالکِ کائنات کے غصے اور ناراضگی کا سبب ہے۔

صحیح پردہ کرنے کے مختلف طریقے ہیں جن میں جسم کو سر سے لیکر پیر تک چھپایا جائے، شکل، ہاتھ، پیر تک سب کا پردہ ہے، صرف آنکھ کھلی رہے، آواز اور لباس کا بھی پردہ ہے، ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پردہ کا لباس تیار کیا جائے جس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) برقع بالکل ڈھیلا ڈھالا، موٹے سادے کپڑے، بغیر نقش ونگار کے کپڑے کا ہو۔ شکل، ہاتھ پیر اور جسم کے تمام مخفی حصے چھپ جائیں۔ اسکے علاوہ جتنے بھی پردے کے فیشن ایبل طریقے ایجاد ہوئے ہیں جو پردے کی اور جسم چھپانے کی ضرورت پوری نہیں کرتے، وہ ناجائز ہیں۔

(2) پردہ چادر سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ بڑی چادر سر سے لیکر پیر تک ہونی چاہیے جس میں شکل، ہاتھ، پیر اور پورا بدن، پیر تک چھپ جائے۔ چادر اتنی ڈھیلی ہو کہ جسم کا کوئی حصہ بھی نمایاں نہ ہو، جسم کی ہیئت اور ابھار نظر نہ آئے اور لباس کا بھی پردہ ہے کیونکہ مختلف قسم کے فیشن ایبل لباس ہی مردوں کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

(3) ڈھیلا جبہ یا گاؤن۔ گردن کے نیچے یا پیچھے، مونڈھوں سے لیکر پیروں تک اتنا ڈھیلا ہو کہ جسم کی ہیئت، ابھار نظر نہ آئے اور جسم کا کوئی حصہ بھی نمایاں نہ ہو، آستین ہاتھ کے گٹوں تک ڈھیلی ہو اور دونوں ہاتھ دستانوں سے یا گاؤن کے اوپر والے حصے سے ڈھک جائیں جو کہ بڑا ڈھیلا ہونا چاہیے۔ اس اوپر والے گاؤن کی بناوٹ ایسی ہو کہ پورا سر پیشانی اور شکل مکمل طور پر چھپی ہو اور یہ سینے کے نیچے اور ہاتھوں تک لمبا ہو تو بہت بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے مطابق ہے۔

(4) یہ ایک ہی جبہ سر سے لیکر پیر تک ڈھیلا آرام دہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں سر، شکل ہاتھ وسینہ وغیرہ سب محفوظ طریقے سے چھپ جاتے ہیں اور صرف جالی لگا دی جاتی ہے تاکہ راستہ نظر آئے۔ اس میں عورت کے جسم کے حصے اور لباس مکمل طور پر چھپ جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے عین مطابق ہے۔

اس کے علاوہ پردہ کے مختلف طریقے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر اپنی مرضی کے مطابق ایجاد ہو چکے ہیں جن کی تفصیل نیچے تحریر کی جا رہی ہے۔

(1) عبایا سینے سے لیکر پیروں تک چست ہوتا ہے جو کہ ایک فیشن ایبل لباس ہے۔ اس میں چہرہ کا پردہ نہیں ہے۔

(2) چھوٹے اسکارف یا دوپٹہ سے صرف منہ کو ڈھک لیا گیا ہے باقی تمام جسم کے لباس کا بالکل پردہ نہیں ہے۔ اس کی نمائش ہو رہی ہے۔

(3) سر، کان کے پیچھے جرسی کی چادر سے سر کو ڈھک کر کان کے پیچھے سے پوری شکل کھول دی گئی ہے اور سینے سے لیکر گھٹنوں تک چادر یا ایک بالشت گھٹنوں سے اُوپر تک چادر ڈھک دی گئی ہے۔ گھٹنوں یا اس سے اوپر سے لیکر پیر تک لباس کا پردہ نہیں ہے، یہ اللہ کی قائم کردہ حدود کے خلاف ہے۔

(4) جرسی کی چادر سے سر کو ڈھک کر کان کے آگے سے پوری شکل کھول دی گئی ہے اور سینے سے لیکر گھٹنوں تک چادر ڈھک دی گئی ہے، گھٹنوں سے لیکر پیروں تک لباس کا

پردہ نہیں ہے۔

(5) شلوار اور قمیص کے لباس کے اوپر سر کو دوپٹہ سے ڈھک دیا گیا ہے، دوپٹہ گردن سے لیکر گھٹنوں سے اور اوپر تک اوڑھا گیا ہے جو کہ گھٹنوں سے ایک یا آدھ بالشت اوپر ہے جس کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں کی نمائش ہو رہی ہے۔ شکل کا پردہ ہی نہیں ہے۔ یہ پردہ کے احکام کی ضرورت کو پورا نہیں کرتا۔ عورتیں بھڑکیلے رنگوں میں چست فراک یا گاؤن سینے سے لیکر ناف تک آستینیں، چست پیروں تک ڈھیلی زیب تن کر رہی ہیں جس میں عورت اپنے آپ کو نمایاں اور ہائی لائٹ کر رہی ہے اور جرسی کے کپڑے کی چادر سے سر کو ڈھک کر کان کے پیچھے سے شکل کو مکمل طور پر نمایاں اور چادر گھٹنوں سے ایک بالشت اوپر اوڑھ کر پردہ کا مذاق اڑا رہی ہیں۔ یہ قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کی حدود کی خلاف ورزی ہے۔ دین میں تبدیلی اور دھاندلی ہے اور اپنی مرضی کا پردہ ہے اور اپنی مرضی سے دین کو تبدیل کر رہے ہیں، گناہوں کو کم کرنے کے بجائے گناہوں کی طرف پیش قدمی کرنا ہے، گناہوں کی طرف مائل ہونا ہے۔ پردہ کے نئے نئے انداز اپنانا اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مٹانا ہے۔ تبدیل کرنے، دھاندلی کرنے والے، اعلانیہ گناہ کرنے والے اور گناہوں کو ہلکا سمجھنے والے حوض کوثر سے ہٹا دیئے جائیں گے اور دور رکھے جائیں گے، حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔ گناہوں پر جسارت کرنے والے اور ڈٹے رہنے والے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کی معافی نہیں ہے۔ باقی پوری اُمت کو معاف کیا جا سکتا ہے۔

مرد حضرات اپنے بچوں خاص طور پر لڑکیوں کو مونڈھے تک بغیر آستین کی قمیص فراک ٹانگوں تک کھلی ہوئی اور جسم سے چپکے ہوئے چھوٹے لباس پہنا رہے ہیں۔ اسی قسم کے دوسرے فیشن ایبل لباس بھی پہنا رہے ہیں۔ اس نسل کا مستقبل تاریک ہے۔ مرد و عورت کا ناف سے لیکر گھٹنوں تک ستر کا پردہ لباس کے ہوتے ہوئے بھی فرض ہے۔

آج کل مرد حضرات پاجامہ کے ساتھ جرسی کہنیوں تک اور کچھ ناف کے نیچے تک پہن رہے ہیں جس میں ستر کا پردہ نہیں ہو رہا ہے۔ خواتین بھی چاک کٹی ہوئی قمیص اور

چست پاجامہ پہن رہی ہیں جس میں ان کے بھی ستر کا پردہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

چھوٹے پروجیکٹ کے اپارٹمنٹ جس کی تعداد بارہ تک ہے، ان کی زینے کی چوکی چھوٹی ہے، دروازے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، ایک فلور پر صرف دو ہیں، اوپر سے بند ہیں۔ بڑے پروجیکٹ کے فلیٹ ایک فلور پر ایک ہی لائن میں دس بارہ ہیں، ان کا بھی زینہ، راستہ اور ٹیرس مشترک ہے جن میں مرد و عورت کا آزادانہ میل جول اور بچوں کا ایک دوسرے کے گھروں میں گھسنا بہت خطرناک ہے۔ ان کے بڑے تو پہلے ہی آزادانہ میل جول کے عادی ہیں لیکن انکی نئی نسل بھی جلد بڑے ہونے سے پہلے بے راہ روی اور آزادانہ میل جول کی عادی ہو جائے گی اور بڑے ہونے کے بعد بھی ان ہی اپارٹمنٹ میں بغیر جھجھک کے جب چاہے داخل ہو جائیں گے جو کہ معاشرے کے لئے تباہ کن ہیں۔

مالک کائنات کے دربار میں ان کی اولاد کی پرورش کے بارے میں باز پرس ہوگی کیونکہ انہوں نے آئندہ معاشرہ کو تباہ و برباد کیا ہے۔ ان کے نامہ اعمال میں گناہ جاریہ قیامت تک لکھا جاتا رہے گا اور ان کی سزا ان کو ملتی رہے گی۔

بڑی جگہوں پر لگژری اپارٹمنٹ جن میں زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ آباد ہوتے ہیں جو کہ دس بارہ منزلہ تک بھی ہیں لیکن ان میں بظاہر ماحول پرسکون اور آزادانہ میل جول اور ایک دوسرے کے دروازوں پر کھڑا ہونا بالکل نہیں پایا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی یہ بھی نہیں گزار رہے۔

مختلف قسم کے رہن سہن کے لوگ مختلف علاقوں سے آکر فلیٹ اور اپارٹمنٹ میں آکر آباد ہو جاتے ہیں جن کا پچھلا ریکارڈ کسی کو نہیں معلوم ہوتا اور یہ نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کرتے ہیں ان کا رہن سہن درست نہیں ہوتا اس سے بھی فلیٹ کا ماحول کافی حد تک متاثر ہوتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ میری اولاد کے

نیک اور صالح ہونیکی دعا کریں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ تو تم کو اس وقت سوچنا چاہیے تھا جب تم نے اپنی شادی کے لیئے بیوی کا انتخاب کیا تھا۔

ایک طبقہ اپنی مرضی کے مطابق دین کے احکامات کو تبدیل کر رہا ہے، مٹا رہا ہے، اس سے بھی آگے دھاندلی کر رہے ہیں کہ ہم اپنی جگہ پر درست ہیں اور بہت شریف ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے احکامات اپنی جگہ اٹل ہیں، ان میں چوں و چرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں پر نبی پاک صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کے ارشاد کے مطابق نابینا اور بوڑھے سے بھی مکمل پردہ ہے، گناہوں کو معمولی بات اور ہلکا سمجھتے سمجھتے شیطان نے ان کے قلوب پر قبضہ کر لیا ہے، یہ دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں اور اس زندگی پر راضی ہو گئے ہیں۔

ایک طبقہ اور بھی ہے جو دین کا انکاری ہے اور اللہ کے احکامات کو سننے کو بھی تیار نہیں ہے، بالکل ماڈرن ہے، انکا سوشل بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ یہ تو نبی پاک صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کی زندگی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی سے مطابقت ہے، ان کا بھی کفار مکہ نے سوشل بائیکاٹ کیا، اذیتیں دیں اور اس سے بھی زیادہ نبی پاک صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کو پتھر مارے اور لہولہان کیا لیکن پھر بھی آپ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم نے اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر ان لوگوں کے ہلاک کرنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ آپ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم رحمت اللعالمین ہیں۔

ماڈرن لوگوں نے دین کو پامال کیا، آپ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم خاموش رہے، آپ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم نے دین کی محنت نہیں چھوڑی اور اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے رہے اور کہا کہ اگر ''میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دیا جائے تب بھی خدا کی قسم! میں اس دین اسلام کے کام کو نہیں چھوڑوں گا''۔ اور اللہ کا پیغام جو اللہ نے میرے ذمہ دیا ہے اس کو پھیلاتا رہوں گا۔

ویسے تو عام لوگ، انسان سب برابر ہیں کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں ہے لیکن لڑکے اور لڑکی دونوں کی شادی کے انتخاب کے لئے اچھے لوگوں کو ترجیح دی جائے۔ دین دار اور

پرہیزگار ہوں تو بہت بہتر ہے۔ غیر مہذب اور بدکردار لوگوں کو خاندان میں داخل نہ کیا جائے جس کی وجہ سے خاندان کی یک جہتی برقرار رکھنے اور اس کو درست سمت پر چلانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس میں رنگ برنگے لوگ شامل ہو جاتے ہیں اور خاندان انارکی اور بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ آج کل طلاق اور خلع لینے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ خاص طور پر لڑکی کی دوبارہ شادی کی صورت میں لوگ اپنی عزت بچانے کے لئے بغیر سوچے سمجھے غلط اور بے خاندانی لوگ داخل کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے خاندانی معاشرتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

شریف آدمی کو اپنے خاندان کو برائی سے بچانے کے لئے علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے جو کہ اس کی مجبوری ہوتی ہے۔ لوگ اسے قطع تعلق اور رشتہ داری توڑنے کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ ایک مچھلی پورے تالاب کو گندہ کرتی ہے اور ایک حمام میں سارے ننگے ہو جاتے ہیں۔ اس کی عکاسی شادی ہال میں ہوتی ہے جہاں ہر قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں، جہاں بے پردگی اور بے حیائی، نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ میل جول، عیاشی کے گانے کھلے عام ہوتے ہیں۔ اب تو یہاں تک ہو گیا ہے کہ ایک ہی جگہ پر مرد و عورت کو آمنے سامنے کھانا کھلایا جا رہا ہے۔ مرد و عورت کا ہاتھ اور چمچے ایک ساتھ ڈونگوں میں چل رہے ہیں اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ رش میں کہیں مرد عورتوں سے ٹکرا رہے ہیں۔ یہ بے حیائی کی انتہاء ہے۔

یہ لوگ اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں، ان کو اپنے بڑوں کی عزت کا کوئی خیال نہیں ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ اچھی صحبت، اچھا ماحول اور اچھی تربیت بھی ضروری ہوتی ہے ورنہ تعلیم کتابیں گدھے پر لادنے جیسا ہے اور ایسا انسان معاشرہ میں بگاڑ کا سبب ہے۔

جاہل شخص کو اچھی تربیت، اچھی صحبت اور اچھا ماحول فراہم کیا جائے تو وہ شخص ایک کامیاب انسان ہو سکتا ہے اور اس تعلیم یافتہ شخص سے بہت بہتر ہے جس کی تربیت نہیں کی گئی ہے۔

فلیٹ میں کھانے پینے کی چیزیں بانٹنے سے بے پردگی ہوتی ہے

آج کل فلیٹ، اپارٹمنٹ اور بنگلوں، کوارٹرز میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اور مرد عیدالفطر / عیدالاضحیٰ، محرم اور ربیع الاول یا دوسرے مواقع پر کھانے پینے کی چیزیں، پلیٹوں اور گلاسوں، کٹوروں میں رکھ کر لوگوں کے گھروں پر بانٹتے پھر رہے ہیں۔

(1) پہلی شکل: اگر بانٹنے والی عورت ہے اور مرد لینے والا ہے تو اس میں بے پردہ نامحرم عورت اور مرد کا آمنا سامنا اور تعارف ہوتا ہے اور وہ پلیٹ اور گلاس نامحرم عورت، نامحرم مرد کے ہاتھ میں دیتی ہے اور پھر دوبارہ پلیٹ خالی کر کے نامحرم مرد نامحرم عورت کے ہاتھ میں دیتا ہے جس میں بے پردگی اور ایک دوسرے کے ہاتھ یا انگلیاں آپس میں ٹکرانے اور باہم مخاطب ہونے کا اندیشہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی خلاف ورزی ہے۔

(2) دوسری شکل: اگر مرد بانٹنے والا ہو اور عورت اندر سے دروازہ کھول کر چیز لینے والی ہے تو عورت دروازہ نہ کھولے اور نہ ہی دونوں مرد و عورت پلیٹوں اور گلاسوں کا تبادلہ کریں، ضرورت پڑنے پر عورت مرد کے سوال کا جواب دے کیونکہ عورت اگر بے پردہ بھی ہے تو نامحرم مرد کے لئے دروازہ نہیں کھول سکتی کیونکہ یہاں پر عورت کا دروازہ کھولنا ہی اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ پہلی شکل میں مرد دروازہ کھول سکتا ہے، اس کو اجازت ہے۔ اگر پڑوسی رشتہ دار کے حقوق کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے یعنی بے پردگی، آزادانہ میل جول اور بے تکلف گفتگو ہو رہی ہے تو ایسا کرنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اگر کوئی

شخص اپنی بیوی کو پڑوسی رشتہ دار کے ساتھ آزادانہ میل جول اور بے پردگی سے منع نہیں کر رہا ہے اور ایسی تقریبات میں بھی لے جا رہا ہے جہاں عورت اور مرد کی ایک جگہ بے پردہ تقریبات ہو رہی ہیں تو ایسا شخص دیوث ہے۔ ایسے شخص کا جنت میں داخلہ ممنوع ہے اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا کیونکہ اس کو اسکی بیوی کو برائی سے روکنے اور سیدھے راستے پہ چلانے پر معمور کیا گیا تھا۔

ایک بے پردہ عورت کی وجہ سے پانچ شخص جہنم میں جائیں گے:

جنہوں نے اس کو بے پردگی، بے حیائی اور آزادانہ میل جول سے منع نہیں کیا تھا۔

(۱) اس کا باپ (۲) اس کا بھائی (۳) اس کا بڑا بیٹا

(۴) اس کا شوہر (۵) اس کا سسر

اس کے علاوہ خاص بات یہ ہے کہ محرم کے ہوتے ہوئے عورت گھر کا دروازہ نہ کھولے۔ دروازہ کھولنے کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ اگر مرد گھر پر نہیں ہے تو عورت دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھے کہ کون ہے؟ اگر نامحرم مرد ہے تو اس کے لئے دروازہ نہ کھولے۔ اور کرخت لہجے میں جواب دے تاکہ نامحرم مرد کے دل میں اس کے لئے جگہ پیدا نہ ہو اور وہ اس میں دلچسپی نہ لے۔

اگر کسی عورت کو بے پردگی یا آزادانہ میل جول سے اس کا شوہر یا گھر کا کوئی ذمہ دار سربراہ روکتا ہے تو وہ فوری خلع کا مطالبہ اور گھر کو تباہ کرنے کی دھمکی دیتی ہے یا گھر چھوڑ کر اپنے ماں باپ کے یہاں چلی جاتی ہے اور الگ رہنے کے لئے گھر کا مطالبہ کرتی ہے جہاں وہ اپنی مرضی کے مطابق کھلے بندوں جس طرح چاہے زندگی گزارے، یہ آج کل معاشرے میں کھلے عام ہو رہا ہے۔

آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں

حدیث شریف میں آیا ہے:

العینان تزنیان وزنا ھما النظر [مسند احمد ۲/۳۴۳]

دونوں آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور آنکھوں کا زنا غیر محرم عورت و مرد کو دیکھنا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل بصیرت اپنی فراست سے ان آثار یعنی زنا کے آثار کو ناظر کی آنکھوں کے درمیان سے دیکھ لیتے ہیں جب کہ دوسروں کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے راستہ میں بلا قصد و ارادہ ایک عورت کو دیکھ لیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ میرے پاس داخل ہوتے ہو اور زنا کے آثار تمہاری آنکھوں سے ٹپکتے ہیں۔ میں نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ! کیا رسول ﷺ کے بعد بھی وحی آتی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں! لیکن یہ نور بصیرت و فراست ہے۔

بندہ عرض کرتا ہے:

وھو رضی اللہ عنہ بریء من ھذہ الفریۃ کبراء ۃ الشمس من اللمس و کبراء ۃ الذئب من دم یوسف علیہ السلام.

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس طرح کے بہتان سے اسی طرح بری ہیں جس طرح سورج چھوئے جانے سے بری ہے اور جس طرح بھیڑیا حضرت یوسف علیہ السلام کے خون سے بری تھا کیونکہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے راستہ میں بلا قصد و ارادہ ایک اجنبی عورت کو دیکھا اور رسول ﷺ کے صحابی جھوٹ نہیں بول سکتے اور پھر ان کو اس طرح کا واقعہ بیان کرنے کا کیا فائدہ جس سے ان کا عیب ظاہر ہوتا ہو؟

شیطان کی چالاکیاں

شیطان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: میں شیطان ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بڑے ڈورے ڈالتا پھرتا ہے، تیرے تجربے میں کون سی بات آئی ہے؟ وہ کہنے لگا: آپ نے بڑی عجیب بات پوچھی ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اپنی ساری زندگی کا تجربہ بتادوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر کیا ہے بتادے؟ وہ کہنے لگا، تین باتیں میرے تجربے کا نچوڑ ہیں:

(1) پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ صدقہ کرنے کی نیت کرلیں تو فوراً صدقہ دے دینا کیونکہ میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ نیت کرنے کے بعد بندے کو بھلا دوں تو پھر اسے یاد ہی نہیں ہوتا کہ اس نے صدقہ کی نیت کی تھی یا نہیں۔

(2) دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ اللہ سے کوئی وعدہ کریں تو اسے فوراً پورا کردینا کیونکہ میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ میں اس وعدہ کو توڑ دوں۔

(3) تیسری بات یہ ہے کہ کسی غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا کیونکہ میں مرد کی کشش عورت کے دل میں پیدا کردیتا ہوں اور عورت کی کشش مرد کے دل میں پیدا کردیتا ہوں۔ میں یہ کام اپنے چیلوں سے نہیں لیتا بلکہ بذاتِ خود یہ کام کرتا ہوں (تلبیس ابلیس)

نظروں کی حفاظت

سوال: اسلام میں نظروں کی حفاظت کے متعلق کیا حکم ہے اور اس سے دینی اور دنیاوی کیا فائدے ہیں؟

جواب: نظروں کی حفاظت لازم ہے۔ جو لوگ اسکا اہتمام کرتے ہیں وہ عبادات اور ایمان کی لذت سے سرفراز ہوتے ہیں اور جو لوگ اس سے محروم رہتے ہیں، آخرت کے عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی پریشان رہتے ہیں۔

(سعید احمد جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ، دارالافتاء نیوٹاؤن)

ولادت نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نبی پاک صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم کی جب ولادت مبارک ہوئی تو یہ دنیا اور کل کائنات نور سے روشن ہوگئی۔ اس وقت آتش کدہ فارس اچانک بجھ گیا اور خانہ کعبہ میں پڑے ہوئے بت لرزنے لگے۔

سرخ آندھی، زلزلے اور پتھروں کے برسنے کے پندرہ اسباب

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت پندرہ (۱۵) بری باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی۔ عرض کیا: یارسول اللہ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم وہ کیا ہیں؟۔ آپ صَلی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلم نے ارشاد فرمایا:

(1) جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا۔
(2) امانت کے مال کو مالِ غنیمت تصور کیا جائے گا۔
(3) زکوٰۃ کو ٹیکس/جرمانہ سمجھا جائے گا۔
(4) مرد اپنی بیوی کا فرمانبردار ہوجائے گا۔
(5) اپنی ماں کا نافرمان ہوجائے گا۔
(6) دوستوں سے بھلائی کرے گا۔
(7) باپ سے برا سلوک کرے گا۔
(8) مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔
(9) ذلیل قسم کے لوگ حکمراں بن جائیں گے۔
(10) انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی۔

(11) شراب پی جائے گی۔
(12) مرد ریشم پہنیں گے۔
(13) گانے والیاں رکھی جائیں گی۔
(14) باجے اور دیگر آلاتِ موسیقی بجائے جائینگے۔
(15) بعد میں آنے والے اپنے اسلاف پر لعن طعن کریں گے۔

پس ایسے حالات میں لوگوں کو چاہئے کہ وہ سرخ آندھی، زمین میں دھنس جانے اور صورتوں کے مسخ ہونے کا انتظار کریں۔ دوسری روایت میں مزید یہ بھی ہے کہ زلزلے، پتھروں کے برسنے کا انتظار کریں۔

(سنن ترمذی معہ روایت ثانی ج ۲ ص ۴۴، حدیث ۲۱۳۶ اور ۲۱۳۷)

دولت کا مزہ چکھو

ایک دن آئے گا کہ اس سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی جو ان لوگوں نے جمع کر کے رکھا تھا اور اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں کو اور ان کی کروٹوں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہی ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لئے جمع کرتے رہتے تھے۔ تو اب مزا چکھو اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا۔

سورۂ توبہ (۹) ترجمہ آیت (۳۵)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں پانچ کے مقابل ہیں تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے عرض کیا کہ پانچ چیزوں کے پانچ کے مقابل ہونے سے کیا مراد ہے؟۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۱) جو قوم کبھی بھی عہد توڑے گی اللہ تعالیٰ ان پر دشمن مسلط کر دے گا۔

(۲) جو کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلوں کو چھوڑ کر حکم کرے گی اللہ تعالیٰ ان میں فقر و تنگ دستی کو عام کر دیں گے۔

(۳) جس قوم میں زنا اور بدکاری ظاہر ہوگی اللہ تعالیٰ ان میں موت کو وبا کے ذریعہ عام کر دیں گے۔

(۴) اور جس قوم میں ناپ تول میں کمی پھیلے گی اللہ تعالیٰ ان کی پیداوار میں کمی کر دیں گے اور قحط مسلط کر دیں گے۔

(۵) جو قوم فرض زکوٰۃ سے منع کرے گی یعنی نہیں ادا کرے گی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ان پر بارش برسانا روک دیں گے۔

ٹی وی اور الیکٹرانک آلات کی وجہ سے معاشرے میں گناہوں کا سیلاب امڈ آیا ہے

،افسوس کہ چھوٹے چھوٹے بچے گلی کوچوں میں ناچتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آج مسلمانوں نے اپنے ہی گھروں کو میوزک سینٹر بنایا ہوا ہے۔ جب اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غفلت کے ساتھ ہنسنا بھی پسند نہیں تو ناچ گانوں کی دھوم کس قدر ناپسند ہوگی۔ آج کل ہم اپنے معمولات زندگی سے فارغ ہوتے ہی لغویات میں مبتلا ہو کر گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں اور نہ گناہوں سے بچتے ہیں اور نہ اللہ عزوجل کی عبادت کا حق ادا کرتے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ جواز اللہ عزوجل کے عذاب کو نہیں روک سکتے۔ ہمیں اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں بھی دھنسنے، صورت مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آلات موسیقی کا رواج عام ہو جائے گا۔

لہٰذا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق گزاریں۔

شراب کا استعمال حرام ہے

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت پانسے سب گندی باتیں شیطان کے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم کو فلاح ہو شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے۔ (سورۃ المائدہ آیات ۹۱،۹۰)

بیشک اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے شراب نوشی سے اور اس سے خبردار فرمایا ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان بچاؤ اور احتراز کرو شراب نوشی سے کیونکہ شراب تمام خبائث کی جڑ ہے اور جس نے احتراز نہیں کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور بوجہ معصیت کے وہ مستحق عذاب ہوگا۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرے تو اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور اس کے لئے رسوائی کا عذاب ہوگا۔

(سورۃ النساء آیت ۱۴)

شراب بالکل حرام ہے، اس کا خواہ ایک قطرہ ہی کیوں نہ پیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے مکمل پابندی عائد فرمائی ہے۔ بیماری کی حالت میں شراب کا استعمال بھی حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ آج کل Bear، شراب الکوحل اور نان الکوحل کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ الکوحل جو کہ نشے والی شراب ہے اور نان الکوحل جو کہ بغیر نشے والی ہے لیکن چونکہ نام سے دونوں کی مشابہت ہے اس لئے نان الکوحل کا استعمال بھی بہتر نہیں ہے، اگر یہ بہتر ہے تو اس کا الگ نام رکھا جائے تا کہ لوگ شراب پینے والوں میں شامل نہ سمجھے جائیں۔

اور حدیث شریف میں جناب رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ بے شک جنت کی

خوشبو پانچ سو سال دور سے محسوس ہوتی ہے لیکن نہیں محسوس کریگا اس خوشبو کو ماں باپ کا نافرمان اور نہ ہی کسی سے نیکی جتانے والا اور نہ ہی شراب نوشی کرنے والا اور نہ ہی بت پوجنے والا عابد و زاہد۔

ملعونین خمر کا ذکر:

تذکرہ ان لوگوں کا جو بوجہ شراب نوشی کے ملعون ٹھہرے ہیں۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے لعنت کی ہے شراب پر یعنی اس کی ذات پر، اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی کشید کرنے والے پر اور کشید کرانے والے پر اور اس کے اٹھانے والے پر اور جسکے لئے وہ شراب اٹھا کے لے جائی جاتی ہے اس پر۔

مسلمانو! آج جو لوگ شراب کو حلال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ سمجھ لیں کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے پندرہ سو برس پہلے اس امر کی پیش گوئی فرمادی تھی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ عنقریب میری امت میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو زنا، ریشم اور شراب اور باجوں کو حلال سمجھے گی۔

بہت ڈرنے کا مقام ہے، حق تعالیٰ ہماری عقول کو شراب قہر کی مستی سے محفوظ فرمائیں، ہمیں صحیح فہم عطا فرمائیں۔

قبولیتِ توبہ

توبہ جس کا قبول کرنا اللہ رب العالمین کے ذمہ ہے وہ تو بس انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی بری حرکت کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں۔

ایسے توبہ کرنے والوں پر اللہ اپنی رحمت فرماتا ہے۔

اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم اور دانا ہے۔

سورۂ نساء۔ (۴)

ترجمہ آیت (۱۷)

توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے

توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو برابر گناہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کا موت کا وقت آجائے تو اس وقت وہ کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں۔

اس طرح توبہ ان لوگوں کے لئے بھی نہیں ہے جن کو کفر کی حالت میں موت آتی ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۂ نساء۔ (۴) ترجمہ آیت (۱۸)

ایک قبر کا راز، ایک لاش کا حال

اف یہ عذاب قبر!

وہ ایک لاش تھی مگر قابل رحم نہیں بلکہ عبرت ناک جس کی آنکھیں پھٹی پڑی تھیں پتھرائی آنکھوں میں خوف کا بسیرا تھا، دہشت کی چھاپ کی تکلیف اور درد کی انتہا تھی مگر ان تکلیفوں سے کہیں زیادہ بے بسی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا کہ گویا ان آنکھوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایسا کچھ دیکھا ہے جس کا تصور بھی انسان کو لرزا دے۔ لاش کی کوئی بھی ہڈی سلامت نہیں تھی، پسلیاں ایک دوسرے میں گھس گئی تھیں، لاش کے منہ اور ناک سے خون نکل کر جم گیا تھا، چہرے پر گہری چوٹوں کے نشان تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ کسی نے ایک بے جان جسم کو نہایت بے دردی سے توڑ کر رکھ دیا ہو۔

جسم کالا پڑ چکا تھا مجموعی طور پر لاش بدترین اذیت کا نمونہ تھی مگر اذیتوں کے یہ نشان کسی انسانی طاقت کی کہانی نہیں بلکہ عذاب قبر کے جیتے جاگتے ثبوت تھے، وہ عذاب قبر جس کے بارے میں ہم اور آپ قرآن وحدیث میں پڑھتے ہیں جس کا خوف ہمیں گناہوں سے دور رکھتا ہے، تو جس کا یقین ہمیں نماز اور عبادت گزاری کے قریب پہنچا دیتا ہے۔ جس لاش کی تصویر آپ دیکھ رہے ہیں اور جس کا حال مندرجہ بالا سطروں میں بیان کیا گیا ہے وہ عمان کے ۱۸ سالہ ایک خوبصورت نوجوان کی ہے۔ معمولی بیماری کے بعد اسپتال میں مرنے والے نوجوان کی لاش کی یہ عبرتناک حالت قبر میں تین گھنٹے گزارنے کے دوران ہوئی تھی جس کے والد نے ہسپتال کے علاج و دواؤں پر شک ہونے کے بعد بیٹے کے پوسٹ مارٹم کے لئے قبر سے لاش نکالنے کا فتویٰ حاصل کیا مگر جب تدفین کے تین گھنٹے بعد قبر کو کھولا گیا تو لاش کی حالت دیکھ کر ہر کسی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

لوگ کانپ اٹھے، کمزور دل لرز اگئے، قبر کھلی تو ڈاکٹر اور علاج میں کوتاہی کے بجائے مرنے والے کی بداعمالی اور بدکاری کے ثبوت اور سزا کے نشان مل گئے، صرف تین گھنٹے میں لاش کی ایسی حالت ہوئی تھی گویا لگ رہا تھا کہ کسی نے مردے پر قبر میں قیامت ڈھائی ہو۔

اس نوجوان کی لاش دیکھنا تو دور کی بات کسی کے لئے چھونے کے قابل بھی نہیں تھی ۔جسم کی کسی ہڈی کے سلامت نہ ہونے کے سبب لوگوں پر خوف طاری تھا۔ اپنے بیٹے کی ہیبت ناک اور خوفناک لاش دیکھ کر غموں کے پہاڑ کا بوجھ ڈھونے والے باپ نے دواؤں اور ڈاکٹروں کے طریقہ کار کے بجائے بیٹے کے اعمال کے بارے میں جو باتیں رشتے داروں اور دیگر لوگوں کو بتائیں اس سے ثابت ہوگیا کہ ۱۸ سالہ زندگی کے بعد قبر میں تین گھنٹوں کے دوران عذاب اور عتاب کا ایسا سبق ملا جو دیکھنے والوں کو گناہوں سے توبہ کرنے پر مجبور کر گیا، غموں سے نڈھال شخص نے اعتراف کیا کہ اس کا بیٹا آوارہ بدچلن، بداعمال اور بدکردار تھا، گناہوں اور بدکاری وعیاشی میں ڈوبا رہتا تھا، نافرمان بیٹے کا انجام اس باپ کے سامنے تھا جو دنیا کے لئے نشانِ عبرت بن گیا۔

عمان میں علمائے کرام نے لاش کی حالت دیکھ کر عذاب قبر کی تصدیق کی ہے۔ لڑکے کا کردار اس کے والد نے نہ چاہتے ہوئے بھی بیان کر دیا جبکہ نافرمان لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جب نافرمانی کرنیوالا قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں دوسری جانب کی پسلیوں میں گھس جاتی ہیں، اس پر کالے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کی ناک اور پاؤں سے کاٹنا شروع کر دیتے ہیں اس عذاب کے دوران دو فرشتوں ''منکر نکیر'' کی آمد ہوتی ہے جو اس سے دریافت کرتے ہیں کہ

بتا تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟

ہر سوال پر نافرمان شخص کہتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتا جس کے بعد فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ کے دشمن جا تیرا ٹھکانہ جہنم ہے لہٰذا اس کے لئے جہنم کے دروازے قبر میں کھول

دیئے جاتے ہیں۔ عمان کے نوجوان کی عبرتناک تصاویر آج کل انٹرنیٹ پر ای میل سے دنیا کے کونے کونے میں عبرت کا پیغام دے رہی ہیں، عذاب قبر کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

''قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن وہ یہ اعلان نہیں کرتی کہ اے آدم کے بیٹے تو مجھے بھول گیا۔ میں تنہائی کا گھر ہوں! میں وحشت کا گھر ہوں! میں تنگی کا گھر ہوں، کیڑوں کا گھر ہوں۔

جب مردے کو قبر میں دفن کرتے ہیں تو قبر سے آواز آتی ہے کہ اے شخص! تو کتنا غافل اور بے فکر تھا کہ تو میرے سینے کو ساری عمر بڑی بیدردی سے روندتا رہا حالانکہ تو جانتا تھا کہ تیری آخری منزل میں ہوں اور میرے اندر کیڑوں کی پناگاہیں ہیں، میں رنج وتکلیف کی جگہ ہوں، میں وہ ہیبت ناک جگہ اور مقام ہوں کہ جہاں صرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، میں ایسے نافرمان لوگوں کی لاش کے کفن پھاڑ دیتی ہوں، بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہوں، خون سارا چوس لیتی ہوں، گوشت کھا لیتی ہوں اور آدمی کے جوڑ جوڑ جدا کر دیتی ہوں۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں اگر اس نوجوان کی لاش کا جائزہ لیا جائے تو عذاب قبر کے بارے میں ہر لفظ حقیقت بن کر سامنے آیا ہے۔ عمان کے نوجوان کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس گئی تھیں تو جوڑ جوڑ کی ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں، کفن پھٹ چکا تھا، جسم پر چوٹوں کے سبب منہ سے خون آیا تھا۔ لاش کی تصاویر دیکھ کر راتوں کی نیند اڑ نا حیرت کی بات نہیں ہوگی کیونکہ لاش پر عذاب قبر کے جو نشانات تھے وہ رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد کی یاد دلاتے ہیں کہ عذاب قبر سے نجات کی دعا کثرت سے مانگو، عذاب قبر بہت سخت ہے۔

آج جو تصاویر دنیا کے سامنے ہیں وہ تو صرف عذاب قبر کی ایک جھلک ہے کیونکہ لاش تین گھنٹے بعد ہی قبر سے نکالی گئی تھی، اس نوجوان کی پھٹی ہوئی آنکھوں میں دہشت کی لہر ہے اس سے صاف لگ رہا ہے کہ اسے بہت کچھ آنکھیں کھول کر دیکھنا پڑا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب قبر میں منکر نکیر آتے ہیں تو ان کی آنکھیں بجلی کی

طرح چمکتی ہیں اور آواز بادل کی گرج کی طرح ہوتی ہے ان کے دانت گائے کے سینگوں کی طرح باہر کو نکلتے ہوتے ہیں، ان کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکلتی ہیں، مہربانی اور نرمی ان کے پاس سے بھی نہیں گزری لیکن سختی کا معاملہ مومنوں کے ساتھ نہیں کرتے پھر بھی ایسی ڈراؤنی شکل وصورت کی ہیبت بھی کیا کم ہے۔

اس نوجوان کی لاش کی آنکھیں بھی ایسے ہی مناظر وعذاب قبر کی کہانی بیان کرتی ہیں جو عبرت کا مقام ہے۔

بے حیائی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی

منفی معاشرتی ردعمل ایک خطرناک صورتحال

اس آگ کی چنگاری کو اگر نہ بجھایا جائے تو وہ پھیل کر پوری دنیا کو آگ کی لپیٹ میں لے کر بھیانک صورتحال اختیار کر لے گی اور اس سے پوری دنیا آگ سے جل کے بھسم ہو جائیگی۔ بالکل اسی طریقے سے بے حیائی کی ابتداء نامحرم کو دیکھنے سے شروع ہوتی ہے۔ اگر اس بے حیائی کو نہ روکا جائے اور اس بے حیائی کی آگ کی چنگاری کو نہ بجھایا جائے تو آگ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ جو کوئی اس آگ کو بجھانا چاہتا ہے اور بے حیائی کے راستوں کو بند کرنا چاہتا ہے اور بے حیائی عریانیت وفحاشی کے خلاف آواز بلند کرنا چاہتا ہے یا لکھتا ہے تو آزاد خیال، روشن خیال، موڈرن لوگ سیکولر نظام کے حامی اس کے خلاف ہو جاتے ہیں اور وہ اس کے بجھانے والے کے عام طریقوں جو کہ اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے طریقے کے مطابق ہیں، مختلف قسم کے جواز اور باطل دلائل دیکر رد کر دیتے ہیں۔ یہ درندہ صفت انسان معاشرے کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے باغی، عیاش لوگ غیر مسلم قوموں کے علاوہ مسلمان جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ بھی بے حیائی سے روکنے والے، اس بے حیائی کی آگ کو بجھانے والے کے خلاف ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ان کو دیا جائے تو اس کو مکمل نہیں پڑھتے۔ تھوڑا سا دیکھ کر رکھ دیتے ہیں۔ مغرور ہیں پڑھنا نہیں چاہتے، چالاکی سے زبان سے انکار نہیں کر رہے ہیں، عمل سے بتا رہے ہیں کہ ہم کو یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پڑھنے کے لئے نہ دیں۔

دین اور اللہ تعالیٰ کے احکامات لوگ سننے کو تیار نہیں ہیں اور اگر ان سے دین کی بات کی جائے تو ان کے تیور بدل جاتے ہیں اور دین کی بات کرنے والوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ عیاش لوگ مختلف قسم کے جواز پیش کر کے دین کے اہم ستونوں کے احکامات کو پامال کرتے ہیں اور سراسر ان کتابوں کو جن کو جید علماء، شیوخ الحدیث، امام فقہاء نے محنت کر کے لکھی ہیں اور نبی پاک ﷺ کی حدیثیں قلم بند کی ہیں اور ہم کو دین کا علم فراہم کیا ہے، ایک منٹ میں ان کی زبان ہلتی ہے اور رد کر دیتے ہیں۔ یہ ماڈرن لوگ، آزاد خیال، روشن خیال لوگ، سیکولر نظام کے حامی لوگ بے حیائی کے راستوں کو روٹین میں لا رہے ہیں اور لوگوں کو عادی کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک ہے تاکہ لوگ ان پر اعتراض نہ کریں اور ان کو دیکھنے کے عادی ہو جائیں۔

بے حیائی کے کاموں سے پچھلی قومیں تباہ و برباد کر دی گئیں، ان پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے گئے، ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا اور آئندہ بھی اگر لوگوں نے رسولوں کی بات نہ مانی اور بے حیائی چھپے غیر اعلانیہ اور اعلانیہ نافرمانی کی تو ان پر بھی عذاب مسلط کیا جائے گا اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ اس وقت زلزلے کے جھٹکے آ رہے ہیں، ہم کو صحیح راستہ اختیار کرنے کی وارننگ مل رہی ہے۔ گناہوں، بے حیائی کے بڑھ جانے کی وجہ سے تنبیہ کی جا رہی ہے، اللہ تعالیٰ زمین کو ہلا کر بتا رہے ہیں کہ ہم موجود ہیں۔

یہ جو کچھ بھی بے حیائی کا ماحول پیش کیا گیا اور اس کے خطرناک پہلوؤں کی نشاندہی کی اور اپنی اوقات کے مطابق بے حیائی کے راستے کو اجاگر کیا، اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ادنا سی کوشش کی، میری کوئی اوقات نہیں، یہ سب اس کی توفیق، فضل و کرم اور رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے فرمان کے طریقے اور احکامات کے مطابق ہیں، لوگوں کو برائی سے روکا ہے اور نیکی کی طرف آنے کی درخواست کی ہے۔

آپ برا نہ مانیں، مجھے آپ لوگوں سے پوری ہمدردی ہے۔ آپ لوگوں کی زندگیوں، اولادوں، بستیوں، گھروں کو تحفظ فراہم کرنا چاہتا ہوں۔

بے حیائی پر غیبی نظام کو حرکت

میرے بھائیو! جب کفر انتہا کو پہنچتا ہے اور خاص طور پر بے حیائی جب انتہا کو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور مٹاتا ہے، اللہ تعالیٰ حیا والا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرم والا ہے، اللہ تعالیٰ شرک کو لمبی مہلت دیتا ہے، کفر کو لمبی مہلت دیتا ہے، برائی اگر چھپی ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی لمبی مہلت دیتا ہے، پر یہ دھرتی، فضا اللہ تعالیٰ کی ہے، جب کوئی اسے ناپاک کرنے پر تل جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام حرکت میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ جس میں پکڑا ہے پہلے قوموں کو وہ بے حیائی ہے۔ آج جس تیزی سے بے حیائی آ رہی ہے کئی ملک تو اس میں آ گئے بلکہ کئی تو اس سے بھی آگے نکل گئے۔ اب اور کوئی جگہ نہیں کہ وہ اور بے حیائی کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ بے حیائی کو لمبی مہلت نہیں دیتا

میرے بھائیو! آج پوری دنیا کا معاشرہ بے حیائی کی چوٹیوں پر کچھ پہنچ چکا ہے۔ کچھ نادانی میں پیچھے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس زمین کو کبھی بھی بے حیاؤں سے آزاد نہیں کرے گا، کبھی بھی بے حیائی کو اللہ تعالیٰ لمبی مہلت نہیں دے گا۔ یہ اعمال کا جہاں ہے، یہاں اللہ تعالیٰ بدعملی کو کچھ دن چلاتا ہے پھر ضرور پکڑتا ہے

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ..... وَعَذَّبْنٰھَا عَذَابًا نُکْرًا.

ساری آیات کا خلاصہ ایک بات ہے کہ جب قوموں میں نافرمانی آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا رندا پھرتا ہے اور پوری کی پوری کائنات اس وقت اللہ تعالیٰ کے عذاب کی زد میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوڑا برق رفتاری سے لہرا رہا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ اجازت دے تو عاد کی بجلیاں کڑک جائیں اور ثمود کا پانی ان پر برس جائے اور وہ بپھرا ہوا فرعون پر جمنے والا پانی پھر ان کے اوپر آتا چلا جائے اور وہ فرشتے پھر زمین پر اتر آئیں جنہوں نے بدر میں آ کر گردنیں کاٹی تھیں، یہی میرے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

سیدھا راستہ اختیار کریں

اس وقت زلزلے کے جھٹکے آ رہے ہیں۔ ہمیں صحیح راستہ اختیار کرنے کے لئے وارننگ مل رہی ہے، تنبیہ کی جا رہی ہے لیکن ہم گناہوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ان میں ایسے غرق ہو گئے کہ سیدھا راستہ نظر آنا مشکل ہو گیا ہے اور ہماری حس ختم ہو گئی ہے اور اچھے اور برے میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی۔ جن لوگوں نے اللہ کے رسولوں کی بات نہیں مانی اور ان کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کیا، جن قوموں نے چھوٹے، بڑے، اعلانیہ اور غیر اعلانیہ گناہوں کو نہیں چھوڑا ان پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے گئے اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ اگر ہم نے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اس وقت بھی ہم پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے جائیں گے اور صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سچی توبہ کریں اور ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات، کلام پاک اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں۔

سات عظیم نیکیاں

(۱) ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
(۲) ہر کام سے فارغ ہو کر الحمد اللہ کہنا
(۳) فضول کام یا گناہ کے بعد استغفر اللہ کہنا
(۴) آئندہ کے لئے کوئی بات کہے تو اس کے ساتھ انشاء اللہ کہنا
(۵) کسی ناگوار بات پر لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا
(۶) کسی کی موت یا تکلیف کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا
(۷) ہر وقت کلمہ طیبہ کا ورد رکھنا، دل و زبان سے اللہ کا ذکر کرنا

شیطان کی چوبیس بانگیں

(۱) رقص و سرور، گانے بجانے کی بانگ
(۲) حسن پرستی اور حسن طلبی کی بانگ
(۳) ہوائے نفس اور مستی کی بانگ
(۴) شراب نوشی، خمر و مدہوشی (نشہ لانے والی اشیاء) کی بانگ
(۵) بدعت اور اختراعات ابلیسی کی بانگ
(۶) ترک نماز کی بانگ
(۷) آلات موسیقی یا آلات رقص و سرور (طنبور و رباب، ڈھول و دیگر آلات موسیقی و رقص کے فروغ کی بانگ)
(۸) تَرک جماعت کی بانگ
(۹) غفلت، بے پرواہی کی بانگ
(۱۰) عجب (خود پسندی) کی بانگ
(۱۱) حرص و لالچ کی بانگ
(۱۲) حسد یعنی جلن یا دوسرے کی نعمت پر زوال کی طلب کی بانگ
(۱۳) ریاکاری یعنی دورنگی یا ظاہرداری کی بانگ
(۱۴) کینہ یعنی دل میں دشمنی رکھنے اور موقع ملنے پر بدلہ لینے کی بانگ
(۱۵) کبر، غرور تکبر، رعونت اور بڑائی کی بانگ
(۱۶) نفاق، عداوت، پھوٹ، بگاڑ اور نااتفاقی کی بانگ

(۱۷) غیبت، پوشیدگی میں برائی اور غیر حاضری میں بدخواہی کی بانگ

(۱۸) شرک، کسی کو اللہ کا شریک بنانے کی بانگ

(۱۹) کفر یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار اور سرکشی کی بانگ

(۲۰) جہالت، گمراہی، لاعلمی اور اس پر اقرار کی بانگ

(۲۱) جھوٹ یا کذب کی بانگ

(۲۲) بدباطنی، بدگمانی، شک وشبہ اور بے یقینی کی بانگ

(۲۳) نظر یا بدنظری کی بانگ

(۲۴) طمع کی بانگ

پردہ کے بغیر عورت کی عبادت کا عمل ناقص

درود شریف اور تمام عبادتیں گھر میں کرنے کا ثواب جب خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ سے بھی زیادہ ہے تو خواتین جگہ جگہ درود شریف کے ختم میں نہ جائیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ درود شریف صرف ربیع الاول میں نہیں بلکہ ہر روز، ہر لمحہ، ہر آن پڑھنے کی چیز ہے۔ اس کے علاوہ باہر نکلنے سے بے پردگی ہوتی ہے جبکہ عورتوں کا کوئی عمل بغیر پردہ کے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عورت وہ ہے جسے کسی غیر مرد نے نہیں دیکھا اور اس نے کسی غیر مرد کو نہیں دیکھا۔

(بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ)

پردہ کرنے والی عورت کے بالوں کے نیچے جنت کی ہر خوشبو ہوگی اور اسکے پیروں کی پازیب سے جنت کے دلنواز نغموں کی دھن جاری ہوگی اور اسکی اوڑھنی کو اگر پھیلا دیا جائے تو مشرق و مغرب دمک جائیں اور نورانی ہو جائیں گی۔

(بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) جنت کے حسین مناظر، مولانا امداد اللہ انور صاحب۔

حدیث: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں بھی دھنسنے، صورت مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کب ہوگا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب آلات موسیقی کا رواج عام ہو جائے گا۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور گناہوں سے دور رہیں، اپنی زندگی کو

قرآن وسنت کے مطابق گزاریں۔

حدیث: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کے متعلق علم نہیں ہے۔

عرض کیا: کوئی نشانیاں بتادیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) جب جوان اولادیں والدین کے ساتھ نوکروں جیسا سلوک کرنے لگیں۔

(۲) جب عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی نظر آئیں، لباس مختصر سے مختصر ہوتا چلا جائے۔

(۳) جب گانے والے اور گانے والیاں معزز ہو جائیں، سر عام اپنے جسموں کی نمائش کرنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت آرہی ہے۔

حدیث قدسی

مفہوم

اے ابن آدم!

ایک میری چاہت ہے اور ایک تیری چاہت ہے۔

ہوگا تو وہی جو میری چاہت ہے۔

پس اگر تو نے سپرد کر دیا اپنے کو اسکے جو میری چاہت ہے۔

تو وہ بھی میں تجھے دیدوں گا جو تیری چاہت ہے۔

اگر تو نے مخالفت کی اس کی جو میری چاہت ہے۔

تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں جو تیری چاہت ہے۔

پھر وہی ہوگا جو میری چاہت ہے۔

عورت کیلئے نیکی سے زیادہ اہم چیز

ایک حدیث شریف میں آتا ہے: روئے زمین پر اللہ جل شانہ کے نزدیک سب سے پیاری جگہ مسجدیں اور سب سے بری جگہ بازار ہیں۔ مسلمان مردوں کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں آکر عبادت الٰہی میں مشغول رہیں۔ جس کی ایک شکل اعتکاف ہے جبکہ مسلمان عورتوں کیلئے تو اس کائنات کی سب سے اچھی اور پسندیدہ جگہ گھر ہے یعنی مسجد میں جانے کی بھی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی بلکہ ان کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ گھر کے اندر عبادت کریں تو زیادہ فضیلت اور ثواب کا باعث ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ جب عورتوں کے لئے مساجد میں جانا، جو سب سے اچھی جگہیں ہیں، اتنا اچھا نہیں تو بازار جو سب سے بری جگہیں ہیں وہاں بلا ضرورت اور بغیر شدید مجبوری کے گھومتے پھرتے رہنا، بالخصوص رمضان کے ماہ مبارک کی نورانی راتوں میں کس قدر خطرناک ہوگا؟

ذرا سوچئے تو سہی، غور وفکر تو کیجیے۔

سود کی مذمت

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سود کی بہت زیادہ برائی قرآن کریم میں ذکر فرمائی ہے حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ:

ترجمہ: اگر سود سے باز نہیں آتے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اعلان جنگ ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۹)

اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ تو کافر بھی نہیں سوچ سکتا اور پھر یہاں مسلمان سے اعلان جنگ ہے۔ معلوم ہوا کہ سود ایک بہت بڑی بغاوت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے جس کو احادیث میں اکبر الکبائر کہا گیا ہے اور بڑا گناہ کیوں نہ ہو جبکہ اس میں غریبوں کا خون چوسا جاتا ہے اور جاگیرداروں اور امیروں کے مزید اموال بڑھائے جاتے ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ صرف سود کھانا ہی گناہ نہیں بلکہ سود کھانا ایک گناہ کبیرہ ہے اور کھلانا دوسرا گناہ کبیرہ ہے اور سود کے لین دین وغیرہ کے متعلق لکھنا تیسرا گناہ کبیرہ ہے اور اس کی گواہی دینا چوتھا کبیرہ گناہ ہے اور سود میں کوشش وغیرہ کرنا پانچواں کبیرہ گناہ ہے اور سود پر کسی کا تعاون، مدد کرنا چھٹا کبیرہ ہے۔ مذکورہ گناہوں کے دلائل صحیح احادیث مبارکہ سے لکھے جاتے ہیں جو سود کی مذمت کے عنوان سے واضح ہو رہے ہیں۔

(۱) جناب رسول ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور گواہی دینے والوں پر لعنت فرما کر فرمایا کہ یہ سب برابر (گناہ میں شریک) ہیں۔ (اخرجہ مسلم وغیرہ، زواجر ص ۳۷۶ ج)

(۲) نیز جناب رسول ﷺ کا ارشاد ہے: فرمایا کہ جان بوجھ کر سود کا ایک درہم کھانا

چھتیس (۳۶) مرتبہ زنا سے بدتر ہے۔ (اخرجہ احمد سند صحیح والطبرانی زواجر ص ۳۷۸ ج)

(۳) بعض روایات میں آتا ہے کہ سود خور قیامت کے دن پاگل ہو کر اپنے جبڑوں کو کھینچتا ہوا آئے گا۔ (زواجر ص ۳۷۱ ج)

(۴) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس لے جایا گیا جن کے پیٹ کمروں کی طرح بڑے تھے، ان میں بڑے بڑے سانپ تھے جو باہر سے صاف نظر آ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

(مشکوۃ ص ۲۴۷ و زواجر ص ۳۷۹ ج ۱)

(۵) بعض روایات میں ہے کہ سود میں ستر (۷۰) گناہ ہیں، ان میں سے سب سے ہلکا گناہ اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے۔

(اخرجہ ابن ماجہ والبیہقی مشکوۃ ص ۲۴۷ و اجر ص ۳۷۷ ج ۱)

سود میں (ناجائز) حیلہ کرنا

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ سود میں حیلہ کرنے والے قیامت کے دن کتوں اور خنزیروں کی شکل میں جمع کئے جائیں گے۔

تنبیہ:

سود وغیرہ میں حیلہ کرنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک (بوجہ ضرورت کے) جائز ہے۔ اس لئے کہ خیبر سے بہت عمدہ کھجوریں ایک مرتبہ ایک عامل لے کر آیا، حضور ﷺ کے پاس۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟ اس نے (عامل نے) جواب میں کہا کہ نہیں۔ ہم نے دو صاع (ایک پیمانہ ہے) ردی کھجوروں کو دے کر ایک صاع عمدہ کھجوروں کا ان سے لے لیا۔ تو حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ان کو ایک حیلہ سکھایا، وہ یہ کہ ردی کھجوروں کو چند درہموں کے عوض میں بیچ کر ان سے عمدہ کھجوریں خرید لی جائیں (انتھی)۔ اگر یہ حیلہ نہ کیا جائے تو سود بنتا ہے، اگر یہ حیلہ کر لیا جائے تو جائز ہو جاتا ہے اس وجہ سے کہ دوسرا عقد بیچ میں آ گیا۔

بہرحال مالکی و حنبلی مذہب میں یہ ناجائز ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور حنفی و شافعی مذہب میں گنجائش کی بناء پر یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے۔ (زواجر ص ۲۸۱ ج ۱)

تصویر حرام ہے

الحمد لله وحده و بعد:

ابتدائے آفرینش کے پہلے ایک ہزار سال کے علاوہ آج تک ہر دور میں لوگ بالعموم دو ہی گروہوں میں بٹے چلے آئے ہیں۔

(۱) حزب الرحمٰن: جو تمام کائنات کے، سب جہانوں کے خالق و مالک، نگران و نگہبان، مدبر الامور اور معبود برحق، ایک اللہ وحدہ لاشریک لہٗ کو ہی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے ہر دور اور ہر خطۂ ارضی کے خواندہ و ناخواندہ، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے غرضیکہ ہر طبقہ کے تمام افراد کو مکمل، ٹھوس راہنمائی اور رشد و ہدایت کے لئے اللہ رب العالمین اور اس کے انبیاء کرام کو ہی حق دار جانتے ہیں۔

(۲) حزب الشیطان: جو شعوری اور غیر شعوری طور پر اپنے خالق و مالک اللہ رب العالمین کی بالصراحۃ نافرمانی کر کے شیطان کے چنگل میں پھنس کر ایک طاغوتی گروہ کی شکل اختیار کر جاتے ہیں اور پھر یہ لوگ اپنے تمام باطلانہ نظریات اور عملی اقدامات کے ساتھ حزب الرحمٰن کے عقائد و نظریات کو بہر صورت ختم کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے آئے ہیں اور آج بھی لگا رہے ہیں۔

مابعد کے زمانوں میں (نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کے مدنی دور سے ہی) ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گیا جو

مُذَبۡذَبِيۡنَ بَيۡنَ ذٰلِكَ لَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ سَبِيۡلًا (النساء : ۱۴۳)

''بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں۔ نہ پورے ان (مسلمانوں کی طرف ہوتے ہیں اور نہ پورے ان (کافروں' اللہ کے دشمنوں، یہود و نصاریٰ، مجوسیوں اور ہندوؤں) کی طرف'' اور انہیں شرعی اصطلاح میں ''منافق'' کہا گیا ہے۔

ایسے گروہ کی پہچان (دیگر نشانیوں کے ساتھ ساتھ) یہ بھی ہے کہ جب بھی اس کے سامنے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی بات ہوتی ہے' ان کے احکامات پہنچائے جاتے ہیں اور ان کے پسند اور ناپسند والے امور کو بیان کیا جاتا ہے تو:

(اِذا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ) (سورة النور: ۴۸)

''ان میں سے ایک بہت بڑی جماعت منہ موڑ کر چل دیتی ہے۔''

(یہ لوگ بات کو سنتے ہی نہیں) باقیوں میں سے کچھ اپنی مجبوریوں کا بہانہ بنانے اور بعض تاویلوں سے کام لینے لگتے ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ ایسے بد بخت بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی بات کو ہنسی ٹھٹھہ میں اڑا دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

آج دنیا میں جتنے انسان آباد ہیں اس سے پہلے انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کبھی نہ ہوئی تھی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ جتنا علم آج انسان کے پاس ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھا مگر اس کے باوجود جتنی گمراہی آج دنیا میں ہے شاید ہی کبھی اس سے پہلے اتنی رہی ہو۔ بد عملی اور سرکشی کی انتہا ہو گئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور میں جن کاموں کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا تھا آج انہیں انتہائی معمولی جانا جاتا ہے۔ جب ہم سلف صالحین کے زمانۂ خیر القرون کا عصر حاضر سے موازنہ کرتے ہیں تو یقین جانئے پوری دنیا کے کم و بیش ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے چند ہزار ہی کچھ ٹھیک طرح کے اہل ایمان دکھائی پڑتے ہیں اور وہ بھی کسی ایک مقام پر نہیں بلکہ تسبیح کے ٹوٹے ہوئے دھاگے سے نکل کر بکھرے موتیوں کی طرح۔

محترم بھائیو! آج دنیا بھر میں مسلمانوں پر ''حزب الشیطان'' کی طرف سے جو ظلم و

ستم کا بازار گرم ہے تو اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جمہوریت کی گندی ندی میں اتر کر اپنا ایمان و اسلام والا پاک اور صاف ستھرا لباس گندا اور بدبودار کر لیا ہے۔

ستم یہ ہے کہ مسلمان معاشرہ میں اس بدبودار ندی سے داغدار ہونے والے لباس پر لگی گندگی کی بدبو سے اہل ایمان کچھ یوں مانوس ہو گئے ہیں کہ انہیں اب اس بات کا احساس ہی نہیں ہو پا رہا کہ سِرّ اً وہ کفر و شرک اور اعلانیہ نفاق کے متعفن جوہڑ میں جا گرے ہیں کہ جہاں سے نکلنا اب ان کے لئے محال ہو رہا ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی بات سننے والوں کے دیدار کو تو آنکھیں ترسنے لگی ہیں۔

جمہوریت جیسے طاغوتی نظام معاشرت و معیشت (کہ جو خالصتاً یہود و نصاریٰ کی دین ہے) نے ایک مسلمان کی نگاہ سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی حیثیت صفر کر کے رکھ دی ہے۔ ہر کوئی اپنی ہی ہانکنے پر مصر ہے جبکہ اہل ایمان و اسلام کے رب کا اپنے بندوں کو حکم یہ تھا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (الاحزاب: ۳۶)

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی (دینی یا دنیاوی) معاملے کا فیصلہ کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ (اس کھلے اور واضح حکم کے باوجود) جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہ ہو گیا۔''

اب اس تصویر کشی اور فوٹو گرافی والے موضوع کو ہی لے لیجئے! آپ اگلے صفحات میں اس قبیح عمل کی تباہ کاریوں اور سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ تمام فرشتوں کی اور نبی مکرم محمد رسول اللہ ﷺ کی جاندار چیزوں کی تصویروں کے بارے میں نفرت تفصیلاً مطالعہ کریں گے۔ آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کے ہاں

تصویر کشی کس قدر مغضوب علیہ فعل ہے اور ''تصویر'' بذات خود دونوں کے نزدیک کتنی بری چیز ہے مگر مسلمانوں میں سے کتنے فیصد لوگ ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو قبول کرتے ہوئے ان کی ناپسندیدہ چیز کو فوراً اپنے دفتروں، گھروں، بیٹھکوں، کارخانوں، ہوٹلوں اور دیگر تمام جگہوں سے اتار پھینکیں گے؟ آپ انہیں یہ کتاب پڑھوا کر اندازہ لگا لیں۔

کیا اکثر صاحب علم و عقل اہل ایمان کو فوٹو گرافی یا تصویر کشی کی آج ترقی یافتہ شکل فلم سازی، مووی سسٹم، کیبل نیٹ ورک، انٹرنیٹ اور سی ڈی جیسے ذرائع کے ذریعے اسلامی اخلاق حسنہ کی جو حیا سوزی ہوئی ہے اس کی تباہ کاریوں کی خبر نہیں؟ جو بات میڈیا پر آتی ہے وہ ان خبروں کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتی جو رسائل و جرائد اور الیکٹرانک میڈیا پر آنے ہی نہیں دی جاتیں۔ ان معلوم خبروں میں سے بے شمار ایسے واقعات کی رونمائی ہے جن کا تعلق باپ کا بیٹی سے، بھائی کا سگی بہن سے، بھتیجے کا پھوپھی سے اور بھانجے کا سگی خالہ سے منہ کالا کرنے کے ساتھ ہے۔ ہم بات غیر مسلم معاشروں اور یورپ کی نہیں کر رہے۔ وہاں تو انسانیت، شرم و حیا اور انسانی تہذیب کا کوئی معیار ہی نہیں۔ جہاں کی حکومتیں مرد کی مرد سے بے غیرتی والے فعل قوم لوط کا قانون پاس کریں وہاں کے عام معاشرے سے حیادار کاموں کی توقع کیا رکھیں گے؟ ہم تو بات کر رہے ہیں دنیا میں پچپن (۵۵) مسلمان حکومتوں اور معاشروں کی جن کا دین اسلام ہے جو اللہ کی طرف سے آیا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے انسانوں تک پہنچایا ہے۔ یہ موضوع بہت طویل ہے اور ہم اختصار چاہتے ہیں کیونکہ مقدمۃ الکتاب میں موضوع سخن کا صرف تعارف ہوتا ہے جبکہ تفصیل کتاب میں ہوتی ہے۔

عصر حاضر کے بطل جلیل، فقیہ و محدث امام اہل السنۃ والجماعۃ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (جو چند ہی سال ہوئے اپنے رب سے جا ملے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ) سے زیر بحث موضوع کے متعلق سوال کیا گیا جس کا انہوں نے مفصل اور مدلل جواب لکھوا دیا جسے بعد میں شائع کر دیا گیا۔ شیخنا

المکرّم رحمہ اللہ نے بحمد اللہ موضوع سے متعلق کوئی تشنگی نہیں چھوڑی۔ دوسال قبل علی حیدر بھائی (سابق کمپوزر دارالسلام لاہور) نے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مجھے اس کتابچے کا ترجمہ کرنے کو کہا جسے میں نے انہی دنوں مکمل کر کے دے دیا۔ اب حدیبیہ پبلی کیشنز نے اسے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس ادارے کے مدیر سمیع اللہ بھائی نے مجھے اس پر ابتدائی سطور لکھنے کو کہا۔ چنانچہ مقدمہ اور اصل موضوع حاضر خدمت ہے۔ جو کچھ ہم نے پیچھے عرض کیا ہے اس کے تناظر میں میرے محترم مسلمان بھائی! دیکھنا کہیں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے تاویلوں اور مجبوریوں کے سہارے نہ ڈھونڈنے لگ جانا۔ ایمان سب سے زیادہ قیمتی دولت ہے اسے شیطان کے ہاتھوں لٹانہ بیٹھنا۔ ہم سب کا اللہ رب العالمین حامی وناصر اور استقامت فی الدین میں مدد ومعاون ہو۔

تقبل اللّٰہ منا و منکم و جمیع المسلمین

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد، لاہور

سوال: تصویر کے حکم میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ جبکہ اس کی وجہ سے (شوق پورا کرنے کے لئے تصویریں اتروانے اور بے حیائی کی اشاعت والی) مصیبت عام ہوگئی ہے۔ لوگ اس کام میں پورے منہمک ہو کر رہ گئے ہیں۔ تسلی بخش جواب سے مستفید فرمائیں کہ جس سے اس کا حرام اور حلال ہونا واضح ہو جائے۔ اللہ ذوالجلال آپ کو اس کا پورا پورا اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِی بَعْدَہ ،اَمَّا بَعد:O

ہر ذی روح چیز کی تصویر بنانے (اور تصویر اتارنے) کے متعلق احادیث مبارکہ کی تمام صحاح، مسانید اور سنن کی کتب میں نبی کریم ﷺ سے بہت ساری حدیثیں بیان ہوئی ہیں جو اس کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

چاہے یہ جاندار کوئی بشر ہو یا کوئی اور چیز، (جیسے درندے، پرندے اور چوپائے

وغیرہ) اسی طرح احادیث مبارکہ میں ان پر دوں کے پھاڑ دینے (اتار پھینکنے) کا حکم بھی ہے جن پر تصویریں ہوں اور تصویروں کے مٹا دینے کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تصویریں بنانے، اتارنے والے قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں ہوں گے۔

اس موضوع سے متعلق صحیح احادیث کو میں اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ بعض علماء کرام کی ان احادیث کے اوپر کلام وتشریح بھی ذکر کروں گا اور اس مسئلہ میں جو جوابات درست ہیں وہ بھی انشاء اللہ بیان کروں گا۔ چنانچہ بخاری ومسلم میں ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضی اللّٰہ عنہُ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہِ وسلَّمَ ' قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ : وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِی ُفَیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً ' أو لِیَخْلُقُوا حَیَّۃً ' أو لِیَخْلِقُوْا سَعِیْرَۃً .) (لفظ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو میری تخلیق کی طرح کسی چیز کی پیدائش کرنے چلا ہو؟ (اگر اس طرح کے لوگ کچھ ایسی ہی صلاحیت کے مالک ہیں) تو انہیں ایک ذرہ ہی پیدا کر کے دکھانا چاہئے یا پھر وہ ایک دانہ یا ایک چھوٹا سا بال ہی پیدا کر کے دکھائیں (مگر ان کے لئے ایسا کرنا ممکن ہی نہیں ہے) یہ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں۔

بخاری اور مسلم میں ہے:

عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ بِنْ مسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْمُصَوِّرُوْنَ".

عَنْ اَبِیْ عَمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ﷺ: " اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ لَھُمْ : أحیُوا مَاخَلَقْتُمْ)) لفظ البخاری.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ قیامت والے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب والے مصور ہونگے"۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالتحقیق وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت والے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے تخلیق کی ہے اسے (روح ڈال کر) زندہ کرو"

(یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں)

امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت (لینے) اور گناہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، بالوں کو گوندنے والی، گندوانے والی اور مصور (تصویر بنانے اور تصویر اتارنے والے) پر لعنت فرمائی ہے"۔

عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْصَوَّرَ صُوْرَۃً فِی الدُّنْیَا کُلف اَنْ ینفخ فیھَا الرُّوْحَ ،وَلَیْسَ بِنَافِعٍ)) (متفق علیه)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرما رہے تھے کہ: جس نے کوئی ایک بھی تصویر دنیا میں بنائی۔ (قیامت والے دن) اسے اس بات کا مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح داخل کرے مگر (اس کا اس معاملے میں جدوجہد کرنا) بے سود (ہوگا) (بخاری و مسلم)۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ سعید بن ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) بیان کرتے ہیں: "ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا:

میں ایک ایسا آدمی ہوں جو یہ تصویریں (وغیرہ) بناتا ہوں، ان (تصویروں) کے متعلق مجھے فتویٰ دیجئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے قریب آجاؤ! تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہوگیا۔ فرمایا: اور قریب آجاؤ! وہ اور نزدیک ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور فرمایا: کیا میں آپ کو اس چیز سے متعلق مطلع نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ پھر آپ کہنے لگے کہ میں نے نبی مکرم ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: "ہر مصور (اور فوٹو گرافر) جہنم میں جائے گا اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی ہوگی ایک جان پیدا کی جائے گی جو اسے وہاں عذاب دے گی"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: اگر تیرے لئے اس کام کا کرنا لازم ہے تو پھر درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویریں بنالیا کر جن میں جان نہ ہو"۔

عورت اور ستر

نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: عورت گویا ستر ہے۔

وضاحت:

یعنی جس طرح ستر کو چھپا رہنا چاہیے اسی طرح عورت کو بھی پردے میں اور گھر میں رہنا چاہئیے۔ (حدیث)

جب عورت باہر نکلتی ہے تو شیاطین ان کو تاکتے ہیں، اپنی نظروں کا نشانہ بناتے ہیں، عورت جب گھر سے بے پردہ نکلتی ہے تو شیاطین اسکے ساتھ ہوتے ہیں اور شرارت کرتے ہیں۔

اس لئے عورت کو چاہیے کہ اپنی زینت کو چھپا کر باپردہ باہر نکلے۔

عورت کا سر سے لیکر پیر تک پورے جسم کا پردہ ہے اور آواز کے ساتھ لباس کا بھی پردہ ہے۔

ایسے پرکشش بھڑکیلے رنگ برنگے اور تنگ لباس پہن کر مکمل میک اپ کے ساتھ خوشبو لگا کر اپنے جسم کو نمایاں اور ہائی لائٹ کرنے سے رُک جائیں کیونکہ یہ بہت خطرناک صورتحال ہے، اس سے بے حیائی اور فحاشی کو فروغ مل رہا ہے۔ مالکِ کائنات ناراض ہیں اور گھریلو نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ بے پردگی کے فوری نقصانات مختلف شکلوں میں رونما ہوتے رہتے ہیں۔

ہدایت پانے والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدائی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا۔ (سورۃ القصص)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ جو لوگ خود ٹیڑھی راہ چلنا چاہیں انہیں وہ زبردستی سیدھی راہ پر چلائے اور جو لوگ اس کی نافرمانی پر تلے ہوئے ہوں انہیں زبردستی ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو گمراہی پسند کریں انہیں راست روی کے نہیں بلکہ گمراہی کے اسباب فراہم کرتا ہے تاکہ جن جن راہوں پر وہ بھٹکنا چاہیں بھٹک لیں کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے جب انسان کو انتخاب کی آزادی عطا فرمائی، اس کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہر انسان کا اور انسانوں کے ہر گروہ کا اپنا کام ہے کہ وہ رب کی اطاعت کرنا چاہتا ہے یا نہیں؟

جو شخص اطاعت یا ہدایت کی راہ اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جبراً گمراہی اور نافرمانی کی طرف نہیں دھکیلتا اور اگر کسی کا فیصلہ یہ ہو کہ اسے نافرمانی ہی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ اسے مجبور کر کے اطاعت و ہدایت کی راہ پر لائے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جو شخص جس راستے کو بھی اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے اس پر وہ عملاً ایک قدم بھی نہیں چل سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اسباب و ذرائع فراہم نہ کر دے اور وہ حالات پیدا نہ کرے جو اس پر چلنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی وہ توفیق ہے جس پر انسان کی ہر سعی کے نتیجہ خیز ہونے کا انحصار ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص بھلائی کی توفیق

سرے سے چاہتا ہی نہ ہو بلکہ الٹی برائی کی توفیق چاہتا ہو تو اس کے مطابق اسکی ذہنیت کا سانچا ٹیڑھا اور اسکی سعی و عمل کا راستہ کج ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس میں بھلائی قبول کرنے کی صلاحیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے یعنی جو خود گمراہی چاہتا ہے اور اسی میں آگے بڑھنے کے لئے اپنی ساری فکر و سعی صرف کر رہا ہے، ایسی حالت میں اگر اسے جبراً ہدایت کی طرف موڑ دیا جائے تو ایسا کرنا اس کی آزمائش اور امتحان کے منشا کو ختم کر دے گا جس کے لئے دنیا میں انسان کو انتخاب کی آزادی دی گئی ہے اور جن لوگوں نے اپنی مرضی سے فسق اور نافرمانی کی راہ کا انتخاب کر لیا ہے انہیں وہ اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلنے کی توفیق نہیں دیتا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اللہ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ الصّف)

اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت یک طرفہ کاروائی کا نام نہیں بلکہ یہ دوطرفہ کاروائی ہے۔ کسی انسان کی اپنی خواہش اور طلب کے بغیر اسے ہدایت نہیں مل سکتی۔ دوسری طرف سے طلب ہوگی تو اس طرف سے ہدایت پہنچ جائیگی لیکن اگر طلب نہیں ہے تو ہدایت بھی نہیں پہنچے گی۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی رحمت ہر سو چھائی ہوئی ہے۔ اگر ہم اس دل کا دروازہ بند کر لیں تو اس کی رحمت سے محروم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ دولت کسی رشتہ داری یا برادری کی بناء پر نہیں بلکہ آدمی کی قبولیت و استعداد اور مخلصانہ صداقت پسندی کی بناء پر عطا ہوتی ہے۔ جو شخص ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دے اور تعصّبات سے اپنے دل کو پاک کر کے سچائی کے راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کے راستے خود بہ خود کھول دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تم بے راہ رو تھے جسے ہم نے رہ دکھلائی۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں ہدایت دوں گا۔ مجھ سے روزی طلب کرو میں روزی دوں گا۔

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ اس نعمت سے انہی لوگوں کو فیض یاب کرتا ہے

جن میں قبول ہدایت کی آمادگی پاتا ہے۔ نور ہدایت کے فیض سے مستفیض ہونے کا ادراک ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔ جس طرح اندھے کے لئے دن اور رات برابر ہیں اسی طرح بے بصیرت انسان کے لئے چاند اور سورج کی روشنی تو روشنی ہے مگر اللہ کا نور اسے سجھائی نہیں دیتا۔ اس کے لئے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ بصیرت کا اندھا ان حقیقتوں کو نہیں دیکھ سکتا جو عین اس کے پہلو میں اللہ کے نور سے جگ مگا رہی ہوں۔ اسے ان کا پتہ صرف اس وقت چلتا ہے جب وہ ان سے ٹکرا کر اپنی شامت میں گرفتار ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ حق کا مقابلہ جھوٹ اور مکر و فریب کے ہتھیاروں سے کرنے لگتا ہے اور اپنے کرتوت کا برا انجام دیکھنے سے پہلے کسی کے سمجھانے سے اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ اس کے دل پر قفل چڑھا دیتا ہے اور اسکے کان صدائے حق کے لئے بہرے کر دیتا ہے۔ ایسے لوگ نصیحت سے نہیں مانا کرتے بلکہ ہلاکت کے گڑھے میں گر کر ہی انہیں یقین آتا ہے کہ جس کے پیچھے وہ بھاگ رہے تھے وہ ہلاکت تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت ہے کہ وہ مجرموں کو پکڑنے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا اور انہیں سمجھنے کا موقع دیتا رہتا ہے مگر وہ لوگ سخت نادان ہیں جو اس ڈھیل کو غلط معنیٰ دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی کرتے رہیں ان سے کبھی باز پرس نہیں ہوگی۔ چنانچہ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ آنے والے برے انجام سے ڈر کر سیدھا راستہ اختیار کرے لیکن سیدھے راستے پر چلنے کے لئے برے راستے سے بچنا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مشکل و تکلیف میں ڈال دیں تو پھر کوئی بچانے والا نہیں۔ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ برے کام کے انجام سے بے خبر لوگ اس کے باعث بہت خسارہ اٹھاتے ہیں۔

ڈانسنگ کلب اور پکنک منانا

دونوں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے

ڈانسنگ کلب میں بغیر کسی پابندی کے ہر مرد وعورت اپنے خرچے پر اکٹھے بند جگہ پر ناچ گانے اور لہو ولہب میں مصروف ہو کر تفریح وعیاشی کرتے ہیں۔

آج کل شادی اور مہندی کی تقریبات میں مدھم روشنی میں مرد وعورت کا اکٹھے گانوں کے ساتھ ناچ شروع ہو چکا ہے۔

پکنک میں خاندان کے مختلف گھرانے رشتہ دار نامحرم مرد وعورت اکٹھے گھر سے باہر زیب وزینت کے ساتھ فیشن ایبل لباس پہن کر کھلی جگہ، مقامات پر تفریح کرتے ہیں۔ اس تفریح میں عورت گھر کی چار دیواری سے آزاد ہو کر بے پردہ نامحرم کے سامنے اپنے جسم کی نمائش، بے تکلف گفتگو بھی کرتی ہے، مرد اس میں دل چسپی لیتے ہیں، ان کو بھی اس میں مزا آتا ہے۔

پکنک میں بے حیائی، تفریح کا یہ پہلا اسٹیج ہے جس کو لوگ ہلکا، معمولی بات سمجھتے ہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ یہ برائی کی ابتداء ہے جو کہ معاشرے کے لئے خطرناک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کی خلاف ورزی ہے۔ ایسی تفریحات پر اسلام مکمل پابندی عائد کرتا ہے۔

پکنک میں تفریح، عیاشی کے اس سے بھی آگے بہت مرحلے ہیں جس کی کوئی حد نہیں، جہاں تک چاہیں، جتنی چاہیں عیاشی کر سکتے ہیں، مختصر مثال دے رہا ہوں۔

مرد عورت کا سمندر میں اکٹھا نہانا، اپنے گھر سے دور، شہر سے باہر پکنک منانا، فارم

ہاؤس میں راتوں کو اپنی ماں، بیٹی، بیوی، بہن کو ٹھہرانا اور پھر وہاں پر بغیر کسی روک ٹوک ایک دوسرے سے بے تکلف ملنا، آج کل میڈیا مختلف بے حیائی کے پروگرام پیش کر رہا ہے جس کی وجہ سے نامحرم مرد وعورت کے ناجائز جنسی تعلقات قائم ہو رہے ہیں۔

نئی نسل بھی بے راہ روی کا شکار ہے، معاشرے کو خراب کرنے میں شادی شدہ عورتیں اہم کردار ادا کر رہی ہیں کیونکہ اگر آزادانہ میل جول کی یہ ابتداء نہ کریں تو مرد یا کم عمر لڑکے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

ان کو منع کرنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ ان کے بڑے خود تفریح اور عیاشی کے عادی ہیں۔

پکنک، ڈانسنگ کلب سے بھی زیادہ معاشرے کے لئے تباہ کن ہے کیونکہ ڈانسنگ کلب میں تو اکیلے ایک مرد یا عورت عیاشی کرتے ہیں لیکن پکنک میں تو اس کا پورا خاندان تفریح، عیاشی میں ملوث ہوتا ہے۔

پکنک بے حیائی کی بہت وسیع فیلڈ ہے، اس میں عیاشی کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔

یہ سب کچھ لکھ کر میں نے آپ کو سمجھایا ہے اور اپنا فرض پورا کیا ہے۔

عذاب میں مبتلا کئے جانے کی اہم وجہ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس قوم میں گناہوں کے کام کئے جارہے ہوں اور وہ ان گناہوں کو مٹانے کی قدرت رکھتے ہوں اور پھر نہ مٹائیں تو اللہ ان کو مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کردے گا۔ (صحیح ابن حبان، ج ا، رقم الحدیث: ۳۰۰)

لہٰذا معلوم ہوا کہ گناہ کو روکنے کی قدرت کے باوجود اگر کوئی گناہ کو نہ روکے تو وہ مذکورہ وعید سے عبرت حاصل کرلے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: یعنی جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اسے مٹادے/بند کردے، اور اس کی طاقت نہ پائے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کمتر درجہ ایمان کا ہے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۷۰)

آج ہمارے سامنے ہمارے گھر میں دن رات گناہوں کا سلسلہ جاری وساری رہتا ہے مگر ہمارا حال یہ ہوگیا کہ ہاتھ وزبان تو درکنار دل میں بھی برا نہیں جانتے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہم ۔۔۔تنگی ومفلسی۔۔۔مصائب و پریشانی۔۔۔گھریلو جھگڑے وناچاقی۔۔۔بیماری و بے قراری۔۔۔پستی وقرضداری۔۔۔مشکلات وتفکرات ۔۔۔آفات وبلیات۔۔۔دکھ ودرد۔۔۔رنج والم۔۔۔کے ساتھ ساتھ کمر توڑ مہنگائی کی آفات میں بھی مبتلا ہیں۔

ناچ گانے کی محفلیں بندروں اور خنزیروں کا مجمع

جو لوگ بے حیائی، بے پردگی کریں گے، شراب پیئے گے، ناچ گانا رقص وسرور کی محفلیں منعقد کریں گے، رات بھر مصروف لہو ولعب رہیں گے جب صبح سو کر اُٹھیں گے تو اُن کی شکلیں مسخ اور تبدیل ہو جائیں گی۔ ان برائیوں کی وجہ سے یہ لوگ کینسر، ایڈز، ایبولا، ہاگ وائرس جیسی مہلک موذی بیماریوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

آخرت میں مالک کائنات ان سے ناراض ہونگے ان کو بدترین قسم کے عذاب کا سامنا ہوگا اور جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔

لہو ولعب یعنی آلات موسیقی، رقاصہ عورتیں، طبلہ، سارنگی یہ تمام چیزیں، ٹی وی میں موجود ہیں اور ہم لوگ رات بھر مصروف لہو ولعب رہتے ہیں خدا نہ کرے خنزیر اور بندر نہ بنا دیئے جائیں۔

ٹی وی کے عالمگیر نقصانات پوری دنیا کو لپیٹ میں لے رہے ہیں۔ اس کی ریز انسانی جسم کیلئے انتہائی مضر اور خطرناک ہیں۔

ہم اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ ٹی وی کے فتنہ سے ہمیں بچادے کہ جس میں ہم غیر محرم عورتوں کو ہر وقت دیکھتے ہیں اور ہماری بیویاں، بہنیں، مائیں غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہیں۔

ٹی وی میں صرف نظر کے گناہ ہی نہیں بلکہ کانوں اور دل کے گناہ بھی کثرت سے ہوتے ہیں جبکہ جنت کی دلنواز موسیقی وہی کان سن سکیں گے جنہوں نے دنیا کی میوزک چھوڑ دی ہو۔

عورت کے لئے پردے کے احکامات

مرد کو اسکے اہل وعیال کا نگہبان اور ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جہاں عورت کو نامحرم مرد سے مکمل جسم سر سے لیکر پیر تک چھپانے ، پردہ کرنے ، نگاہیں نیچی رکھنے کے احکامات دیئے ہیں وہاں مرد کو بھی برابر کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ بھی نامحرم عورت کو نہ دیکھے اور اپنی نگاہیں نیچی رکھے۔

دوسری طرف مرد جو کہ اپنے اہل وعیال کا سربراہ اور نگہبان ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان سے پردہ کروائے اور اگر کہیں بے حیائی ہو رہی ہے تو اُس کو روکے جس کے بارے میں قیامت کے دن مالک کائنات کے سامنے اس سے باز پرس ہوگی۔

بیوہ عورتیں

بیوہ عورتیں جن کے شوہر وفات پا چکے ہیں اگر وہ بے پردہ اور موڈرن ہیں تو بہتر ہے کہ شادی کرلیں تا کہ معاشرے میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔ اسلام میں بیوہ عورتوں کو شادی کی اجازت ہے۔ معاشرے میں بیوہ عورتوں کا مقام قابلِ احترام ہے۔ انکا شمار سینئر لوگوں میں ہوتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ اپنے مقام اور مرتبہ کا خیال کریں اور ایسی نازیبا حرکتیں نہ کریں جس کی وجہ سے لوگ ان پر انگلی اٹھائیں اور طنز کا نشانہ بنائیں کیونکہ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی تو آئندہ تمام جونیئر لوگ جو انکی پیروی کریں گے معاشرہ کی تمام بگاڑ کی ذمہ داری ان پر عائد کی جاسکتی ہے۔ اس لئے میری ان سے خاص طور پر مؤدبانہ گزارش ہے کہ یہ سر سے پیر تک اپنے جسم اور آواز کا مکمل پردہ کریں۔ بچوں کے ساتھ بچے نہ بنیں بلکہ ان کو شرافت والی زندگی گزارنے کے لئے سمجھائیں۔

بے پردہ موڈرن بیوہ عورتیں اپنے شوہر کی وفات پر چند روزہ سوگ اور چند ماہ کی عدت پوری کرنے کے بعد اسلامی تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر دیتی ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ آزاد اور بے پردہ پھرتی ہیں کیونکہ شوہر کی پہلے جو تھوڑی بہت پابندی ان پر تھی وہ اُس کے مرنے کے بعد بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ جو بے پردہ ہیں انہیں نامحرم مرد کے سامنے جسم کی نمائش کرنے سے روکا نہیں جاسکتا ہے، ان کا نامحرم مردوں کے ساتھ آزادانہ میل جول اور کھلے عام بات چیت بھی ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ بن ٹھن کر میک اپ میں جو کہ اس کے شوہر کے لئے تھا اب یہ نامحرم مردوں کے سامنے زیب وزینت کے ساتھ اپنی نمائش کرتی ہیں جس سے نامحرم مردان میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ان سے خوش ہوتے ہیں۔ ان کے

عزیزوں اور رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ انہیں آزادانہ میل جول اور کھلے بندوں پھرنے سے روکیں کیونکہ ان پر بھی ان بیواؤں کو سیدھے راستے پر چلانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ان سے بھی مالکِ کائنات کے دربار میں روزِ محشر باز پرس ہوگی۔

عورت ماں کی حیثیت میں آئندہ نسلوں کی معمار اور اچھی تربیت کی ذمہ دار ہے۔

اپنے بڑوں کا یہ حال دیکھ کر نئی نسل شادی شدہ، غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں میں جنسی بے راہ روی اور بے حیائی کا چلن عام ہے۔ ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ اُن کے بڑے پہلے ہی بے لگام، آزاد خیال، موڈرن زندگی گزار رہے ہیں۔

اس لئے ان کو چاہیے کہ اپنی خواہشات کی قربانی دیں، راہ راست اختیار کریں، حیاء، پاک دامنی والی زندگی گزاریں تاکہ معاشرے کی اصلاح ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے اور کرانے سے دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

معاشرت

گھریلو نظام درہم برہم کیا جارہا ہے:

معاشرت بالکل الٹی سمت میں بے دینی کی طرف دوڑ رہی ہے۔ بے پردگی، بے حیائی گھر گھر پھیل چکی ہے۔ بزرگوں کا احترام ختم ہوگیا ہے، ان کو ڈرانے اور خاموش کرنے کے لئے اُن کے ساتھ گستاخی، تلخ کلامی اور نازیبا الفاظ استعمال کیے جارہے ہیں تاکہ وہ آزاد خیال اور ماڈرن لوگوں کو برائی سے نہ روکیں۔ یہ اتنے بے شرم ہیں کہ عیاشی چھپ کر نہیں بلکہ اپنے بڑوں کے سامنے کھلے عام کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے معاشرتی نظام کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت برداشت، ہمت، صبر، استقامت، بہادری اور اچھی حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔

میری معاشرے سے دست بستہ عرض ہے کہ لوگوں کو اچھے کام کرنے دیں خواہ وہ کسی بھی سطح پر ہوں۔ اگر ان کا ساتھ دینا نہیں چاہتے تو کم از کم اس میں رکاوٹ تو نہ بنیں۔ حق بات کہیں ورنہ برائی حاوی آجائیگی اور اللہ تعالیٰ کا عذاب جلد ہم سب کو گھیر لے گا۔

آج کل گھر سے لیکر حکومتی سطح پر اگر کوئی اپنے گھر اور ملک چلانے کے لئے اچھے اقدامات کرتا ہے تاکہ امن وامان قائم ہو تو لوگ اس میں بھی رکاوٹ ڈالتے ہیں اور اس کو تنگ کرتے ہیں، الزامات لگاتے ہیں تاکہ اس کو جلد ہٹا دیا جائے اور جو محنت اُس نے ملک اور قوم کے لئے کی تھی وہ ضائع ہو جائے۔

اس کی ابتداء گھر سے ہونی چاہیے جس پر لوگ غور نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر

والوں کی بھلائی کے لئے اچھی نصیحت اور تربیت کے اقدامات کرنا چاہتا ہے تو لوگ مختلف حیلوں، بہانوں سے اُس کو تنگ کرتے ہیں، وقفہ وقفہ سے اُس پر الزامات کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ حق کا مقابلہ جھوٹے ہتھ کنڈوں سے کرتے ہیں تا کہ گھریلو نظام درہم برہم ہو جائے، انارکی پھیل جائے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اپنی مرضی کی بے لگام عیاشی والی زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور اپنے ساتھ اپنی نسلوں کو بھی تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خفیہ غیبی تدبیر سے بالکل بے خوف ہیں جس کی زد میں کسی لمحہ بھی آسکتے ہیں۔

میری بڑے بوڑھے بزرگوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنی پوری صلاحیت بروئے کار لا کر اچھی حکمت عملی کے ساتھ اپنے گھروں کو درست سمت پر چلائیں، اس سے غافل نہ ہوں ورنہ معاشرے کے بگاڑ کی ذمہ داری انِ پر عائد ہوگی۔

حرفِ اختتام

بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے زنا کی کثرت ہوگی۔ خاندانی نظام تباہ و برباد ہو کر انتشار کا شکار ہو جائے گا۔ اسکے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1: غیر محرم سے دوستی یاری کے تعلقات۔

2: غیر محرم سے چھپی ہوئی آشنائیاں۔

3: غیر محرم مرد و عورت کے اکھٹے بے پردہ تقریبات میں شرکت کی زیادتی۔

4: اسکول و کالج، یونیورسٹی اور ٹیوشن سینٹروں میں طلباء و طالبات کی مخلوط تعلیم۔

5: فیشن پرستی، زیب و زینت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جس کام کا دروازہ گناہ کی طرف کھلتا ہو وہ ناجائز ہے۔ بیوٹی پارلر معاشرے کو تباہ کرنے کا بڑا سبب ہے۔

6: عورت کا بھڑکیلا، پرکشش، فیشن ایبل لباس پہن کر اور زیب و زینت کے ساتھ نا محرم کے سامنے خود کو نمایاں یا ہائی لائیٹ کرنا فحاشی کو فروغ دینا ہے۔

7: گانا بجانا زنا کا زینہ اور زنا کا منتر ہے۔ دل کو خراب کرتا ہے۔ خدا کو ناراض۔ شہوت کو بھڑکاتا ہے، شراب کا قائم مقام ہے۔
موسیقی دل میں زنا کے خیال کو اس طرح پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی کو اُگاتا ہے۔

8: عورت اگر خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلے جسے لوگ سونگھ لیں تو ایسی عورت زانیہ ہے۔

9: نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ میل جول جو کہ آج کل عام ہو گیا ہے، آگ اور پانی کا کھیل ہے۔ یہ بے حیاء لوگ پہلے مرحلے پر مطمئن نہیں ہوتے۔ اس سے اگلے مرحلے کے منتظر ہوتے ہیں۔ نفس اور شیطان دونوں مل کر دل میں بری خواہش کا

خیال ڈالتے ہیں۔ نفس پر شہوت کا شدید دباؤ ہونے کی وجہ سے بے حیائی کے آخری مرحلے زنا جیسے سنگین جرم میں ملوث ہونے کی خواہش شدت اختیار کر جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف زنا بلکہ اس طرف جو راستے جاتے ہیں، ان سب پر مکمل پابندی عائد کی ہے۔ مالک کائنات کے منع کرنے کے باوجود آپ اس راستے پر چل پڑے اس لئے زنا کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔

زنا ایسے ہی بدترین سرفہرست گناہوں میں سے ایک ہے۔ زنا اپنے اندر جیسے کہ امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

شر کی ساری خصلتیں، دین کی کمی، پارسائی کا خاتمہ، مروت و اخلاق کی بربادی، قلت غیرت سب کو سموئے ہوئے ہے۔

زنا کی شدید سنگینی اور اس کے انتہائی مہلک آثار و نتائج کے باوجود لوگوں کی ایک تعداد اپنی لاعلمی یا حقیقی صورت سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس جرم کا ارتکاب کر رہی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس کتاب کے ذریعہ آپ لوگوں سے مخاطب ہونے کا موقع عطا فرمایا۔

میرا مقصد معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی وجوہات و اسباب بیان کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی یاددہانی کرانا تھا۔ مجھے اپنا فرض بھی پورا کرنا تھا کہ میں لوگوں کو برائی سے منع کروں اور نیکی کی ترغیب دوں تاکہ معاشرے میں لوگ اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

اہل اقتدار سے درخواست ہے کہ وہ بھی ان جرائم اور برائیوں کا معاشرے سے قلع قمع کرنے کے لئے سخت اقدامات کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین نافذ کرنیکی کوشش کریں تاکہ ان برائیوں کو روکا جا سکے۔

ذرائع ابلاغ میڈیا کو ہدایت جاری کریں کہ وہ معاشرے کی خیرخواہی کے لئے

میڈیا سے بے حیائی کے نازیبا پروگرام نشر نہ کریں اور ایسی چیزیں پیش کرنے سے کلی طور پر گریز کریں جو امت کے دل و دماغ سے زنا کی سنگینی کے تصور کو ختم یا کم زور کرنے کا سبب بنیں۔

اہل فکر و نظر سے گزارش ہے کہ وہ امت کے لئے ان باتوں کو واضح کریں جو اس برائی سے بچاؤ میں معاون ہوں۔ نیز وہ انہیں ان باتوں سے ڈرائیں جو اس برائی کے قریب لے جانے والی ہیں۔

اب حی القیوم سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ہمیں، ہماری نسلوں اور ساری امت مسلمہ کو اس سنگین برائی سے ہمیشہ محفوظ رکھیں اور دوسروں کو اس سے دور رکھنے میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین یا حی القیوم